اے کارساز قبلۂ حاجات کار ما

آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

الحمد للہ الملک المنان کہ دریں زمان مجموعۂ قصائد امیر مدحت نشان شعراء

شیوا زبان الموسوم بہ

حصہ سوم

# روضۂ رضوان
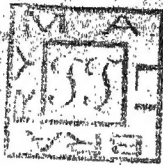
بہ زبان اردو

انتخاب کردہ عالیجناب ملکی آداب حاوی المدائح والمناقب سید

محمد اصغر صاحب رئیس قصبۂ آنام مرحوم

بتاریخ ۲۲ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۲ھ

مطبوعہ مطبع اثنا عشری سید عابد علی رضوی

بار اول تعداد طبع ۱۲۰۰ جلد

بعون صناع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ الملک المنان کہ درین زمان سعادت اقتران واوان برکات
توامان مجموعۂ قصائد در مدح سید الانس و الجان و امیر مومنان و دیگر امنار
رحمان از نتائج افکار ابکار رنگین بیان و شعرا رشیوا زبان موسوم بہ

حصۂ سوم

# روضۂ رضوان

بزبان اردو

انتخاب کردہ عالی جناب ملکی آداب منیع الشان رفیع المکان عین الاعیان عمدۃ
الاجلہ والارکان حاوی المدائح والمناقب سرکار سید محمد اصغر صاحب
رئیس نامی تام ابقاہ اللہ و ادام حسب فرمائش ممدوح والامقام
بمقام لکھنؤ

در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام عاصی عابد علی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے قلم جلد لکھ تو حمد خدا
جسنے ارض و سما کیا پیدا

لے ملایک سے تا بجن و بشر
وحش و اشجار اور ثمر و حجر

جتنے مخلوق سب کا ہے خالق
کل ہین مرزوق اور وہ رازق

ہر سر آب سے بساط زمین
جیسے انگشتری پہ ہووے نگین

جسکی ممکنات اور موجود
سب نے پائی ہے صورت محمود

ماعرفناک جب کہین سرور
کس کی طاقت کرے سخن لب پر

کون سردار دو جہان احمد
جسکی تعریف ہے فزون از حد

ہے یہ سردار انبیا و رسل
ہے شریعت بھی اوسکی خیر سبل

بعد اوسکے امام سرور دو جہان
ہے علی ولی شہ مردان

از حسن تا جناب صاحب عصر
ہے امامت کا انکی ذات پہ حصر

حاجتین سب ہماری بر آوین
جو مددگار سب یہ ہوجاوین

اما بعد سرگشتہ وادی گمنامی سید محمد اصغر بن سید عوض علی بن سید نصیر علی واسطی الحسینی الزیدی الاونامی کہ از عالم ذر مخمور و سرشار بادۂ طہور ولائے جناب

ساقی کوثر صلوات اللہ الملک الاکبر تھا اور جلد اول روضۂ رضوان مشتمل قصاید مدحیہ جناب چاردہ معصومین علیہم السلام تالیف کرکے قالب طبع مین درلایا پھر خیال خاطر قاصر مین یہ آیا کہ جلد دوم بزبان فارسی ہشت خلد ہفت بند و مسدس وغیرہ جمع کرکے اوسکو بھی چھپوایا اب بعض برادران ایمانی اور اخلاء روحانی نے یہ حکم کیا کہ جلد سوم قصاید زبان اردو بھی لکھ کر چھپواؤ لہذا تعمیل احکام احباب لازم و واجب جانکر قصاید اردو مدحیہ حضرات چاردہ معصوم علیہم السلام کو جمع کیا واللہ ولی التوفیق بالاغاز و الانجام وعلیہ التوکل وبہ الاعتصام

## من کلام بلاغت نظام سید میرزا صاحب تعشق در مدح کعبۂ معظمہ

دل تڑپتا ہے شب و روز برائے کعبہ
پھر وہ دن ہو کہ خدا ہمکو دکھائے کعبہ

آپکے شوق کو بس دیکھ لیا واہ خلیل
جائے دل سینہ مین لازم تھی بنائے کعبہ

طوف مین ہوتی ہے ہم کیفیتین یہ حصول
سنگ اسود کی نثار اور فدائے کعبہ

جبکہ زد پر ہو نشانہ تو نشانہ کیا ہے معنے
تیر سی عرش پہ جاتی ہے دعائے کعبہ

مونھ میرا گور مین قبلہ کیطرف تو ہوگا
مرکے بھی سر سے نجائیگی ہوائے کعبہ

جو ہے دنیا مین اسی سمت کو چلا جاتا ہے
کتنی مرغوب ہے دلچسپ ہی جائے کعبہ

اے زہے لطف خوشا بندہ نوازی تیری
تجھسے عاصی کی زبان اور ثنائے کعبہ

منہ لگائینگی تیرے جام کو اے چشم کیونکر
تجھکو کم ظرف سمجھتے ہین گدائے کعبہ

طوف کرتے ہین بدن کانپتی ہین صورت سے
اے زہی عزت و اجلال خدائے کعبہ

آب زمزم کے وہ ٹھنڈک وہ ہوا صحن کے سرد
یاد آتی ہے بہت آپ و ہوائے کعبہ

تو میرے جسم سے اے روح نکل جا سوئے
پھر کہین دل سے نکلتی ہی دلائے کعبہ

یہی دعا جامہ احرام کفن ہو میرا
اپنے ذرہ پہ کرے مہر خدائی کعبہ

میری تربت کا فرشتوں نے کیا آکے طواف
بنگئی کعبۂ مقصود ولائے کعبہ

دوسرا کوئی مکان آنکھ مین ٹھہری نہ کبھی
چشم وحدت سے جو مجھکو نظر آئے کعبہ

حج سے پھر بندۂ عاصی ہو مشرف مالک
دے میرے دلکو یہ توفیق بنائی کعبہ

کیا کہون آنکھون نے کیا نور وہان دیکھا ہے
خلد مین رونے لگون یاد جو آئے کعبہ

جسم خاکی ہی یہان اور میری روح وہان
جان آجائے جو اجائے ہوائے کعبہ

اے تعشق یہی مصرع ہی وظیفہ اپنا
پھر وہ دن ہو کہ خدا ہمکو دکھائی کعبہ

## در صفت مدینہ طیبہ از تعشق

ریاض جنان ہے نثار مدینہ
بڑے جوش پر ہے بہار مدینہ

مجھے چھو بھی سکتی ہے نار جہنم
کہ مجھ پہ پڑا ہے غبار مدینہ

نہ بیٹھا کہین اور جز عرش اعظم
جب اوٹھا ہوا سے غبار مدینہ

نہین بھولتا روضۂ پاک احمد
یہ ہم لائے ہین یادگار مدینہ

جو بیچے گلستان جنت کو رضوان
ابھی مول لیتے ہین خار مدینہ

کہون کیون نہ رگہای گلہای جنت
کہ پھولون مین تلتے ہین خار مدینہ

جو ہے نور دنکو وہ ہے نور شبکو
برابر ہین لیل و نہار مدینہ

بھلا کیا میرے آگے صحرای محشر
پھرا ہون میان دیار مدینہ

گل ماہ تابان گرے آسمان سے
جو اوٹھ جائے انگشت خار مدینہ

جو گلہائے باغ جنان کوئی توڑے
تو آواز آئے نثار مدینہ

ہین آٹھون بہشتونکی مختار و مالک
نہال و گل و برگ و بار مدینہ

یہ ہے پستی چرخ خضر نظر مین
جھکاتا ہے سر سبزہ زار مدینہ

وہان کی زمین کا تصور ہے دلمین
گرہ مین ہے سند حلا ہے غبار مدینہ

خضر کی دعا ہے کہ اے ابر رحمت
ملے رتبہ سبزہ زار مدینہ

پکارون کا برگ خزانکی طرح جسے
خبر لو میرے گلعذار مدینہ

کہان ہم کہان اب وہ دل ہی تعشق
کبھی تھے میان دیار مدینہ

## نعت سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کلام میر عباس علی متخلص بعالے

مدینہ مین نہ کیونکر ہو مزہ عشق مخلد کا
ریاض خلد کی دیتا ہے بو روضہ محمد کا

تصور جب کیا مضمون سراپای محمد کا
سر طوبیٰ سے مصرع بڑھ گیا موزونی قد کا

سنو مین وصف لکھتا ہون قد موزون احمد کا
نہین ا ورد کا ایک حرف یہ مصرع ہی آمد کا

دہن ہے حلقۂ حامیم مین دال گیسو ہے
قدر شک سہی تیرا الف ہی لفظ احمد کا

صد اصل علی کی عرش و کرسی ہی ہوئی پیدا
قلم نے لوح پر جس وقت لکھا نام احمد کا

زمین نے وہ شرف پایا ترے جسم مطہر سے
کہ خم رہتا ہے سر تسلیم کو چرخ زبرجد کا

گری بت مونھ کے بھل آیا تزلزل طاق کسریٰ پر
ہوا جس دم جہانمین شور تیری آمد آمد کا

نہ تجھ پر ناز ہو کیونکر خلیل و نوح و آدم کو
کہ ذی رتبہ پسر سے فخر ہوتا ہی اب وجد کا

رہے وہ چرخ چارم پر یہ پہونچے عرش اعظم پر
شب معراج رتبہ کھل گیا عیسےٰ پہ احمد کا

تری ریش مقدس اور حسن صورت زیبا
گمان ہی رحل پر مفتوح قرآن مجلد کا

بنا کر واجب و ممکن کا مجمع ذات کو تیری
خدا نے ہی کیا داخل احد مین میم احمد کا

رہا و برق کا سرمہ فلک نے چشم انجم کو
اگر پونہچے قریب ابر پہ تو تیرے مرقد کا

نہال طور و شمع نور دو نو سے دوبالا ہے
عجب کیا گر قیامت سے لڑے مضمون تیرے قد کا

ترے جسم مقدس کی دلیل بے مثالی ہے
نہوتا عالم ایجاد مین سایہ تیرے قد کا

گنہگار ونکے ہوگا سر پہ خورشید قیامت مین
زمین پر اس لئے پڑتا نہین سایہ تیری قد کا

سراپا علم و دانش ہے ہمہ تن حلم و بینش ہے
یقین ہو کیون نہ تیری ذات پر عقل مجرد کا

رخ رنگین پہ تیرے خال مشکین زیب دیتا ہے
دوبالا حسن ہے نقطہ جو ہو احمر پہ اسود کا

نہ کیون حسن عمل سے فوق ہو رنگیکو روی پر
کہ رتبہ سنگ مرمر سے سوا ہے سنگ اسود کا

دلوں نے تیرے اسکی سیاہی جذب کرتا ہے
نہین ہے رنگ تیرہ بے سبب سنگ اسود کا

پہونچ جاتا جو تیری آستان نور افشان پر
بحیرت سنگ مرمر دیکھتا یہ سنگ اسود کا

ہے اک لو شمع کی اور دو نور رخسار و پسر حسن ہے
تیری بینی مین ہے شاہا اثر حرف مشدد کا

ید بیضا کو مٹھی مین چھپائین شرم سے موسے
جو دیکھین خواب مین بھی نور تیری ساعد ید کا

نہ سنگین تھا در خیبر علی قلعہ اوٹھا لیتا
تیری بازو مین تھا سب زور تیری ساعد ید کا

ترے دولتسرائے خاص کی کیا منزلت ہووے
کہ جب اللہ کا گھر ہو مکان نائب کی مولد کا

مدینہ علم کا ہے ذات تیری عقل کل شاہا
بابین دانش سبق لیتا ہے تیری درس ابجد کا

کجا کرسی عدم پایہ سناسی تجھ پہ خندان ہو
کہون عرش معظم کو جو تکیہ تیری مسند کا

شب معراج بے کنجی کھلاتا تھا ترے
بجا ہے گر کہین ہم آسمان کو قفل ابجد کا

گل مسند بہار گلشن بیخار جنت ہے
جو ہے پشت و پناہ خلق تکیہ تیری مسند کا

جو تو رکھے کف پائی منور فرق مہ پاوسکے
ضیا مین مہر مثل ماہ ہو محتاج مرقد کا

نگہ کرتے ہے فرق عرش سے ہنگام نظارہ
کلس ہے کسقدر اونچا تیرے روضہ کے گنبد کا

بلندی سے زمین فرش کے جب عرش نیچا ہے
مشابہ اوج ہو کس سے تیرے روضہ کے گنبد کا

خجالت سے دروہین عرش مثل فرش ہوجائے
اگر دیکھے ترفع وہ تیرے روضہ کے گنبد کا

قیامت تک ہے و نکونہ دہر کا آمد شب کا
ہوے احکام سب توریت و انجیل کے باطل
اگر کچھ چھوڑ کر بھی عقل کل ناپی دراز مین
زمین و آسمان قایم ہوے ہین ذات سے تیری
وجود فرد ہے تیرے نہ کیون ایجاد عالم ہو
ترا ثانی ہوا ہے اور نہو گا دونون عالم مین
صدف بھر کے در شہسوار سے پیسا نکلے دامن کو
پس تدفین خیال آے جو تیرے روی روشن کا
ترا داغ محبت دل پہ مثل ماہ روشن ہے
پس مردن رخ روشن ترا اگر پر تو افگن ہو
بروز حشر آشفتہ سری مین چھوٹ جائیگا
فرشتے جائی رحمت باب رحمت جب کہ لینگی
صفی اللہ سے تا ابن مریم وقت مشکل کے
میری عصیان چھپانا اپنی ذیل عفو رحمت سے
اطاعت اور عبادت زہد و تقوی ہیچ ہین شاہا
خدا رکھیگا جب تاج شفاعت فرق پر تیرے
نکیون پکڑون ترا دامن شفیع المذنبین ہے تو
میرا راز خفی تجھ پر جلی ہے مثل آئینہ
پہنچ کر مدینہ مین کسی صحرا مین مر جاؤن
کریں مدفون ملک لیجا کی تیرے سامنے در کے
بجا کہ تا ہے میرا بیکس بارج عذر پاسے لنگے

جو ضو دے مہر کو شمسہ تیرے روضہ کے گنبد کا
تیری کلک شریعت سے کھچا ہی جب سے خط رد کا
ازل سے تا ابد ہو نصف تیرے عہد ممتد کا
تیرے آگی بھلا کیا ذکر ذو القرنین کی سد کا
مرکب ہے سدا ترکیب مین محتاج مفرد کا
قلم نے روز اول تجھکو لکھا حرف مفرد کا
جو پاے ایک قطرہ تیرے بحر فیض بیحد کا
لحد مین مہر کی ضو دی اندھیرا کنج مرقد کا
ہمین کیا خوف ہی تاریکی شبہای مرقد کا
نبی ہیچ قمر تاریک خانہ میرے مرقد کا
خدا پرسان نہو گا تیری زلفون کی مقید کا
لحد مین ورد رکھونگا تیرے اسم محمد کا
ہوا ہی ہر نبی ممنون تیری لطف بیحد کا
کھلے جس وقت پردہ حشر مین ہر نیک و بد کا
تیری اک لطف مین بڑھتا ہی درجہ نیکی عبد کا
کھلے گا حال اوس دم ملحد و زندیق و مرتد کا
قیامت مین برآمد کار ہو گا نیک سے بد کا
نہین محتاج تیرا علم ہے اظہار مقصد کا
میرا لاشہ نہ طعمہ ہو وحوش دام اور دد کا
کہ نظارہ کرون تربت سے تیرے نور مرقد کا
یہ راہ نعت ہے موقع نہین بیان کا و شوکت کا

تیری مدحتی بکر طبع کو بخشی ہے مواجی
کوہی دریا نہوگا خلق مین اس جزر و اس مد کا

میری سیف زبانکی تیزیان پونہچین جو گردون پر
صفاہان کیا مقر مریخ ہو تیغ مہند کا

شہید یکطرح ناسخ بہی حال وجد مین آوے
سنے مضمون عالی گر میرے طرز مجدد کا

نہ کنجیکی اوسی حاجت نہ ہی استاد کی اوسکو
کشایش مین سدا طبع رسا ہی قفل ابجد کا

اوسے کیا ذائقہ بخشینگے میوہ باغ جنت کے
زبان نے جنکے پایا ہے مزا نعت محمدؐ کا

زمانی نے کیا ہے تنگ شاہا بی نیازی دی
نہین خوکردہ عالی ہی امیرونکی خوشامد کا

## عالی

اگر ہے ماہ سیمای محمدؐ
تو شب ہے زلف زیبای محمدؐ

جہنم گھر ہے اعدای محمدؐ
جنان در ہے اودای محمدؐ

ظہور نور مین ہے ایک رونق
ید بیضا کف پای محمدؐ

جہان کہتے ہین جسکو عرش وکرسی
وہ ہین نقش کف پای محمدؐ

نہ پھر کھولین ید بیضا کو موسی
اگر دیکھین کف پای محمدؐ

فرشتے لیکے بہاگین آتشین گرز
میرے مرقد مین جب آئے محمدؐ

چھپائین ابر مین مونہ ماہ وخورشید
رخ روشن جو دکھلاے محمدؐ

مسیحا کو سکھلاتے ہین جلانا
دم تقریر لبہاے محمدؐ

نہوتا انتظام کار عالم
نہ لیتے گر قضا راے محمدؐ

ولاے مصطفی ہے دلکے اندر
خدا کے گھر مین ہے جای محمدؐ

بباغ آفرینش خوش قدیمی
علم ہے سرو بالاے محمدؐ

ثریٰ سے تا ثریا وجد مین ہون
سناؤن گر سراپاے محمدؐ

نہ پہچانا کسی نے اوس کا رتبہ
خدا سے ہے بس شناسائے محمدؐ

اگر ہین عرش و کرسی پست و پایہ
کہون گا لامکان جائے محمدؐ

شبِ معراج کین باتین خدا سے
ہوئے حاصل تمنائے محمدؐ

کفو اوس کا جو پوچھا عرش بولا
عدم ہے جائے ہمتائے محمدؐ

یدِ بیضا سے دونگا مین نہ تشبیہ
منوّر ہین کہین پائے محمدؐ

نہونے سے ہوا سایہ کے ثابت
نہین ہے خلق ہمتائے محمدؐ

معطر ہو جہان گر کچھ ہوا سے
ملے زلفِ سمن سائے محمدؐ

## رضوان

لکھ وصف اے قلم شہ گردون اثاق کا
جبریل پاسبان ہے جسکے رواق کا

جنت صلہ ہے حبِ رسول کریم مین
تسنیم ایک قطرہ ہے اوسکے وفاق کا

نارِ جحیم اوسکے لئے شعلہ ریز ہے
جسنے رکھا ہے سلسلہ دلمین نفاق کا

اہلِ سخن جو وصف نہ لکھے جناب کا
یا رب اوسے نصیب مرض ہو خناق کا

دونو جہان مین حکمِ رسالتمآب مین
ہے عرش آستان سوارِ براق کا

امّت کے مغفرت کے سرانجام کے لئے
حق سے معاملہ ہوا عہد و وثاق کا

چاہا شمار کرکے رقم ہوئین وصف شاہ
گم ہو گیا حواس اہلِ سیاق کا

پڑھتا ہون تیری نعت کو ممبر پہ بیٹھکر
کیسے مرتبہ حصول مجھے طمطراق کا

لکھون جو مدحِ ختم رسل مین بعز و جاہ
ہو غلغلہ جہان مین میرے سباق کا

یا شاہ دین پناہ ملے مجھکو اب شتاب
خوانِ کرم سے تیرے وظیفہ طباق کا

امّت کے والدین رسول کریم ہین
خاطی کے واسطے ہے لکھا رتبہ عاق کا

پیدا ہوئے جناب رسالتمآبؐ جب
ظاہر ہوا تھا زلزلہ کسریٰ کے طاق کا

مسجود تھے ملائکہ عرش کی رسول
منکر پہ صدمہ ہوویگا ضرب چماق کا

ساری خدائی حکم مین شاہ انام کے
کیا ذکر شام و مصر و حجاز و عراق کا
گر ہو عطا الوش تیرے خوان نوالسے
ہو ذائقہ درست زبان کے مذاق کا
پونہچے در حضور پہ رضوان بصد خضوع
صدمہ دل حزین کو ہے شہ کے فراق کا

## رضوان

ساقی پلا وہ بادہ تسنیم بیدرنگ
ہے مدح مصطفے کی میرے دلکو اب امنگ
نشہ وہ ہو کہ جوش محبت مین آنکر
لکھون کلام چست و مضامین بارنگ
ہو رنگ سرخ پیکے می حب آل پاک
شرمائے جسکی سرخی سے عشتارہ تینک
رنگین وہ شعر ہون رخ گلگونکے وصفمین
سن سنکے بو کیطرح اوڑین شاعرونکی رنگ
بعثت کے بعد مکہ مین سردار کائنات
آرے تھے اہل کفر کے ظلم و ستم سے تنگ
یہ حال تہا عداوت بوجہل شوم کا
رکہتا تہا رہگذار پہ شہکے کلوخ و سنگ
مشغول تہی عبادت خالق مین ایکدن
رکہا شیمہ شر سے شہ پہ بیدرنگ
اس ظلم پر بہی دست ہدایت سے دمبدم
کفار کے دلونکا چہڑاتے تھے شاہ زنگ
جو جو خلوص قلب سے ایمان لائی تہے
مشرک وہین بنائی تہے ایکتے وہ خدنگ
کعبہ مین ایکروز یہ ثانی کا تہا بیان
کلمہ پڑہے وہ جائیگا جنت مین بیدرنگ
سنتے ہی اس کلام کے ابن ربیعہ نے
نعلین پا سے قافیہ اوسکا کیا تہا تنگ
سرتا قدم سو جایا بدن کو غریب کے
محسوس جس سے ہوتا تہا اوسکا روپ رنگ
ابوین کو شہید جو عمار نے کیا
اوس روز سے لقب ہوا یاسر بنام و ننگ
حکم خدا ہوا یہ رسول انام کو
نکلو یہانسے اب نہ کرو جانہین درنگ
فرمایا تب علی سے رسول کبیر نے
سوؤ ہمارے فرش پہ بیخوف بہر جنگ
اذعان کیا جو حکم سنے کا امام نے
سوئے اوسی پہ ختم رسل کا تہا جو پلنگ
گھیرے رہے مکان نبی کو تمام شب
وقت سحر در آئے لعین بہر قتل و جنگ

سمجھے ردا کو اوڑھے ہین اور ہین میان خواب
حملہ کرین رسول ﷺ پہ با نیزہ و تفنگ

سنکر صدا یہ شور و شر فرقۂ جہول
جھپٹے عدو پہ شیر خدا صورت پلنگ

دیکھا ستمگرون نے کہ آتے ہین اسطرح
نکلے کمان سے زور مین جسطرح سے خدنگ

بھاگے تمام خوف سے شیر اِلٰہ کے
تھے منتشر حواس نہ تھا دلمین شوق جنگ

نکلے رسول خانۂ عصمت سے وقت شب
جز حافظ حقیقی نہ تھا اور کوئی سنگ

اثنائے راہ مین ملے ثانی جناب کو
ہمراہ یار غار ہوے مار کر شلنگ

پہنچے رسول پاک درِ غار کے قرین
روشن فروغ رخ سے ہوا غار تار و تنگ

فیض قدم سے شہر مدینہ ہوا بہشت
پھیلا رسول پاک کے رخ کا یہ آب و رنگ

کیا ہو بیان شرف شہ لولاک کا ولا
رتبہ مین کم بلال سے ہین خسرو شنگ

مملو ہے تیرے وصف سے انجیل اور زبور
منکر ہین بغض و کینہ سے گو عالم فرنگ

رضوان کو اب بلاؤ مدینہ مین یا نبی
ہندوستان کے رہنے سے وہ ہی کمال تنگ

تجمل

سرِ دیوان یہ مطلع ہے جو مطلع مہر انور کا
یقیناً ہے رقم وصف اسمین رخسار پیمبر کا

دلیل زور دست مرتضے ہی حال خیبر کا
نہ بھولیگا کبھی روح الامین کو صدمہ شہپر کا

زمین سے لامکان تک نور رخ پھیلا ہی حیدر کا
فلک پر پھر گیا منہ شرم سے خورشید انور کا

اذانین بھی پس نام خدا موجود ہے دیکھو
محمد ﷺ کا ملا ہی نام اقدس اور حیدر کا

زمین و آسمان سب حکم سے اوسکے ہوے پیدا
وہی خالق ہے بر و بحر و ماہ و مہر انور کا

علی سے تا بمہدی رہنمائی خلق بارہ ہین
وصی ہر ایک ائمین سے بلاشک ہی پیمبر کا

کسی کی کیا ہی طاقت کر سکے جو نعت احمد کے
خدا خود جانتا ہے مرتبہ اپنے پیمبر کا

غلام مرتضے ہی کیا ہے عصیانکی کثرت سے
بھروسا ہے تجمل کو شفیع روز محشر کا

تجمل

جو لوح عرش اعظم کو نبی نے اک قلم دیکھا | علی کا نام اپنی نام کے نیچے رقم دیکھا
بہت ڈہونڈہا کسی جا پر نہ تجکو اے صنم دیکھا | تجسس مین تیری ہر گوشۂ دیر و حرم دیکھا
نبی معراج سے آئے تو یہ اصحاب سے بولے | علی کا نام نامی عرش پہ ہمنے رقم دیکھا
محمد کو ہوئی معراج مین جب قربت یزدان | خدا کی آستین اور دست حیدر کو بہم دیکھا
زمین روضۂ حیدر کو کیسا ہی شرف حاصل | فلک کو ہمنے جب دیکھا پئے تسلیم خم دیکھا
رہے مدت تلک دنیا مین لیکن وا اے ناکامی | تمہارا چہرۂ انور نہ ہمنے ایک دم دیکھا
ہمارا یوسف ثانی سر بازار جب نکلا | حسینون مین حیا سے ہے ہر گردن کو خم دیکھا
فرشتہ بنکے اژدر آئے مرقد مین مگر بہاگے | ہمارے لوح دل پر نام حیدر جب رقم دیکھا
تجمل کیا لکھے شان سواری اپنی اکبر کے | کبھی چشم فلک نے بھی نہ یہ جاہ و حشم دیکھا

## رضوان

وہ بک نستعین ویا رازق | ہے تو دو نو جہان کا خالق
ہے قلم کی بہلا یہ کب طاقت | لکھہ سکے حمد راتق و فائق
ایک شمہ نہ لکھہ سکون توحید | تو ہے غفار اور مین فاسق
مغفرت اور نجات کی امید | تیرے بخشش پہ را سخ و واثق
ہے جو ایجاد دو جہان کا سبب | نور آدم سے جسکا ہے سابق
کون وہ ہے شفیع روز جزا | احمد پاک مخبر صادق
یون خدا ہے رسول پر شیدا | جیسے معشوق پر فدا عاشق
معجزہ ایک ہے کلام اللہ | جس زبان مین خدا ہوا ناطق
سارے آفاق کے فصیحون پر | نظم اور نثر پر جو تھے فائق
دیکہہ کر ایک سورۂ کوثر | ہو گیا درد و غم او نہین لاحق
دوسرا معجزہ ہے شق قمر | بام افلاک سے ہلوا شاہق

معجزاتِ جنابِ پیمبر ہین — کون ہے یہان شمار کے لائق
یا حبیب خدا رسولؐ امین — نظرِ مرحمت کا ہون شائق
بھیج میرے مدد کو یا حضرت — اسد اللہؑ کو پئے خالق
کون شیرِ خدا جناب علیؑ — وصف مین ہے کلامِ حق ناطق
وہ انکو تھے نماز مین بخشی — تھے خراج یمین سے جو فائق
دوست انکا ہے لائقِ جنت — خصم انکا جحیم کا شائق
ہے لکھا حالِ غزوہ خیبر — چشم حیدر مین تھا رمد لاحق
اس سبب سے رسولؐ ربِ کریم — انکو سمجھے نہ جنگ کے لائق
اذن لیکر رسول باری سے — خلفا جنگ کے ہوئے راتق
تین دن جنگ سے فرار ہوئے — بھاگ گئے کے تھے جو سدا شائق
نہوئی جبکہ فتح خیبر کی — غم ہوا تب رسولؐ کو لاحق
لائے جبرئیل حکم خالق یون — کوئے غیر از علیؑ نہین لائق
تب نبیؐ نے علم علیؑ کو دیا — کرکے تعریف بخشش خالق
بھیجو میرے علی کو بہر وغا — تاکہ ظاہر ہون معجزہ خارق
لیکے لشکر کو حیدر کرار — جنگ کا کر ارادہ واثق
پونہچے جس دم قریب قلعہ علی — آیا لڑنے کو حارث فاسق
لیکے نام جناب ایزدِ پاک — ایک ضربت مین کر دیا دو شق
اوسکے بعد آیا مرحب خودسر — وہ بھی حارث سے ہو گیا لاحق
آپ کے نورِ پاک سے عالم — طرفۃ العین مین ہوا شارق
ضربت ذوالفقار سے شاہا — دین اسلام ہو گیا شاہق
مین بھی کہتا خدا نصیر مثال — امرِ شرعی ہوا ہے اب عائق

تم سے حق اور نہ تم خدا سے جدا
تم ہو لاریب مصحف ناطق

دین اسلام کا رواج ہوا
کفر کی ذوالفقار تھے خالق

یا علی اپنے خوان نعمت سے
بحر رضوان عطا ہو اک دانق

## عالے

ذکر کرتا ہون نبی کی زلف عنبر بار کا
کھولتا ہون مشک نافہ آہوئی تاتار کا

گر پڑہون مین وصف روئی احمد مختار کا
بزم کو روشن کرے شعلہ میری گفتار کا

مین ہون طالب ہون ای رضوان تیرے گلزار کا
بھاگیا ہے مجکو روضہ احمد مختار کا

وصف جو لکھا ہے روئی احمد مختار کا
مطلع خورشید ہے مطلع میرے اشعار کا

ہی جو مجکو ذکر نظم حال معراج نبی
ہے ارادہ ذہن کا عرش برین کے پار کا

دو ہوا اتنا ایک اونگلی ہی اشارہ مین قمر
یہ اک ادنی معجزہ ہے احمد مختار کا

روضہ احمد کی رفعت کیا کرے مادح بیان
عرش پر دردہ ہے جسکے سایہ دیوار کا

ہے طیب قل سبزہ صحن روضہ کا تیرے
دل افگاروں کو ہے پھاہا مرہم زنگار کا

کس سے ہو ممکن صفت روضہ کی بلندی کی مثال
بسکہ بام عرش پر سایہ پڑے دیوار کا

وقت نظارہ تیرے روضہ کی رفعت دیکھکر
پیچ کھلجاتا ہے تا سر عرش کی دستار کا

اس جہان تنگ مین ایسے بنا ہے مرتفع
کیون نہ چومی ہاتہ صناع ازل معمار کا

ساکن روضہ ہون کیون ہے افق سواد شام
مثل خور جب نور ساطع ہو در و دیوار کا

کیون نہ جانیں تیرے روضہ کے زایل ہو گناہ
ہے لگا ہر در مین پردہ رحمت غفار کا

رات دن رہتا ہی روضہ مین ہجوم زایران
اب مدینہ مین ہے جلوہ مصر کی بازار کا

آسمان نے پنجۂ خورشید مین جھک کر لیا
کشمکش مین گر عمامہ گر گیا زوار کا

ہو ابہی صحت تو دیکھی گر نگاہ لطف سے
مین تو ہون بیمار تیری نرگس بیمار کا

ای گل باغ کرم باعث تہا تیرے نور کا
نار ابراہیم مین جو رنگ تہا گلزار کا

عرصۂ محشر میں قیامت ہی تیرا نقش قدم
طور پہ پایا کلیم اللہ نے اذن کلام
روز ہجرت میں یہ ہے اعجاز تیرا شاہدین
ہے دلیل اس ہمکو افتاب حشر سے
اب نہیں طاقت جدائی کی شہا کیجو طلب
شاد ہوں گر قطع رشتہ عمر دراز
قبر میں آیا جو تیرے روی روشن کا خیال
سرکشی زیبا نہیں ہے اہل جوہر کے لئے
حشر میں عریان تقوی کی پردہ پوشی کیجیو
اب مسلمانوں میں باقی جو نہیں ہی اتفاق
جب تلک تھا اتفاق انمیں ہر اک اقلیم کا
زندگی میں دشمنوں پر بنش زر چاہیے
اغنیا کو حال پہ ہی مفلسوں کی ہی ضرور
دیکھیے اہل دل میں جاتی فتنوں پر سوار
پیرو قارون بصد حسرت کہیں گے حشر میں
خارج از بحث کو ہی سمجھے نہ ان اشعار کو
سنکے مدح گلشن احمد میں نغمہ سنجیاں
ہو گئے طے عالی ہر رنگ بوی گل را ہ صراط
کنج عزلت میں نہیں ملتی ہی اب جائی اماں
ہو گئیں آنکھیں الٰہی دیدہ سفید
ہمسر اعلیٰ نہیں ہوتا ہی ادنی اوج سے

آفتاب حشر پر تو ہے تیرے رخسار کا
عرش پر شایق تہا لیالق تیری گفتار کا
غار کے موہنہ کو چھپانا عنکبوت تار کا
دنکو ہونا سر پہ تیرے ابر سایہ دار کا
ایک مدت سے ہوں پیاسا شربت دیدار کا
ہجر میں تار نفس ڈورا نہی تلوار کا
بیچ خور بنجائے گا نقشہ مزار تار کا
اوج میں بہی دیکہہ خم رہتا ہی سر تلوار کا
ای شفیع مذنبیں نایب ہی تو ستار کا
بس یہی باعث ہی انکے نکبت و ادبار کا
بادشاہ تابع تہا انکے تیغ جوہر دار کا
کام تربت میں نہیں آتا ہی زر زردار کا
پاس رکہنا چاہیئے دیندار کو دیندار کا
راستہ میں بیکفن لاشہ پڑا نادار کا
الفت دینار نے شعلہ دکھایا نار کا
ہے ضمیمہ یہ بہی نعت احمد مختار کا
طرز بلبل نے اوڑایا ہی میری گفتار کا
ہاتھہ میں دامن ہے آل احمد مختار کا
ہو گیا حد سے سوا جور و ستم کفار کا
کب نمایاں ہو گا نور اوس مطلع انوار کا
آسمان تک سر نہیں پونچا کسی کہسار کا

فی زمانا بوعلی سینا ہویا ہو فخر راز
ہے ذلیل و خوار گر نوکر نہین سرکار کا

لیجئے ان افعال ورا عمال سے توبہ کرو
کھول رکھا ہے خدا نے باب استغفار کا

معنے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ہو عیان
جوش پر آجائے دریا رحمت غفار کا

رنج پاتا ہون جہان جاتا ہون ہین احسنت طلب
ظلم سیکھا ہے زمین نے چرخ کج رفتار کا

اے مسلمانو خدارا چھوڑ دو بغض و نفاق
سامنا اک روز ہوگا قادر و قہار کا

ولہ

یون لکھا دیوانپہ مطلع وصف سوی شاہ کا
ہے سر قرآن جیسے تاج بسم اللہ کا

عکس پڑ جائے اگر روی رسول اللہ کا
ہوا ابھی داغ کلف سے صاف چہرہ ماہ کا

آسمان پر دیکھ شمس و قمر حیران ہوئے
جب ہوا طالع زمین پر ماہ عبد اللہ کا

کیون ہو شق القمر کے معجزے کے سب مقر
جب عیان کالشمس ہو دو قاش ہونا ماہ کا

اونکلیونکے ساتھ کہتے ہین لکیرین ہاتھ کے
حشر تک دامن نہ چھوٹیگا رسول اللہ کا

ہند سے یثرب پہونچ جاونگا اوٹھتے بیٹھتے
ہے عصا مجھ ناتوا نکے پاس مدآہ کا

اور زیر آسمان اک آسمان بنجائیگا
ای زمین جسدم دھوان پہیلیگا میری آہ کا

ذکر رخ کیسا جو دیکھی نور پای مصطفے
ماند ہو جائے ید بیضا کلیم اللہ کا

دیکھکر روی کتابی ریش اقدس پر کھلا
رحل پر رکھنا مناسب ہے کلام اللہ کا

ق

کیون نہ حیدر کو کہون دست زبردست خدا
دستگیر خلق ہے بازو رسول اللہ کا

ہے قد احمد سراپا نور جسکے سامنے
مہر ہے ذرہ سے کم کیا ذکر نور ماہ کا

جب کیا مینے تصور وہ ہوی حالت میرے
جو ہوا تھا طور پہ عالم کلیم اللہ کا

ق

جب نبی کے حکم سے آئے سر بیر العلم
عکس حیدر سے بنا خورشید چشمہ ماہ کا

بیخطر کودی کنوی مین کہینچ کر تیغ دودم
رعد کو فی النار کر کے تیغ سے راحیل کو
بعد مردن خوش نہ آئیگا اوسے باغ جنان
با ادب تسلیم کو دونو کے جہک جاتی ہین سر
زایرونکو جا جبینونکا کیون نہ ہمپایہ اونکا
یوسف مصری نہ کیون تیری زنخدان پر مرے
کب زنخدان پر ہے تیرے سبزہ خط کی بنا
دیکھتے گر خواب مین تیرے رخ پر نور کو
سنگ و سیمین ہی اور اسمین ہی تیرا ہی داغ عشق
کیون نہ روشن ہو دل تیرہ تصور سے تیرے
چودہوین شب دوج تیرے روے روشن کے مثال
اے گروہ مسلمین تم اسمین رکھیو اتفاق
منعمونکی پک رہی ہین نعمتین ہر روز و شب
ہے حصیر بوریا و فرش زرین مرگ تک
زندگی تک ہی لباس پر تکلف اے مرگ
سو کرو گر صرف بیجا ایک سایل کو ہی دو
پہک رہا ہون نار ہجر انکین جو کہیچون اہ گرم
آفتاب حشر مین سایہ رہے سر پر تیرا
تب تھمی گر نے سے سقف فرسال آسمان کی
قبر مین عالی اگر پوچھین ملک کیا ہے بتا

دیکھہ کر عزم وغا قوم جن گمراہ کا
راستہ بتلا دیا دین رسول اللہ کا
جسنے دیکھا زیست مین روضہ رسول اللہ کا
ایک عالم ہے تیرے در پہ گدا و شاہ کا
کم نہین کعبہ سے رتبہ ہے تیری درگاہ کا
قند سے افزون ہی شیرینی آب وس چاہ کا
کر دیا ہے خضر کو حق نے محافظ چاہ کا
نام بھی لیتی نہ یوسف سی زلیخا چاہ کا
اب ہمارے دلمین ہی عالم ہی بیت اللہ کا
پرتو خور سے چمک جاتا ہے ذرہ راہ کا
مہر محشر تک رہے محتاج نور ماہ کا
جس مین ملت ہی وہ پیرو ہی رسول اللہ کا
گھر سے مفلس کے دہوان اوٹھتا ہی ہر دم آہ کا
ایک بستر قبر مین ہوگا گدا و شاہ کا
ہے وہی دو گز کفن ہر مفلس و ذیجاہ کا
ہے وہ حظ نفس یہ سودا خدا کی راہ کا
جلکے خاکستر ابھی ہوجای خرمن ماہ کا
یہ ثناگوئی سے مطلب ہے ترے خیرخواہ کا
جب لگایا ہے اڑانا شاہ تیر آہ کا
امت خیر الوری ابندہ ہو مین اللہ کا

مومن دہلوی

چمن میں نغمہ بلبل ہے یون طرب مانوس — کہ جیسے صبح شب ہجر نالہای خروس
ہی اسطرح فرح انگیز کوکو ی قمری سے — کہ جیسے فوج مظفر مین شور و غلغل کوس
نوای طوطی شکر فشانکی لذت سے — سماع و رقص مین اہل مذاق چون طاؤس
غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط — بہار لالہ و گل سیمیاے عرض شموس (آفتاب)
صفاسے وہ در و دیوار باغ کا عالم — کہ اشیانہ مین دشوار طایرونکو جلوس
زہے فریب صفا خاک پر سے گلچین — پڑے جو وسعت گلزار مین گلونکے عکوس
ہجوم سبزی نے کی بسکہ رنگ آمیزی — زمین پہ چادر مہتاب بنگئی ہی سدوس
ہوئی ہی سقف فلک مانع قد افرازی — وگرنہ بید کہان ادر ترقی معکوس
ہو کیونکر ایسی رطوبت پہ سنگ ریزہ نسیم — بنا ہے شبنم گل آبگینہ فانوس
خزانہ خاک مین ہر سنگدل ملاتا ہے — زبسکہ لفظ سخا جانتے ہین سب منحوس
نوید مالک گلزار کو کہ زر کی جگہ — ہر ایک کاسہ گل مین ہی گنج دقیانوس
یہ اب و رنگ کہان لعل اور زمرد کا — مگر دیا ہے گل و سبزہ نے اونہین ملبوس
چمن کے خاک سے گلگونہ اب بناتی ہین — شگفتہ تا دم رخصت بہی ہو عذار عروس
خمیدہ شاخ سے یون رنگ گل چمکتا ہے — کہ جسطرح سے بہڑکا ہوئے مشعل منکوس
پڑھے ہی مرغ گلستان وہ مطلع رنگین — کہ سنکے بس جیسے رہجای سن سے بلبل طوس

مطلع

زبان لعل کہان اور مدیح تاج خروس — گرا ہی خاک پہ کیا لعل قیصر کاؤس
ہزار داغ ہو پرواے افتاب کسے — پرستش گل خورشید مین ہے گرم مجوس
شگفتہ تر ہے چمن روضہ ہاے جنت سے — ہنسی کے جا نہین گر صومعہ نشین عبوس (اے ترش رو ۱۲)
خلل پذیر عبوست ہوا دماغ بہار — عجب کہ سبزہ خوابیدہ کو ہوا کابوس (مرض مشہور ۱۲)
ہی دست بزم طرب کثرت نتایج سے — نہ کیون ہو شکل خمار یکو نازِ شکل عروس

[illegible] ۱۲

ہوائے سیر چمن زار کے وہ ہستی ہے — کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناموس
عجب نہیں کہ لبان مگس عسل او گلے — اگر اندرون ہو کوئی مبتلائے بلاد و پس
ہوا کا معجزہ حسل علیہ بہر گندم — کہ چاک چاک حسد سے ہوا دل افسوس
قبائی گل کو گر اطلس سے دیجئے تشبیہ — سیاہ پوش جعل ہو درون ماتم سوس
قوائے نامیہ کو ناگوار ہے کتنا — کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوئی کیلوس
ہوا ہے ابتو یہ سرمایۂ لطافت آب — کہ پشت ماہی پہ گلہائی اشرفی ہین فلوس
کہین جہان مین کائی نظر نہین آتی — کہ صرف رنگرزان ہو گئی بجائی ابوس
سرایت نم آب وضو سے دور نہین — جو سبزہ زار بنے ریش زاہد سالوس
بعید کچھ نہین شادابی زمین سی اگر — زیادہ تر کرے سیلان خون گل خاموس
اگر اس بہار کی یعقوب کو ہوا لگ جائے — شمیم جامۂ یوسف کبھی نہو محسوس
ہوا ہے بسکہ گل شمع بھی ہی عطر آگین — عدیل طبلۂ عطار بنگئی فانوس
یہ گل کھلاتے ہین اب وے ہوا کے شر تمین — کہ ہے پیاز کو لاف منافع ملبوس
ہوا ہی جنبش اوراق سے یہ عطر فروش — لغات ورد کہ ہین ثبت صفحہ قاموس
فسونگری دم مشاطۂ نسیم کے دیکھ — کہ مشک نافہ ہوئی غنچہ ہائے زلف عروس
صفات آئے جو آئینہ ہوا مین نظر — اگا خواص عوارض کو اعتبار نفوس
صدا اشکلتی ہے ملکر ہوا سے کیا ہی فرق — کہ بانگ خندۂ گل ہے کہ نالۂ ناقوس
عجب ہوا ہی کہ فیض نفس ہے کھوتا ہے — شکم مین خستہ کے نشو و نمائی اصل السوس
غریق آب خجالت ہوا کے فیض سے ہون — کہ گل ہوا ہے میرا غنچۂ دل مایوس
ہوا ہی کو لئے ایسی مگر مدینہ کی — دم مسیح کو ہے جسکے حسرت پابوس
شرف مدینہ کو جس سے ہی ہو نہ وہ ہو — جسے بناتے ہین محبوب حضرت قدوس
جو خواب مین بھی کبھی دیکھتی جمال اوسکا — تو دیتی دلکو بھی یوسفکو دختر طیموس

جو شمع بزم کہول اوسکے روی تابان کو
گلستان و نو رہنی تو شعلۂ فانوس

وہ کون احمد مرسل شفیع روز جزا
جو خلق کا سبب اور باعث مزانفوس

جہان مطلع شہنشاہ آفتاب نشان
فلک سریر و تنزطلعت و ملک ناموس

سیاہ چشمونکو مشکل نگاہ دزدیدہ
یہ اوسکے حفظ سے ہو ملک عدلت محروس

نگاہبانی عصمت سے وہ رواج حیا
کہ چار چشم ہہون نرگس و افینوس

سنے ہے دور عدالتمین اوسکے شیر و غزال
شبانکے ضربت بیجا سے نالش جاسوس

کرم مین دون اوسے نیسانکے سطرح تشبیہ
ہزار سالہ کہرپاسے قلزم و فالوس

یہ جہمین ہے کہ پڑہ ہون اور ایک وہ مطلع
جو ہو ہر اک متنفس کے طبع سے مانوس

## مطلع ثالث

ترے ہے فیض سے ہر قطرہ ابیار مجوس
ترے ہی نور سے ہر ذرہ جلوہ راز شموس

ہمیشہ عفو ترا طالب گنہگاران
مدام رحم ترا دردمند کا جاسوس

ترے حسود کے نسبت یہ چل رہی ہین نکین
ہجوم شعلہ سے دوزخ ملی کف افسوس

تیری غلامی دولت سے خاکپای بلال
سفیدہ رخ فغفور چین و خسرو روس

خمیدہ کس لئے سنہ آسمان بنے تہی بہلا
نتہا ازل سے جو مد نظر ترا پابوس

بہا مین دیتی ہے ماہی دفینہ ہای زمین
یہ بڑہ گئی ترے سکّے کے قدر تا الفلوس

ہے احتساب ترا مانع لباس حریر
یہ پہینک دیوی کہین چرخ اطلس ملبوس

ترا وہ خوف کہ رگ جائے تا گلو آکر
نہ نکلے معبد ترسا مین نالۂ ناقوس

یہ می کو بہی جہانسوز نے جلایا ہے
کہ منع کر سکے فرق صراحی و فانوس

زبس شراب کو بہی آفتاب کہتے ہین
نہ آسمانکے وازدن رہے مدام کیوس

قریب وعدہ یہ چہوڑی ہتون نے ہبوت قسم
سنا زبانسے تیرے ہی جو وعید غموس

دم مصاف ترے دشمنونکے لشکر مین
صدای نوحہ و شیون ہی شور و غلغل کوس

[illegible]

دو نیم ہون تیری شمشیر کے تصور سے
ابھی ساخت خورشید کا سہاسی وُس

ملادے گاو زمین گاو چرخ سے نیزہ
بہادے خاک پہ شیر سپہر کو نہ بوس

اگر کہے مدد سے یا محمد عربی
صفیر مرگ ہو ستم کو نعرۂ لا وس

مخالفون کو تیرے دو جہان جہنم ہے
کہ تاب مہر سے جیسے رہین ہواں ہی مجوس

براق اسپ تیرا ابروی فرشتہ رکاب
کہان ہو چشم بشر اپنے پاؤں لئے محسوس

نہ جسکے دہیان مین مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکہہ لے تیرے زین و کمال کا قربوس

تیرے عدو کی خرابی کا کچہہ علاج نہین
نہو قبول دعا سے بہی رفعت لیسوس

تیرے خیال سے اصحاب کہف کو ہی چین
وگرنہ خواب کہان اور زمان دقیانوس

ظہور مین ہوی تقدیم انبیا کہ نہ تہا
تیرے وسادۂ دولت پہ احتمال جلوس

ستم سا ستم ہے کہ تیرے مدیح خوان پہ کرے
ہزار گونہ ستم روزگار نامانوس

کچہہ انتہا ہے کواکب کے دور بیجا کے
ہمیشہ ہے میرے طالع مین اجتماع نحوس

جو اپنے حسرت و ارمان مین بیان کرون
نہ تاب لائے دل سخت زاہد سالوس

جفا کو آئے میری دل شکستگی پہ رحم
ملا کرے کہ میرا احوال رازہیر افسوس

ملے ہین خاک مین کیا کیا میرے فنون علوم
خدا کسی کو نہ دے ایسا طالع منکوس

حکیم وہ ہون کہ جاتے رہین حواس اگر
کرے بعارضہ سر دفتر عقول و نفوس

طبیب وہ ہون کہ ہو سوز سینۂ بلبل
نظارۂ رخ گلفام سے مجہی محسوس

جو ہون معالج مسطون تو قابض ارواح
کرے دعای رواج طریق جالینوس

ورم ہو چارہ گر فیض نابدست لئیم
کیا ہو مینے جو تجویز وزن مغز فلوس

کرون جو گردش انجم کے مین صد بندے
فدا ہو وجد مین آگر روان بطلیوس

گواہ عصمت حریم ہو کثرت اولاد
عقیمہ مجہہ سے سنے میان شکل عروس

طلسم ماہ لکہون گر پئے زبان بستن
بنائے مہر وہان چرخ نکتہ جاسوس

یقین کہ زہرہ و خورشید مین مقابلہ ہو ۔ پڑہون جو مین بہی دوری دعا بہ لطوس
جو میرے نثر کے دیکھے لائے منثور ۔ اوٹہائے ہسند حشمت حجابیہ کاؤس
بفرض گر کرۂ خاک کو کہون دابر ۔ شکست اسپ گلی ہوئی پیشیاز فروش
فنون نظم مین مینے نکالی ایسے راہ ۔ طریقہ شعرائے سلف ہوا مطموس
میرے کلام شریا نظام کا منکر ۔ [illegible]
جو دیکھے میری طبیعت کی گوہر افشانی ۔ شر[illegible] ہون ہمود [illegible]
دیئے ہین میرے حسد نے زبس ہزارون داغ ۔ روا ہے بانہ ہے کہ عندلیب کو طاؤس
تماش دیکھہ کے رنگینی سخن کا میرے ۔ حمیر سرو لالہ و گل شرم سے ہوا درقص
خدا کے واسطے صرف دعا ہو بس مومن ۔ کہ منتظر ہے ازل سے اجابت قدوس
ہے جبتلک گل و بر قسمت نہال و شجر ۔ ہے جبتلک دل لالہ مین داغ حسرت دوس
مدام پہولے پہلے دوستونکا نخل مراد ۔ رہین داغ عدو کا رہی دل مایوس

## حاجی محمد رضوان علیخان مرادآبادی متخلص بہ رضوان

اترا ہین نکاہین جو پڑی سوئے محمدؐ ۔ دل لوٹ گئے دیکہتے ہی روی محمدؐ
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل ۔ پڑ جائے اگر سایۂ گیسوے محمدؐ
مہ بنتا ہے ہر مہ کبہی بڑہ کر کبہی گہٹ کر ۔ گہ روے محمدؐ کبہی ابروے محمدؐ
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کے ۔ پہیلی ہوئی ہے روشنی روی محمدؐ
کہتا ہون قرین مہ نو دیکہہ کے تارا ۔ یہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروے محمدؐ
قمری نہ پہرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو ۔ گر دیکہہ لے سرو قد دلجوے محمدؐ
اوستاد ازل نے غزل حسن مین لکہا ۔ کیا مطلع برجستہ ابروے محمدؐ
موسی کیطرح برق تجلی کو بہی غش آئے ۔ بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمدؐ

ہوتی کبھی بلبل کو محبت نہ چمن سے
بسجائے نہ پہولون مین اگر بوے محمدؐ

کہتی ہین گنہگار وںسے مایوس نہو نا
صدقے ترے اے چشم سخنگوی محمدؐ

اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی ائینہ روے محمدؐ

سر اپنا طرف کعبہ کے زاہد ہی جہکائی
عاشق ہون میرا کعبہ ہے ابروی محمدؐ

پژمردہ ہون یارب نہ گل باغ محبت
ان پہولونسے آتی ہی مجھے بوی محمدؐ

وہ بلبل خوش لہجہ ہون نغمہ میرا سنکر
ہین جہومنے لگتے شجر کوی محمدؐ

لکھتا ہون ہین وصف شہ دین حیدر صفدر
ہے دست خدا قوت بازوی محمدؐ

ہے سکہ لحمی صفت مرتضوی مین
جو بوی علے ہے وہی خوشبوی محمدؐ

ہے نور علےؑ نور نبی ایک ہی یارو
روشن نہو کسطرح سے مشکوی محمدؐ

رضوان جو دم نزع اشارہ ہو طلب کا
جان کرتی ہوئی رقص چلے سوی محمدؐ

## طپش

نور احمد سے منور عرش کا تارا ہوا
چرخ و انجم ذرۂ خورشید سیپارا ہوا

مطلع اوج نبوت ہی صفات معتبر
ذات پاک احمدی مقطع رسالت کا ہوا

ہی زمین و آسمان کا باعث ہستی وہی
نور سے جسکے ثوابت اور سیارہ ہوا

فخر آدم کا نہو کیون ساری مخلوقات پر
جسکے فرزند وئین پیدا آپسا پیارا ہوا

جن و انس و حور و غلمان و ملک و مرغ و مور
ذرۂ نور نبی سے خلق یہ سارا ہوا

تا ابد بی شبہ ہے بالانشین کائنات
مجمع بزم ازل مین جو کہ صدر آرا ہوا

کون جز ذات محمد ہے امام مرسلین
کسکے قدمونسے منور خانۂ اقصا ہوا

قربت حقکی ملے معراج کیا تو قیر ہے
کسکی یہ عزت ہوئی ہی کسکا یہ رتبہ ہوا

پر تو اوسکا دیکھنے پای نہ چشم روزگار
صاعقہ سے طور جل جل کر یان ہرسہ ہوا

ایک ادنی معجزہ اظہر من الشمس اوسکا ہی
چاند اونگلی کے اشارے سے دو پارا ہوا

مردے جی اوٹھے دم عیسیٰ مین جو اعجاز تھا
ٹھوکرون سے انکے امت کے کھڑا مردہ ہوا

معجزہ ادنیٰ تھا جو روبرو منکران
استخوان مردہ سے تازہ شجر پیدا ہوا

حسن یوسف پر فدا بس ایک زلیخا ہی رہے
اور مبتلا و جگر تفتہ بھلا کس کا ہوا

ق

دیکھکر روے منور سرور کونین کا
ایک عالم محو ہے تو دوسرا شیدا ہوا

ہوگئی گلزار ابراہیم پر آتش تو کیا
شعلۂ دوزخ حضور مصطفے ٹھنڈا ہوا

تکیہ گہ تھا وادی ایمن کلام اللہ کا
جلسۂ حضرت سے بالا عالم بالا ہوا

کب زبان خلق سے توصیف اوسکی ہو سکے
شان مین جس کے کہ نازل سورہ طاہا ہوا

گرچہ کہتے تھے اونہین اہل عرب امی لی
مخزن علم لدنی آپ کا سینا ہوا

کلک انسان کو کہان طاقت کہ اوسکو لکھہ سکین
جسکے لکھنے کے لئے لوح و قلم پیدا ہوا

حشر کے دن سب نبی یا نفسی کہین
امتی امتی تو ہے پھر سے کہتا ہوا

پیرو دین متین مصطفے کو کیا ہے ڈر
جسکا ہادی اور مرشد آپ سا مولا ہوا

نعت اوسکی تو کہے اے طپش تیرا منہ کہان
جب ملایک کا دہن توصیف مین گونگا ہوا

بھیج تو اونپر درود اور اونکی آل پاک پر
عارفون کا دیدہ جنکے فیض سے بینا ہوا

طپش

ظہور نور احمد سے ہوا کون و مکان پیدا
ملک پیدا فلک پیدا زمین پیدا زمان پیدا

کہان عالم مین احمد سا ہوا اعالی مکان پیدا
ہوی ہین جسکی باعث سے زمین و آسمان پیدا

ہوئی ظلمت نہان یکسر فروغ نور احمد سے
کیا لوح و قلم ظاہر ہوے کروبیان پیدا

ظہور نور احمد جب ہوا آدم نتھا او سدم
نتھی خلقت ہیولا کی نتھا نام و نشان پیدا

نہ حوا تھی نہ گندم تھا نہ شیطان تھا نہ رضوان تھا
نہ فردوس برین پیدا نتھا باغ جنان پیدا

رسول پاک کے باعث شہ لولاک کے باعث
ہوئی دو نو جہان پیدا ہوی سب انس و جان پیدا

نہ کوئی عرش سے تا فرش تجھسا ہی نہ ہوئیگا
نہ تو زمین وہان پیدا نہ تھا مکین یہان پیدا

گواہی سنگ نے دی ہی نبوت پر تیرے یکسر
ہوے اعجاز سے تیری زبان بیزبان پیدا

کہاں تھا عالم باقی کہاں تھا عالم فانی
طفیل سرور عالم ہوے دونو جہان پیدا

کہاں جنت کے چاہتے تھے کہاں دوزخکے ہیبت تھے
ملایک کے نہ خلقت تھے نہتی یان انس و جان پیدا

تمہارا راز خدا ظاہر تھے راہ ہدا باہر
طفیل رہبر عالم ہوا ہے سب نہان پیدا

یہ موقع ہے طپش کسکا جو کہ نعت احمدی لکھے
ہوے جب نام لکھنے مین قلم کے دو زبان پیدا

تو کر ورد زبان اپنا درود مصطفیٰ ہر دم
کہ تا دل مین تیرے نور یقین ہو سکیان پیدا

نگہ رکھ آل اطہار محمد کے وفا دل مین
ہوے جنکی محبت کو قلوب مومنان پیدا

## لطف

ازل مین جوش پر آیا جو دریا حقکے رحمت کا
سر احمد پہ رکھا تاج عالم کے شفاعت کا

ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
ہر اک در وا ہوا بیتاب کسریٰ کی عمارتکا

ہوا جب جلوہ عالم گیر نور روی حضرتکا
منور ہو گیا عالم نشان پایا نہ ظلمت کا

شہنشاہی ہی عہدہ حقتعالی کی رسالت کا
دو عالم مین چلن ہے سکۂ مہر نبوت کا

محمد انجمن آرا ہے ایوان رسالت کا
چراغ طور اک جلوہ ہی اوسکی شمع خلوت کا

بیان ہو کس زبان سے وصف اعجاز و کرامت کا
کہ آدم کو تفاخر ہے محمد کی شرافت کا

ضیای چشم موسی نور ہی حضرتکی صورت کا
ارادہ نقش پا سے ہی ید بیضا کی بیعت کا

ہوا داران ظلمت کو سہارا ہے ہدایت کا
گنہگاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

علی مرتضے سے کھل گیا ہر عقدہ حجت کا
امامت کا ولایت کا شہادتکا ریاضت کا

نہ تھا خیبر کنی کام آدمی کے زور و طاقت کا
ید اللہ ہی لقب بازوی پیغمبر کے قوت کا

بڑھا اللہ رتبہ کسقدر شان نبوت کا
کہ فرزندان احمد کو ملا درجہ شہادتکا

لکھی سب اس غزل مین لطف تو نے مدح کے مطلع
غزل اک اور پڑھ ہے اگر مداح حضرت کا

## بزم

کیونکر نہو مقام مجھے فخر و ناز کا
عاشق وہ بے نیاز ہے میرے نیاز کا

اے دل وہی خلیل ہے اوس بے نیاز کا
رکن حرم قیام ہے جسکی نماز کا

جلتا ہون تیرے عشق مین لو تجھ سے ہی لگی
سر عرش پر ہے شعلہ سوز و گداز کا

رکھا نہ کام بند میرا بیکسی مین بھی
ہو کس زبان سے شکر ادا کارساز کا

خالق نے خاکسار کا رتبہ کیا بلند
عالم نشیب مین نظر آیا فراز کا

بے دیکھے مین ہون شاہد توحید ذات پاک
قایل ہے عقل کل بھی میرے امتیاز کا

غافل نہو عبادت معبود سے بشر
طالب رہے اعانت بندہ نواز کا

وہ جسکو چاہے ذلت و عزت کرے عطا
محمود کو غلام بناوے ایاز کا

فیض نبی سے باغ مدینہ ہوا نہال
رشک بہار خلد ہے تختہ حجاز کا

اے بزم تجھکو بحر حوادث کا کیا ہے ڈر
ہان ناخدا ہو فضل خدا جس جہاز کا

## بزم

سب ستارونمین نہو ممتاز کیونکر آفتاب
تاج محبوب الٰہی کا ہے گوہر آفتاب

دیکھو تو لفظونمین جو شہ کا روی انور آفتاب
برج جوزا مین چھپے جاکر مقرر آفتاب

آسمان شان سے جھکتے ہین پیغمبر آفتاب
کس طرح ہو نور احمد کے برابر آفتاب

روے روشن دیکھکر حضرت کا یہ کہتے تھے سب
کیا قد آدم اوتر آیا زمین پر آفتاب

ابروؤ نور جمال پاک و روی مصطفےٰ
ماہ یک شب برق کوہ طور اختر آفتاب

صورت شق القمر ہوجاے ہیبت سے دو نیم
دیکھ لے شمشیر احمد کے جو جوہر آفتاب

لگ گئے تھے چاند گویا عرش کو معراج مین
بن گئے تھے نقش نعلین پیغمبر آفتاب

خلوت معراج مین تھا یون فروغ جانبین
ماہ تھا پردے کے باہر اور اندر آفتاب

چہرۂ شہ کا تصور دل کے آئینہ مین ہے
یا اوتر آیا ہے یہ شیشہ کے اندر آفتاب

جس جگہ گذرے پیغمبر وہ زمین گردون بنی
کہکشان جادہ تہا نقش پا ہی نور آفتاب

ایک ہین دونو مگر ای نیرّم اتنا فرق ہے
ماہ تابان حیدر صفدر پیغمبر آفتاب

## طپش

احمد رسول خاص ہے رب جلیل کا
قرآن وسیلہ جسکے ہوا ہے دلیل کا

تہا نور گستر اوسکا قدم جس مقام مین
جلجاے وان پہ جاتے ہی پر جبرئیل کا

توقیر مصطفےٰ جو ہوے لامکان مین
آدم کا تہا یہ رتبہ نہ درجہ خلیل کا

قبل از ظہور آپ نے دکہلایا معجزہ
قرآن مین ذکر آیا ہے اصحاب فیل کا

تہے انہدام بیت خدا کی جو فکر مین
سر ٹوٹا سنگریزوں سے اصحاب فیل کا

جتنے تہے کافران وہ سب ہو گئے ذلیل
دنیا مین جب ظہور ہوا اوس جلیل کا

گمراہ راہ حق سے ہوے دو جہان مین
سالک ہوا نہ جو کوی تیری سبیل کا

خلقت تیری نظیر کے تہمت سی ہی برے
ہمشکل کون شکل مین ایسے شکیل کا

آتے تہے جن و انس سلیمان کے حضور
مہبط ہوا ہے آپ کا در جبرئیل کا

تیرے مریض عشق کے دیدار ہے دوا
عیسی سے ہو علاج نہ ایسے علیل کا

پیرو کو تیرے ڈر نہین مطلق صراط سے
دامن پکڑ تے جائین کے اپنے کفیل کا

جز ذکر حمد رب ثناے رسول پاک
فکر کثیر ہے نہ یہان غم قلیل کا

جاے ادب ہے بند کر اپنے زبان کو
موقع نہین ہے طپش یہان قال و قیل کا

## لطف

عاشق ہون دلسے اوس شہ عالی وقار کا
ای لطف جو حبیب ہی پروردگار کا

روز ازل سے لکھہ گیا تقدیر مین میرے
مداح ہونگا شافع روز شمار کا

روز جزا بجہاوے گا پیاسو نکی پیاس کو
ہے حکم اوسکو مالک روز شمار کا

مشکلکشا خطاب ہے اوسکا علی ہے نام
ہمنام ہے وہ بندہ ہے پروردگار کا

ہانپتے ہین کیسے کیسے عدو ولیتے خارجی — سنتے ہین جبکہ وصف شہ ذوالفقار کا
انسان کی کیا ہے جان کہ لکھے مولا کی صفتکو — یہان ناطقہ ہے بند ہر اک دیندار کا
بنجاے روشنائی ہی ساری جہان کی اب — ہو ہر شجر قلم چمن روزگار کا
ہر ذرہ ہزار خلق کرے گر رقم ہنوز — ادنیٰ سا وصف ایک شہ دلدل سوار کا
اور پنجتن کا وصف تو باہر ہے وصف سے — ایک ایک برگزیدہ ہے پروردگار کا
بخشش مین تیرے کون کرے لطف گفتگو — مداح تو ہوا ہے اگر ہشت وچار کا

بزم

وصف مہر رخ شہ کا جو لکھا آجکے رات — صبح صادق سے بھی روشن ہے سوا آجکے رات
عازم عرش ہین محبوب خدا آجکے رات — کہکشان ہے رہ پر نور ضیا آجکے رات
پہنی ہے نور کی کس گل نے قبا آجکے رات — کوئی ہی جامہ مین اپنے نہ رہا آجکے رات
ایفلک عرش سے کرسی کو تو لا آجکے رات — جلوہ افروز ہین محبوب خدا آجکے رات
غیرت عرش معلی میرا کاشانہ ہے — جلوہ افروز ہین محبوب خدا آجکے رات
ہے بجا جان اگر جاے پی استقبال — دھوم ہے آتی ہین محبوب خدا آجکے رات
لمعہ نور ہر اک نجم نظر آتا ہے — شادی وصل کا دیتی ہے پتا آجکے رات
شب معراج یہ جبریل بتا دیتے تھے — منتظر ہے کسی بندہ کا خدا آجکے رات
عرش پر تھی نبوتکے ولادتکی ہی دھوم — چرخ پہنے ہے ستارونکی قبا آجکے رات
شب معراج یہ کہتے تھے ملایک باہم — ق — ایک جا احمد و محمود ہوا آجکے رات
ایک ہے پردہ کے باہر بس پردہ ہی ایک — راز ہے عاشق و معشوق مین کیا آجکے رات
حضرت آمنہ کے گھر مین ولادتکی ہے دھوم — ق — خلق مین آئے ہین محبوب خدا آجکے رات
پردہ قدس مین جو نور رہا برسون تک — شکر صد شکر وہ ہے جلوہ نما آجکے رات
شام سے یاد زنخدان نبی مین نہ چین — چاہ یوسف سے بھی مجکو ہے سوا آجکے رات

شب معراج ہے یکجا ہین حبیب و محبوب
راز ایجاد جہان مجھ پہ کھلا آج کی رات

شام سے بزم ہی محو صفت زلف نبیؐ
گیسوے حور کجا اور کجا آج کی رات

یا خدا پھر نبی ابکو مدینہ دکھلا
جیتے جی باغ جنان بندیکو مولا دکھلا

یا خدا احمد مختار کا کوچا دکھلا
حد سے مشتاق ہون فردوس کا نقشہ دکھلا

طور پہ حضرت موسی کو غش آیا جس سے
محو دیدار ہون وہ مجکو تجلا دکھلا

ظلمت کفر کو یارب کیا زایل جس نے
اک نظر چاند سا اوسکا مجھے مکھڑا دکھلا

نور سے جسکے ہوا ہے یہ ظہور کونین
یا خدا نور کا اوسکے مجھے جلوا دکھلا

باغ فردوس کا ہر پھول ہے بلبل جسکا
اوس گل تر کا خدایا رخ رعنا دکھلا

شوق دیدار نبی حد سے فزون ہے مجکو
یا خدا ایک نظر وہ رخ زیبا دکھلا

تا بکے شوق شہادت مین پھرون آوارہ
یا خدا مین بھی شہیدین ہون وہ روضہ دکھلا

حشر کے روز خدا سے مین کہونگا ای لطف
اپنے محبوب کو تو آج خدایا دکھلا

## میش

کن کے فرماتے ہی امر حق مقرر ہوگیا
نور ایک پیدا مجلے اور منور ہوگیا

پہلے وہ نور منور ایک گوہر ہوگیا
پھر فروغ حق سے وہ دُر مہر انور ہوگیا

ثانیاً پھیلا بقدر چار سوے کائنات
جس سے یہ شمس و قمر گردون اختر ہوگیا

تھا وہ نور پاک بیشک احمد مختار کا
آیت و تفسیر سے ظاہر یہ اکثر ہوگیا

جب ہوا ظلمت سرا دہر مین اوسکا ظہور
نور ایما نسے جہان سارا منور ہوگیا

اور نبیونکی نہ کیون امت پہ ہو ہمکو شرف
لامکان پہ تکیہ زن کسکا پیغمبر ہوگیا

چومتے تھے تخت جم قوم نبی جان گر تو گیا
بوسہ گاہ جبرئیل پاک وہ در ہوگیا

گو نگہبان چشمہ آب بقا کا خضر ہے
آپکے حصہ مین جنت اور کوثر ہوگیا

راہ موسی کو ملی تھی درمیان رود نیل
احمد مرسل کا معبر بحر اخضر ہوگیا

ہی شہادت پر ترے جاری ہوان بزبان
بادہ مین کافر کے گویا صاف پتھر ہو گیا

جب ہوا فرقان نازل ہو گیا باطل نجوم
آگے نور شمس کے کم نور اختر ہو گیا

ق

ہے جو مشہور جہان آئینہ اسکندری
کر دیا خود بین اوسے جسکے برابر ہو گیا

مومنون کو کیا ضرور آئینہ اسکندر کے
نور سے آئینہ یان سینہ سراسر ہو گیا

کیون نہ پیکر اوسکا ہو سایہ کے کلفت سے بری
جسم خاکی جسکا نور حق کا مظہر ہو گیا

واہ ری تاثیر کلمہ سنتے ہی بہاگی بلا
نام تیرا واسطے شیطان کے پتھر ہو گیا

تہا عصا موسی کا حامی جب کوئی مشکل پڑے
پہل تیری تلوار کا کافر کو اژدر ہو گیا

کلک مانی وصف احمد مین کرون آئے طبیعت کیا
واسطے لوح و قلم کے یہ مقدر ہو گیا

ہو سکے تو پڑہ درود اوپر اور انکی آل پر
اور جنہین عہدہ امامت کا مقرر ہو گیا

بزمہ

ای چارہ ساز بیکس و بی یار الغیاث
مختار کارخانہ مختار الغیاث

ایک امتی ہمارہی ہے مولا کہینگے وہان
اور سب نبی پکارینگے غفار الغیاث

جب تک نہ عائین دیجئے احمد کا واسطہ
بے سود شور گریہ ہے بیکار الغیاث

چکر سے دور چرخ کے مجکو نکالئے
گردش دکھا رہے یہ پرکار الغیاث

سو مشکلین ہوئین تو اوسیوقت ٹلگئین
جب یہ کہا کہ حیدر کرار الغیاث

رحمت خدا کی جوش مین آئیگی دیکہنا
جب حشر مین کہین گے گنہگار الغیاث

اب خار زار ہند سے مولا نکالئے
دامن سے میری اولجھی ہین سو خار الغیاث

فخر مسیح طالب دیدار مرتے ہین
کیا مضطرب ہین مردم بیمار الغیاث

یہ ناتوان ہون روضہ احمد کے عشق مین
بار گران ہے سایہ دیوار الغیاث

کٹتا ہے تیغ ہجر سے رشتہ حیات کا
دشمن ہوی ہے میری یہ تلوار الغیاث

گہیرا ہی ظلمت شب ہجران نے بزم کو
اے نور صبح رحمت عضار الغیاث

## طپش

کر دلا ور زبان اپنی ثنای مصطفے
کون ہے کونین مین تیرا سوا اے مصطفے

دیکھئے رفعت کے درجے کو جناب پاک کے
سجدہ گاہ عرشیان ہے نقش پای مصطفے

اوٹھ گیا پردہ دوئی کا درمیان سے کیا عجب
ہی حجاب اللہ کو گر دیکھہ پای مصطفے

گو مگو کے بیچ مین وہان باتین عجب اسرار تہا
وہ سنے آواز حق اور حق صدای مصطفے

امت عاصی کو میری بخشدے اے رب میرے
درگہ حق مین یہی تہی التجای مصطفے

جو پہرا اونسے ہوا بیشک خدا سے منحرف
جو کہ ہے مرضی خدا کے وہ رضای مصطفے

گوش جان سے سنکے اک عالم کرے تسلیم اوسے
ہے وہ فرمان خدا جو کچھہ سنای مصطفے

حسن یوسف پر تہے شیدا گو عزیزان جہان
انس و جان و حور و غلمان ہین فدای مصطفے

نغمۂ داؤد سے یان عالم خاکی تہا محو
وہان ملک کو وجد تہا سنکر نوای مصطفے

گو سلیمان کا سدا دوش ہوا پر تخت تہا
اوڑ گیا قصر فلک سے بادپای مصطفے

اے زہی سرعت کہ طے کر آیا عرش آسمان
گرم تہا بستر ملے ویسی ہی جای مصطفے

راہ بہولونکو بتائے خضر یہ مشہور ہے
مگر یہان کفر کو رستہ دکہای مصطفے

جانتے ہین خاکسارے کیمیا گر دہر کے
ہے شہنشہ سے کہین خوشتر صدای مصطفے

جسکے وصفو نمین فرشتو نکی زبان قاصر ہے
طپش کب نطق البشر سے ہو ثنای مصطفے

## لطف

تصور روے نمکین تہا کعبہ ابروی پرخم کا
بنا تہا اشک کا ہر قطرہ قطرہ آب زمزم کا

یہ کسکے قد بالا کے الم مین جان دیتی ہین
کہ پہونچا عالم بالا تلک غل میری ماتم کا

نبی کے حکم سے کیا مال و زر ہے نقد جان دیدون
وہ قارون تہا بنا جو بندہ بیدام و درہم کا

ہر اک مضمون عالی عالم بالا سے لائی ہین
عمل ہے شاعرونکے پاس بیشک اسم اعظم کا

لئے پہرتے ہین دل یان مشتری بیعانہ کے خاطر
فزون ہے مصر سے بازار خوبی آپکا چمکا

توسل گر نہوتا اے شفیع المذنبین تیرا
گنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا

خیال کعبۂ ابروی حضرت ہی دم مردن
عیوض کوثر کے اسے حور و پلاؤ آب زمزم کا

ہوئی ہی لطف رویت عالم رویا مین حشر تک
ہوا بیدار بخت خفتہ کوکب بخت کا چمکا

## بزم

ہمنے احمد کو تو جانا ہے علی کے باعث
اور اللہ کو پہچانا نبی کے باعث

زیست کا لطف نہین اور کسی کے باعث
زندگانی ہے میری عشق نبی کے باعث

آیتین آئی ہین شاہ مدنی کے باعث
باتین خالق کی سنی ہمنے نبی کے باعث

بار پا سکتا ہے کب کوئے در احمد پر
آئے جبریل بہی پیغامبری کے باعث

جان ہوئین گیارہ اماموں کی جناب زہرا
پہول کیا کیا نہ کہلے ایک کلی کے باعث

دیکھکر شہ کو نکیرین ہٹے بالین سے
قبر مین بہی جو بچے ہم تو نبی کے باعث

اونسے بدتر نہین دنیا مین کوئی فرد بشر
دین کھوتے ہین جو دنیا طلبی کے باعث

آگے جبریل نے رستہ مین لیا ہاتہون ہاتہ
جان یوسف نے بچی تیز پری کے باعث

عیب ہوتا نہین کچہہ مانع تکمیل کمال
نقص کیا مہ مین ہی داغ جگری کے باعث

قوت بازوی فطرس ہو لطف احمد
اوڑ نہین سکتا تہا بے بال و پری کے باعث

اقتباس اسنے کیا روز ازل ثابت یہ ہے
روشنی مہر مین ہے نور نبی کے باعث

صاف کہلجاتا تہا گذرے ہین ادہر سے احمد
گلیان بس جاتی تہین خوشبوی نبی کے باعث

مرتبہ عرش کو نعلین نبی نے بخشا
بن گیا افسر افلاک اسی کے باعث

عشق ابروے پیغمبر سے ہوا دل روشن
بن گیا ماہ مہ ایک روش نبی کے باعث

واہ کیا ہاتہہ تہے کیا روز تہا اللہ اللہ
چولین ڈہیلی ہوئین خیبر کے علی کے باعث

ساغر دل ہے مئی حب علی سے لبریز
حورین ملجائینگے اس لال پری کے باعث

بزم ہم کیا اسکو بہی ہے ہجر نبی کا صدمہ
مہر مضطر ہے جو سوز جگری کے باعث

## لطف

عشق احمد نے بنایا ہی مجھے دیوانہ آج
فرض و واجب ہے ادا ے سجدۂ شکرانہ آج

ساقئ کوثر پلادے مجھکو وہ پیمانہ آج
نشہ مین جسکے لکھون اشعار کچھ مستانہ آج

گیسوے احمد کا سودائی ہے ہر فرزانہ آج
عقل کل کو کہتا ہے دیوانہ ہر دیوانہ آج

طائران قدس جل جائین عجب کیا رشک سے
شعلۂ رخسار حضرت پر ہوں مین پروانہ آج

گر رولایا چاہتے ہو مجکو تم اے واعظو
بر سر منبر کہو کچھ آپ کا افسانہ آج

ہے شراب عشق احمد سے مجھے خود رفتگی
طاق سے اوترے نہ ساقی شیشہ و پیمانہ آج

عشق حضرت نے کیا ایسا تعلق سے جدا
کل جو اپنے تھے سمجھتا ہون انہین بیگانہ آج

ساقیا پھوٹینگے سر دہلیز میخانہ سے مست
آنکھ سے اوجھل ہوا دم بھر اگر پیمانہ آج

دلمین ہے کیفیت چشم جناب مصطفے
کیا شراب عشق سے لبریز ہے پیمانہ آج

لطف گر نعت نبی مین تم نہ لکھتے یہ غزل
شاعرونکو خوش نہ آتا آپکا افسانہ آج

## طپش

شیدا ہون دل و جان سے رسول عربی کا
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

محبوب خدا صل علے صاحب لولاک
مخدوم ملک راہنما جملہ نبی کا

بیتاب ہے دل اپنا کہ کشتہ ہے نگہ کا
سیماب کو ہے حوصلہ راحت طلبی کا

تو دُر یتیم اور ترا رب ہے خریدار
کیا مجھ سے بیان ہو تری عالی نسبی کا

رخ پر ہے فدا گل تو صبا صدقے دہن کے
لالہ کو ہوا داغ ترے غنچہ لبی کا

ہین غیرت گلزار جنان نخل مدینہ
عالم مین ثمر جس کا ہے شیرین رطبی کا

گو چشمۂ دیدار سے سیراب ہوا ہون
شکوہ نہ گیا دل سے مرے تشنہ لبی کا

اک قطرہ جو ملجاے ترے بحر کرم سے
عقدہ مجھے کھلجاے ہر اک بوالعجبی کا

آجاے نظر ساری خدائی کی حقیقت
پرتو ہو عیان آنکھو مین نور قلبی کا

بزم

رحمت کی نظر کیجئے ای فخر مسیحا
عالم مین بپا نالہ ہے درمان طلبی کا

ہو کون سوا تیرے شفیع بنی آدم
جب حشر مین ہو شور شفاعت طلبی کا

دو دن کا نہین عشق کہ ہو دل سے فراموش
ای طیش ازل سے ہون فدا نام نبی کا

لکھتا ہون جو ہم شکل پیغمبر کا بیان آج
اشعار ہی خامہ سے نکلتے ہین جوان آج

ہی فکر رسا زلف کے کوچہ مین روان آج
اس شب کے سحر دیکھئے ہوتی ہی کہان آج

کل زیر فلک جنکا بڑا نام تھا مشہور
ملتا نہین اونکو گونکی قبرونکا نشان آج

اسد رجہ ہوا زار مین ہجر بتون مین
بستر کی شکن کا ہی میرے تن پہ گمان آج

مین محو ہون محبوب الٰہی کے ثنا مین
دکھلا رہی ہی جوش مری طبع روان آج

دیتا ہے سر قلم آواز تحیت
کرتا ہی میر افلاک روان کار زبان آج

ہے محفل میلاد خود آئے ہین محمد
ہم مرتبہ عرش ہوا مہد امکان آج

تو نے جو لیا وصف محمد کا بصد شوق
رتبہ ہوا کیا پیش خدا تیری زبان آج

آلینے دے بالین پہ محمد کو دم نزع
جلدی ہے یہ کیا اور ٹہر عمر روان آج

ہے غلغلہ معراج کی شبکا جو فلک پر
آراستہ رضوان نے کیا باغ جنان آج

بدلا ہے ہر اک حور نے پیراہن جنت
استادہ ادب سے ہے ہر اک سرو روان آج

فردوس کے دیوارونمین ہے آئینہ بندی
ہر برگ پہ ہوتا ہے زمرد کا گمان آج

ہر شاخ شجر جھومتے ہی وجد مین آکر
ہے بلبل فردوس جدا زمزمہ خوان آج

مدت سے جو مشتاق زیارت تھا نبی کا
کوثر ہے بڑی جوش سے ایکسمت روان آج

فرحت ہی انارونے کیا خندہ شادی
پیچھی جو بہت تھک گئی سوسن کی زبان آج

کلیان جو درختونپہ ہین سب پھول گئے ہین
ہر خوشہ پہ ہے اختر تابان کا گمان آج

ہی شور کہ آتی ہین نبی عرش برین پر
مشتاق ملاقات ہے خلاق جہان آج

صدرہ سے یہ جبریل امین دیتی ہین آواز
اللہ سے ملتے ہین شہ کون و مکان آج

کچھ راز کی باتین ہین کہ اسد رتبے کی قربت — ہی عاشق و معشوق مین فرق و گمان آج
ہون صبح شب ہجر نبی کے لئے بیچین — معلوم نہین کل ہی مرے دلکی کہان آج
ہین جمع گل باغ رسالت کے ثنا خوان — مہکا ہوا ہی خلد کے پہولونسے مکان آج
اللہ کا گہر حیدر کرار کا میلاد — دنیا مین تو بہتر نہین کعبے سے مکان آج
وصف لب شیرین پیمبر مین ہون مصروف — ای بزم مزے لوٹتی ہی میری زبان آج

## لطف

پیدا کرے وہ عشق رسالتمآب روح — جنت مین جائے جسکے سبب بیحساب روح
عشق رخ رسول مین کہوی جو مینے جان — تن سے نکلکے بنگئے بوے گلاب روح
غافل ہوی جو یاد رسالتمآب مین — ہوگی بہت خراب یہ خانہ خراب روح
راہی ہوا ہون کعبۂ مقصود کیطرف — دیکہون تن آگے جائے کہ پونہچے شتاب روح
رکہتا ہی ان گیسوی حضرت کا سلسلہ — زندان تنمین کہائی ہی کیا پیچ و تاب روح
اللہ ابتو آکے مسیحا سے کیجئے — ہوتی ہے مثل جسم فنا الجناب روح
ہون عاشق رسول نکرین چپ رہو — دے لینگے روز حشر خدا کو جواب روح
ای لطف جان کہو نہ بیہ جستجو مین ہم — آزردہ دل ہوا کرے ہمپر عتاب روح

## طپش

مظہر رسول پاک ہے خالق کے نور کا — جسکے قدم کے نقش کو رتبہ ہی طور کا
کیا اوسکے تاب حسن کی یوسف کو تاب دید — خورشید شمعدان ہی جسکے حضور کا
ہووے ضیا مین اوسکی کف پاکی جو شبیہ — الماس کا نہ رتبہ نہ درجہ بلور کا
خاکی مین کب نظیر ہو اوس بے نظیر کا — جسکا وجود پاک سراسر ہے نور کا
جو مرتبہ براق نبی کا ہے حسن مین — غلمان کا یہ رتبہ نہ درجہ ہے حور کا
ہے نور احمدی کہ ہوا باعث حیات — انسان و جن ملایک و وحش و طیور کا

پونہچا ہے تا بعرش بہلا کونسا نبی
جانا تو لامکان مین رستہ ہے دور کا

آدم سے تا مسیح ہوے جتنے ہین نبی
پیغام دیتے آئے ہین تیرے ظہور کا

گر رہ نہوتی نیل مین فیضان سے تیرے
موسی کو پہر مجال نہو تا عبور کا

قد تیرا سرو نور ہے وہ سوختہ درخت
رتبہ ہے تیرے سامنے کیا نخل طور کا

دو زوجیب احمد مرسل بہشت کو
ہوئیگا مدعا یہ فقط نفخ صور کا

وہ امتان احمد مرسل ہین بیگمان
کوثر پہ جو کہ پائین گے ساغر طہور کا

تیرہ دلونکو نور یقین سے دیا فروغ
اعجاز حقنے بخشا ہی حضرتکو طور کا

بیفکر ہو جائین نکر غم کسیکا طیش
مشکلکشا نبی ہے تیرے سب امور کا

حاجت روا خدا ہو بپاس رسول پاک
کرنا علاج ہے یہ دل ناصبور کا

بزم

آجاے دلمین جلوہ مولا کسی طرح
بنجاے رشک طور یہ سینا کسیطرح

کہلا دو اپنی صورت زیبا کسیطرح
دل مانتا نہین میرے آقا کسیطرح

جی جاے یہ مریض تمہارا کسیطرح
آؤ مدد کو رشک مسیحا کسیطرح

کرتا نہ خلق تجکو اگر واجب الوجود
ہمکو نہین تہی خلقت دنیا کسیطرح

ہوتا اگر نہ فرش در پاک کا تیرے
رفعت نہ پاتا عرش معلے کسیطرح

دیکہے جو سرو قامت موزون حضو کا
اکڑے نہ پہر بہشت مین طوبا کسیطرح

رکہتے نہ تیرے در پہ جو پیشانی نیاز
پاتے نہ اوج حضرت عیسی کسیطرح

دہوتا اگر نہ آب کرم ذات پاک کا
ہوتی نہ پاک جس سے دنیا کسیطرح

جائین ہزار بار اگر طور پر کلیم
پائین نہ تیرا رتبہ اعلے کسیطرح

ملتا اگر نہ تیرے قدم سے شرف اوسے
بنتا مکان خدا کا نہ کعبہ کسیطرح

معراج مین جو احمد و محمود سے تہے قریب
جز دو کمان نہ فرق تہا اصلا کسیطرح

تو ختم انبیا ہے تیرے بعد پھر نبیؐ — پیدا ہوا نہ اب ہے نہ ہوگا کسیطرح
مدت سے ہے نیرؔ عم کو بھی زیارت کی آرزو — بلوائے مزار پہ مولا کسیطرح

## لطفؔ

سہنیں قسمت مین جو دیدار پیمبر یارب — خاک یثرب سے ہے آنکھیں ہون منور یارب
غم یثرب مین شب و روز ہون مضطر یارب — اب تو پونچا مجھے وان پھر پیمبر یارب
ہو کے صدقے کرون جان نذر پیمبر یارب — گر مدینہ کے میسر ہو زیارت یارب
یون جو بیباک گنہ کرتا ہون اکثر یارب — جانتا ہون کہ تو بخشنے کا مقر یارب
گو بظاہر ہون ہر اک بندہ سی کمتر یارب — دلمین یہ ہے مگر عشق پیمبر یارب
ہر مژہ شکر بصارت مین زبان ہنجائے — شہ یثرب کی جو ہو دید میسر یارب
فرط رنج غم محبوب خدا سے دن رات — لب پہ یا ہو ہے کبھی گاہ زبان پر یارب
شوق دلکو یہ اثر بخش کہ یثرب جا کر — ہند کو آؤن عرب سے نہیں پھر کر یارب
مین ہون روضہ اطہر کے زیارت مین شہید — دفن ہون مین بھی شہیدون کی برابر یارب
عالم ہستی سے جب لونمین رہ ملک عدم — یا محمد میرے دلمین ہو زبان پر یارب
گور سے نکلون محمد ہے محمد کہتا — ہون نہ مایوس قیامت مین نہ مضطر یارب
در محبوب کی جاروبکشی لطفؔ کو بخش — اب نہ دنیا مین پھرا تو اسے در در یارب

## طپشؔ

کون ہے صلی علی تم سا حبیب کبریا — پیشوائے اولیا و رہنمائے اتقیا
ہادی عالم شفیع حق شفیع المذنبین — رحمۃ للعالمین ہو اور امام الانبیا
مخزن علم لدنی منبع جود و سخا — شافع روز جزا محبوب خاص کبریا
قبل تیرے جز خدا کوئی نہ تھا موجود یان — ذات سے تیری ہوا پیدا وجود ماسوا
باعث ایجاد عالم ہادی راہ ہدا — حامی آزادگان منزل نمای اولیا

واہ کیا پاکیزہ خلقت ظاہر و باطن میں ہے
روح و زر اولین و جسم ختم الانبیا

نام مین محمود ہو مقبول ہو محبوب ہو
طٰہٰ اور یٰسین ہو اور نور پاک کبریا

ہادی و ناصر ہو تم ای مظہر انوار حق
داعی و قاسم بشیر ہو حبیب اصفیا

جب چلے دنیا سے تم معراجکو سوی فلک
عرش سے تا فرش کہتے تھے ملایک مرحبا

آگ گلشن ہوگئی تھی گو خلیل اللہ پر
کرۂ آتش ترے پرتو سے پانی ہوگیا

انس و جان کا ہوگیا رہبر سلیمان گر تو گیا
تجھکو خالق نے کیا ہی انبیا کا پیشوا

تیرے رنجور و نکی عیسے سے نہین کچھ التجا
بہر جسم جان ہوی ہے جب تیری حب الشفا

طور کو سرمہ ہوا یان چشم انسانکے لئے
خاک پا تیری ہوی چشم ملک کا توتیا

تھا سلیمان بازبان و بیزبان پر حکمران
دو نو عالم کا شہنشہ تجکو خالق نے کیا

کیا لکھے توصیف تیری طیش نہ ولیدہ بیان
ہین فرشتہ گنگ و رقاصر زبان اولیا

## بزم

عاشق ہون عطر عفو دماغ گناہ کا
سونگھون جو مشک گیسوی لام اللہ کا

ممدوح ہے وہ گل چمن ماسواہ کا
ماہتا نہ جھکا خسروی زرین کلاہ کا

رتبہ اگر گدا کو وہ دے عز و جاہ کا
کچکول فقر تاج سبنے بادشاہ کا

دیندار ونکو ہے شوق مدینہ کے راہ کا
ہر نقش پا کو مرتبہ ہے سجدہ گاہ کا

کلمہ کے اونگلی کو جو اوٹھائی تو اسطرح
سمجھین الف ملائکہ لفظ اللہ کا

اندھیر دیر و کعبہ مین ظلمت دلونمین ہے
جلوہ ہو تیرا چراغ کا کس خانقاہ کا

لے بتکدہ سے کعبہ وحدت کا راستہ
اندھا نہین ہین تونکو سجھہ میل راہ کا

دو نو جہان سایل اسی آستانکے ہین
جاے کہان فقیر ترے بارگاہ کا

میٹھا ہو منہ جو چاہیے شہد عفو سے
نعم البدل ہو تلخی زہر گناہ کا

تو ایک ہی شریک نہین ہے کوی تیرا
محتاج یہ سخن نہین ہرگز گواہ کا

لونگا نبی سے حشر کے دن نقد مغفرت
توبہ کے سر سے خون میرے ہر گناہ کا

لیتے ہین نام صل علے کہکے سب میرا
ہون امتی جناب رسالت پناہ کا

ای چرخ زایران مدینہ سے بل نکر
سولی پہ کھیچدے نہ کوی خار راہ کا

نام محمد عربی سے فروغ ہے
سکہ یہی ہے سیم و زر مہر و ماہ کا

کلمہ سے جسکے زہرۂ نار آب ہے
ضامن وہ نور ہے میرے عفو گناہ کا

شاہ رسل شہنشہ کل ہادی سبل
رتبہ ہے جسکے پیرونکو خضر راہ کا

نور خدا ہے پاک علی و رسول ہین
مطلع ہے یہ قصیدہ نور الہ کا

زوج جناب فاطمہ داماد مصطفے
ممدوح انبیاے فلک بارگاہ کا

دولہ بنا دے دشت نجف کا اگر غبار
سہرہ ہمارے سر پہ ہے خاشاک راہ کا

پر نور سجدۂ در حیدر کا ہے نشان
خورشید ایک ذرہ ہے داغ جباہ کا

بارہ امام نور خدا حجت خدا
ہر ایک جانشین ہے رسالت پناہ کا

دل سے یہی دعا ہے کہ جلدی ظہور ہو
صاحب زمان و مہدی دین الہ کا

سنکر غزل یہ منقبت و نعت و حمد کے
ای بزم شور بزم مین ہے واہ واہ کا

## میان مصحفی

خداوندا نہین مشتاق مین سرو و صنوبر کا
بروز حشر میرے سر پہ ہو سایہ پیمبر کا

گیا ہون جان سے تو بھی پھڑک اک مجھمین باقی ہے
خدا جانی کہ مین مذبوح ہون کس دست و خنجر کا

پڑا رہتا ہی اکثر راہ مین دامن درازونکے
ہر مشتاق ہی کیا جانی کن پاؤنکے ٹھوکر کا

جواب نامہ تو معلوم اوسکے پاس سے آیا
کوئی پر اوڑتے اوڑتے شاید آپہنچے کبوتر کا

غرض ہر وقت رونے سے رہی ہم دلکے ماتم مین
نہ سوکھا ایکدم رومال اپنے دیدۂ تر کا

میری آنکھون سے گر پڑتے ہین آنسو عین محفل مین
چھلکنا جبکہ ساقی مجکو یاد آتا ہے ساغر کا

گئی دن مصحفی ہمسایہ تک سکھ نیند سوتے تھے
کیا نالون نے تیرے کیا ہنگامہ محشر کا

## مرزا رفیع السودا

ہوا جب کفر ثابت ہی وہ تمغای مسلمانے
نہ لوٹی شیخ سے تسبیح زنار سلیمانے

ہنر پیدا کر اول ترک کیجیو تب لباس اپنا
نہو جون تیغ بے جوہر وگرنہ ننگ عریانی

فراہم زر کا کرنا باعث اندوہ دل ہووے
نہین کچھہ جمع سے غنچہ کو حاصل جز پریشانی

نہو شاعد لب کرین عالی طبیعت اہل دولت کے
نہ چہاڑی آستین کہکشان شاہونکی پیشانے

عروج دست ہمت کو نہین ہے قد بیش و کم
سدا خورشید کی جگ پہ مساوی ہے زر افشانے

کرہی ہی کلفت ایام ضایع قدر مردونکی
ہوئی جب تیغ زنگ الودہ کب جاتی ہی پہچانے

اکیلا ہوکے رہ دنیا مین گر چاہی بہت جینا
ہوئی ہی فیض تنہائی سے عمر خضر طولانی

اذیت وصل مین دونی جدائی سے ہی عاشق کو
بہت رہتا ہی نالان فصل گل مین مرغ بستانی

ہو قربان ارباب ہنر کو بے لباسی مین
کہ ہو جو تیغ با جوہر اوسے عزت ہی عریانی

برنگ کوہ رہ خاموش حرف ناسزا سنکر
کہ تا بدگو صدائے غیب سے کھینچے پشیمانی

یہ روشن ہی برنگ شمع ربط باد و آتش سے
موافق گر نہوئی دوست ہی وہ دشمن جانی

نہین غیر از ہوا کوئی ترقی بخش آتش کا
نفس جبتک ہے داغ دلسے فرصت کیونکر پاوے

کرے ہی دہر زینت ظالمون پر تیرہ روزیکو
کہ زیب ترک چشم یار ہی سرمہ صفاہانے

طلوع مہر ہو پامال حسرت آسمان اوپر
لکھونگا پھر غزل گر اس زمین مین مطلع ثانے

## مطلع ثانے

عجب نادان ہین ہی جنکو عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پلمین سونپی ہی مگس رانے

نہین معلوم اون نے خاک مین کیا کیا ملا دیکہا
کہ چشم نقش پا سے تا عدم نکلے نہ حیرانے

ہماری آہ دل تیرا نہ ٹرپا دی تو یا قسمت
وگرنہ دیکھہ آئینہ کو پتہر ہوگئے پانے

تیرے زلفون نے اپنی روسیاہی کہہ نہین سکتا
کہ ہی جمعیت خاطر مجھے اونکی پریشانے

زمانے مین نہین کہلتا ہی کار بستہ حیران ہون
گرہ غنچہ کے کھولی ہی صبا کیونکر آسانے

جنونکے ہاتھ سے سر تا قدم کاہیدہ اتنا ہون
[illegible] بلین رسم دوستی اندوہ روزی نے
سیہ بختی سے اسی سودا نہین طول امل لازم
سمجھ اسی نا قباحت فہم کو یہہ بیان ہو گا
خدا کیواسطے باز آ تو اب ملنے سے خوبان کے
نظر کرنے سے حاصل اونکے چشم و زلف کے اوپر
نکال اس کفر کو دلسے کہ اب یہ وقت آیا ہے
نہی دین محمد پیروین اوسکے جو ہو وین
ملک سجدہ نکرتے آدم خاکی کو گر اوسکے
نہی کے آدم و حوا کے خلقت سے کیا پیدا
خیال خلق اوسکا گر شفیع کافران ہووے
سبا پیر اوسکے گذرے حرف جسجاگہ شفاعت کا
رکھا جب سے قدم مسند پر اوسنے ہی شریعت کا
اگر انقصا پر خس کے شرر کا نک ارادہ ہو
موافق گر نہ کرتا عدل اوسکا آب و آتش کو
یہ کیا انصاف ہی یارو کہ طیر و وحش تک جگہین
پلے ہی آشیانمین باز کے بچہ کبوتر کا
ہما آسا ہے پروانہ اوج سعادت پر
کھلے ہین غنچہ گل باغمین خاطر سے بلبل کے
جہان انصاف سے ہر گاہ اب معمور ہے اتنا
ہزار افسوس ایدل ہم نہتے اوسوقت دنیا مین

اگر اعضا دیدہ زنجیر کے کرتے ہین فرگانے
مگر زانو سے اب باقی رہا ہی ربط پیشانے
نمط خامہ کی سر گردانگی ایسے زباندانے
ادای چین پیشانی و لطف زلف طولانے
نہین ہے فائدہ اونسے تجہے غیر از پشیمانے
مگر بیمار ہووے صعب ورنہ کیسے پریشانے
برہمن کو صنم کرتا ہے تکلیف مسلمانے
رہے خاک قدم سے اوسکے چشم عرش نورانے
امانتدار نور احمدی سے ہوتے نہ پیشانے
مراد الفاظ سے معنی مین تا آیات قرآنے
رکھین بخشش کے سر منت یہود و گبر و نصرانے
کرے وان نازامرزش پہ ہر اک فاسق و زانے
کرے ہی سوچ بحر معدلت تب سے یہ طغیانے
کرے کو آگ کے دو ہین کرے سے غرق انکو پانے
تو کوہی سنگ سے بندتی نہین تہی مشکل آسانے
اس امن عیش سے اپنی بسر اوقات لیجانے
شبان نے گرگ کو گلہ کی سونپی ہی نگہبانے
کرے ہے مور جیہ چیہ بکر در شہیر سلیمانے
جواب اوراق جمعیت کو ہوتی ہی پریشانے
تو اسکے آگے ہو کی عدلکی کیا کچھ فراوانے
وگرنہ کرتے یہ آنکھین جمال اوسکے سے نورانے

نہو نیسے جدا سایہ کے اوس قامتکے پیدا ہے — قیامت ہووےگا دیکھ پڑے وہ محبوب سبحانے
جسے صورت و سیرت یہ کرامت حقنے کی ہووے — بجا ہے کہئے ایسے کو اگر اب یوسف ثانے
معاذ اللہ یہ کیا ہی حرف بیموقع ہوا سرزد — جو اوسکو پہر کہو ان یوسف تو ہونگے مردود مسلمانے
کہ پہر اب فہم ناقص لیگیا مجکو نہ یہ سمجھا — کہ وہ مہر الوہیت ہے یہ ہے ماہ کنعانے
جو صورت اوسکی ہی لاریب وہ ہے صورت ایزد — جو معنی اوسمین بیشک ہین وہی ہین معنی ربانے
حدیث من رانی دال ہی اس گفتگو اوپر — کہ دیکھا جسنے اوسکو اونسے دیکھی شکل یزدانے
غرض شکل ہمین ہوتی کہ پیدا کرے ایسے کو — خدا گر یہ نفرماتا نہین کوئی میرا ثانے
پس آگے مت چل ای سودا مین کیا فہم تیرے گوئے — کر استغفار اس موںہہ سے اب ایسے کی ثنا خوانے

## مرزا رفیع السودا

دلا دریای رحمت قطرہ ہی آب محمدؐ کا — جو چاہے پاک تو پیرو ہو اصحاب محمدؐ کا
محمد علم کا گہر ہے علی اوسکا ہی دروازہ — غلام اوسکا ہو تو جو کلب ہو باب محمدؐ کا
قدر عنا جب اپنا خم کیا پہر نماز اونسے — ہوا اوسوقت ساجد کعبہ محراب محمدؐ کا
زمین و آسمان کیونکر نہ روشن ہو نظر سے اوسکے — کہ ہے اک پرتو خورشید مہتاب محمدؐ کا
کہا پیر خرد نے موجب خم پشت گردون کا — یہ بختی بارکش رہتا ہے اسباب محمد کا
ادا کسکی زبانسے ہو سکے شکر اوسکی نعمت کا — دو عالم ریزہ چین حقنے کیا قاب محمد کا
ہوا ہے کیا کچہہ اہلبیت پر سودا نہ دم مارا — خدا بن کون ہے آگاہ اداب محمد کا

## حاجی حکیم سید محمد سجاد موہانی بزبان عربی و فارسی و اردو وبہاکا

من و ہند تباہی و دربدرے لِفِرَاقِكَ يَا خَيْرَ الْبَشَر
کس سے ہو امید چارہ گری تمہین نہ لیو جب سدہ ہمری
خواہم کہ بسازم صبر مگر لَا تُمْهِلُنِي الْقَلْبُ الْمُضْطَر

وقت زیارت روضۂ مطہرہ

رکتی نہین بارش دیدۂ تر موری نین جھیو ساون بدرے
بسیم بچہان فیض تیرا اوصافُ جمالِكَ لا تُحصے
خورشید و قمر مین یون ہے ضیا جیسے موری ہیا پچ شدہ تھرے
سو دہی ند ہے بے تابی مالاتِ ترحمنا لا ترحمنا
آئے جو مدینہ مین بہی تو کیا کوئی بات نہین پوچہت ھمری
از جرم و گناہ گیران بارم ما فیہ سبیلی لا اعلم
کس طرح کٹیگی راہ عدم ہے بات کٹھن ہمارے کٹھرے
یکبار بخوانم باز بیا ار سے نے وجھك فی الرؤیا
سرشار رہون تا روز جزا دیکہون جو انکہیان مدہ کی بہرے
دل سوخت جگر ہم چاک شدہ قد احرقنی نار الفرقۃ
مخفے نہین میرا حال تباہ موری او پر منہ مین جو گجرے
یک جان من و صد رنج و بلا لا تنظر حالی وا اسفا
ملتا نہین دم بہر چین ذرا یہ کیسو سنکٹ ان پڑے
حافظ بفراق شو غمناک لا تنساہ لا ینساك
بہولی نہ کسیکو شہ لولاک مین کیسے کہون مورے سدہ سبرے

## مولود مسعود نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من رضوان

حمد خالق کو کرتو ورد زبان
جسنے پیدا کیا ہے کون و مکان
وحدہٗ لاشریک لہٗ وہ ہے
حمد کے مجہہ مین کب ہے تاب و توان
ماعرفناک قول احمد ہے
اشہب خامہ کی تو پہیر عنان
نور احمد کے اب ظہور کو لکھ
بخشے جاوینگے تیرے سب عصیان

ہے جناب امیر سے یہہ بیان
جب یہہ معبود کو ہوا منظور
تب ہوا یہہ ملائکہ کو خطاب
ہوئے اسکا ظہور بس او سدم
ہوئےگا وہ شفیع روز قیام
اوس سے بڑہ کر نہین کوی ذیجاہ
عرض کی تب ملائکہ نے بہم
حکم سے تیرے سرکشی کب ہے
حکم تب جبرئیل کو یہہ ہوا
جس جگہ اب ضریح اقدس ہے
ہے مقدر ہین اسطرح تحریر
حشر مین وہ وہین سے اوٹہے گا
غیر جا کر کسیکو بعد فنا
ہین مقرر فرشتہ نقال
یہان سے فورًا نکال کر اوسکو
آئے اوس جا جہان ہے اب روضہ
تہی زمین پاک و طیب و طاہر
لے گئے خاک کو بروے سما
جتنی نہرین جنانکے اندر ہین
کر لیے تہے سب ملائکہ تعظیم
جب ہوے خلق حضرت آدم

اور روایات صادقہ سے عیان
ہوئین پیدا رسول کون و مکان
جو ارادہ ہین میرے ہے پنہان
خلق ہوا شرف زمین و زمان
اوسکے باعث سے ہون جحیم و جنان
شرف و منزلت کا ہے شایان
تیرا فرمان ہے واجب الاذعان
بندگی کے سوا نہین امکان
قبضۂ خاک پاک لاؤ یہان
پاک ہے خاک وہانکے مثل جنان
جو نبی جس سے اوسمین ہو پنہان
خاک مین اپنی جو ہوا ہے نہان
گاڑ دے ظلم سے کوئے نادان
ہے یہی جستجو اونہین ہر آن
خاک جس جا کی ہے رکہینگی وہان
لے لیکو خاک خورم و خندان
معصیت ہونے پای تہی نہ وہان
پہر بحکم خدائے کون و مکان
اون مین غوطہ دیا ہوے تابان
اور خوش خوش سے تہے طرفہ گویان
پشت سے اوسکے ہون صد انبیا

جس طرح جانور کرے نغمہ
عرض کے حق سے تب یہ آدم نے
تب یہ خالق نے اوسنے فرمایا
دوست اوسکے بہشت پائین گے
نور احمد بجبہ آدم
شب یلدا مین تہا وہ نور مبین
ہے روایت علیؑ عالی سے
خلق عالم سے پہلے لاکہون سال
حق تعالے نے دیکہ کر اوسکو
تو ہے مقبول ایزد داور
جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست
بعد ازان مرتفع ہوا وہ نور
اوس سے پیدا ہوی ہین بارہ حجاب
داخل اوس مین ہوا جو نور نبی
دوسرے پہر حجاب عزت مین
اس طریقہ سے پڑہتا تہا تسبیح
تیسرے تہا حجاب ہیبت مین
چوتہے تہا وہ حجاب منت مین
پانچوین حجاب جبروتی
ششمین وہ حجاب رحمت تہا
ساتوین پردہ کا نبوت نام

اور تسبیح ایزد منان
ہے یہ کیسی سعد امیر سے یزدان
ہے یہ تسبیح سرور دو جہان
ہونگے خصم اوسکے داخل نیران
مثل خورشید نکو تہا تابان
صفت ماہ چہاردہ رخشان
نور احمد تہا نور رب جہان
نور احمد رہا ہے سبحہ خوان
لطف سے یہ کہا کہ جان جہان
ہین طفیلی تیرے زمین و زمان
تیرا دشمن ہے دشمن یزدان
جس سے دونو جہان ہوے رخشان
اولین ہے حجاب کا یہہ بیان
قدرت حق سے تہا وہ سبحہ خوان
رہا بارہ ہزار سال نہان
تو ہے سبحان و ایزد منان
حمد غفار اوسکے ورد زبان
صرف تحمید ایزد سبحان
جس مین سبحان ربنا تہا بیان
جس مین حمد خدا تہے ورد زبان
وہان تہا اوساعت [illegible]

آٹھوان پردہ تہا کرامت کا
منزلت نام تہا حجاب نوان
تہا حجاب دہم کا رفعت نام
گیارہوین پردہ کا سعادت نام
بارہوان پردہ تہا شفاعت نام
بعد ازان نور احمدی سے ہوا
عزت و صبر اور خشوع و رضا
حکم خالق نے نور سے یہہ کہا
کرکے غوطہ وہ نور جب نکلا
تو ہے سردار انبیا و رسل
تو شفیع امم ہے روز جزا
سر جو سجدے سے نور کا اوٹہا
یک صد و بست اور چہار ہزار
ہے ہر اک قطرے سے ظہور نبی
جملہ وہ نور طوف کرتے تہے
نور احمد معہ تمامے نور
پہر ہوا یہہ خطاب یزدانی
عرض کی نور نے تو خالق ہے
تب ہوا حکم ایزد بیچون
تیرے امت ہے افضل الامت
تاکہ وہ ہووین یاد سے مردم

جسمین تہا سب بیان عظمت و شان
اوسمین تہا عظمت و کرم کا نشان
اوسمین تہا حق کے منزلت کا بیان
جس مین تسبیح خالق دیان
حمد خالق مین تہا وہ شغل کنان
بیس دریا سے نور کا جز بان
ہے تواضع وقار و غیر ازان
بیسو دریا مین ہو تو غوطہ زنان
تب ہوا حکم خالق سبحان
تو ہے ختم الرسل امام زمان
تب ہوا نور پاک سجدہ کنان
قدرت حق سے تہا وہ قطرہ فشان
قطرے اوس نور سے ہوے افشان
ہے یہی جملہ راویونکا بیان
گرد نور محمدے میران
حمد معبود مین تہا سبحہ خوان
کون مین تو ہے کون کردے بیان
مین ہون مخلوق عاجز و نادان
تو ہے محبوب مدح کا شایان
تہے عدم مین کیا ہی اوسکو عیان
دور اوسنے ہو ذلت و خذلان

جوہر اک نور سے ہوا پیدا　　اوسکے دو حصّے کر دیے یکسان
ایک حصّے کو چشم ہیبت سے　　جب ہوا خالق جہان نگران
آب شیرین و خوش گوار بنا　　جس سے ہے زندگی ہر حیوان
دوسرے حصّے پر جو آکے پڑے　　منظر مہر ایزد سبحان
اوس سے عرش برین ہوا پیدا　　اور ہوا آب پر قرار کنان
عرش کے نور سے ہوی کرسی　　ہو گئے اوسکی ضو سے لوح عیان
اور ہوا لوح سے قلم پیدا　　ہو گیا جملہ لکھنے کا سامان
حکم خالق ہوا قلم سے کہ لکھ　　سن کے یہ حکم مثل مدہوشان
سر اکرے ختم بارہ ہزار برس　　ہوش آیا قلم کو پھر جب آن
عرض کی تب کہ کیا لکھون یا رب　　حکم آیا کہ لکھہ نہو حیران
اولین لا الہ الا اللہ　　پھر محمد رسول رب جہان
جب محمد کا نام اوسنے سنا　　دیر تک سجدہ مین رہا گریان
سر اوٹھا کر قلم نے عرض کیا　　کون احمد ہے ایزد منان
نام سے تیرے اوسکا نام قرین　　کیون ہوا اس سبب سے ہون حیران
تب ہوا حکم خالق دو جہان　　ہے یہی باعث زمین و زمان
شق ہوا تب قلم باسم نبی　　اور رہا اسطرح جیسے عذب لسان
السلام علیک یا احمد　　اس سبب سے ہوا سلام سنان
اور جواب سلام ہے واجب　　ختم ہے نور احمدی کا بیان
اب خدا کے جناب عالے مین　　عرض کر صدق دل سے اے رضوان
گو گنہ ہین میرے صغیر و کبیر　　تیرے رحمت کا بھی نہین پایان
مجھکو اور میرے والدین کو بخش　　سوے رحمت ہے چشم دل نگران

یا الٰہی بحق پیغمبر
از پئے بضعۂ رسول خدا
جملہ حاجات دینی و دنیا
تو عطا بخش ہے مین سایل ہون
تجھہ سوا کون ہے میرا مالک
ہے دعا تجھہ سے اے غفور رحیم
دوستان علے کو خلد ملے

بطفیلے و لے شیر مردان
و زپئے سیدا شباب جنان
کر روا میرے ایزد منان
تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان
حال اپنا کرون مین کس سے بیان
جب کہ تقسیم ہو جحیم و جنان
دشمنون کے لئے رہے نیران

## مولود مسعود دلنشین کی ادریکہ قاب قوسین اوادنے جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ الاف التحیۃ والثنا

کر دیا لشکر خزان نے فرار
کثرت لالہ و ریاحین سے
نامیہ کے اثر سے دور نہین
کبک و طاؤس فرط عشرت سے
قمریون کے صداے کو کو سے
سر فگندہ ہین جملہ پیش کریم
بلبلون کے ہے شاخ گل پہ صدا
ہین فلک پر ملک خوش خورم
کہتے ہین یہہ خوشی سے سب باہم
چاہئے اس مین جن و انسان کو

دیکھہ کر آمد نشان بہار
رشک جنت ہی دامن کوہسار
ہو اگر سبز عنکبوتے تار
رقص کرتے ہین بر سر کوہسار
وجد مین جہومتے ہین سب اشجار
مثل ساجد درخت میوہ دار
وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار
حورین باغ جنان مین باغ و بہار
ہے یہہ میلاد احمد مختار
در و یاقوت لائین بہر نثار

راویون نے کیا ہے یون تحریر
گذرا جب قدرت الٰہی مین
تب کہا نور پاک احمد کو
صلب آدم مین جب وہ نور آیا
علم آدم کو جب ہوا اس سے
میرے پیشانے اسے میرے خالق
جبکہ روشن ہوے جبین مبین
دیکھون اس نور پاک کو مین بھی
ہوئی مقبول حق دعا اون کی
سر سبابہ ایا نور نبی
اوس کے پہلو مین نور زہرا تہا
نور شپیر سے بھرا ابہام
بطن حوا مین جب کہ شیث آئے
اون کی پیشانے مین گیا وہ نور
صلب اطہار مین وہ نور یونہین
جب کہ نوبت ہوی بعبد مناف
اون کا ہاشم ہوا اس سے نام
میہمانے کا تھا نہایت ذوق
حکم تہا بہر دعوت حجاج
تھے رشید و بلند قد و شجاع
چونکہ نور محمدے کا ظہور

گوش دل سے سنین صغار و کبار
نور احمد کا ہوی اب اظہار
صلب مین بوالبشر کے استقرار
سب ملک آئے از پئے دیدار
عرض کی حق سے ایمیرے غفار
کر دے نور نبی سے پر انوار
التجا کی کہ اے میرے دادار
تا کہ حاصل ہو میرے دلکو قرار
اس طرح راز کا ہوا اظہار
اور وسطی مین حیدر کرار
نور شپیر سے کو چلین گلنار
لکھتے ہین راویان صدق آثار
اور تولد ہوے بعز و وقار
دیکھ کر خوش ہوئے صغار و کبار
منتقل تہا بقدرت دادار
اور اون سے بہ ہاشم جرار
تھی صبیح و ملیح و خوش گفتار
جمع ہوتے تھے ساکنان دیار
دنبہ اور اونٹ ذبح ہون بسیار
مثل اونکے نہ تھا کوی جرار
تھا جبین مبین سے اس اظہار

تھے ملوک اور قریش سب خواہان
تاکہ وصلت سے ہوئیں برخوردار

قیصر روم اور نجاشی نے
وصلت دخت مین کئے اصرار

نہوا یہ قبول ہاشم کو
جو کہ خالق سے تہا اونہین اقرار

شرک و کفر و نفاق مانع تہا
اسی باعث سے تہا اونہین انکار

قوم مین اپنے کین کئی شادی
تاکہ ہووین پسر سے برخوردار

ہوئے اولاد گو کہ کثرت سے
پر نہ اوس نور کا ہوا اظہار

ایک شب کو جناب ہاشم پاک
خانۂ کعبہ مین در آئے زار

پوشش خانہ خدا سے لپٹ
عرض یون کے بدرگہ ستار

میرے مالک میرے کریم و رحیم
مجھپہ فضل و کرم کے ہون انظار

نور احمد کو کسکو سونپون مین
کھولدے مجھپہ پردۂ اسرار

خواب مین حق سے تب یہ حکم ہوا
جا تو فورًا سوے مدینہ دیار

ہے وہان ایک صاحب عزت
عمر مخزومی بنے نجار

سلمے نام اوس کی دختر ہے
حسن مین ہے وہ شہرۂ امصار

ہاشم برگزیدۂ داور
خواب سے جس گھڑی ہوی بیدار

مجتمع کرکے سب عزیزونکو
کردیا حال خواب کا اظہار

زود تر پھر سوی مدینہ چلے
لے کے ہمراہ اپنے خویش و تبار

بھر انجام رسم عقد اخی
ساتھ تھے مطلب نکو کردار

جب ہوا داخلہ مدینہ مین
اور ہوا عقد حسب دار و مدار

مطلب پھر گئے رہے ہاشم
دو مہینے وہان بعیش ہزار

جب ہوا نور جانب سلمے
منتقل حسب مرضی غفار

ہوا ہاشم کو ناگہان درپیش
سفر ملک شام و مصر دیار

وقت جانے کے یہ وصیت کی — سلمی سے بولی کا ہی خجستہ شعار
جب کہ فرزند ہو تیرے پیدا — غیرت بدر و رشک مہر نہار
رکہنا قوم یہود سے محفوظ — تا نہ پونہچائین اوس کو وہ آزار
شیبۃ الحمد اوسکا رکہنا نام — سو پنہو مطلب کو آخر کار
اس وصیت کو کرکے شام گئے — وہان پونہچ کر بہت ہوے بیمار
اس جہان کو وہان وداع کیا — اور روانہ ہوے بدار قرار
شیبۃ الحمد جب ہوے پیدا — بہر دیا نور رخ سے مانکا کنار
جب ہوے ہفت سال کے وہ جناب — جاتا تہا سوے مکہ ناقہ سوار
اوس سے پوچہا کہ ہے کہان کا قصد — دست بستہ یہ اوسنے کی گفتار
جانب مکہ عزم ہے میرا — جو ہو مطلب وہ کیجے اظہار
شیبۃ الحمد نے پیام دیا — مطلب ہین جو سید اخیار
اون سے کہدیجیو یہ بعد سلام — شیبۃ الحمد ہے تیرا دلدار
عرض کرتا ہے تم سے یا حضرت — آپ ہین مجہہ سے کس لئے بیزار
جز تمہارے ہے میرا کون کفیل — آپ ہین میرے مالک و مختار
پوچہا اعرابی جب کہ مکہ مین — کیا پیغام سارا گوش گذار
مطلب نے جو ہین سنا یہ پیام — اونٹ پر اپنے تب ہوی وہ سوار
آئے یثرب مین وہ تن تنہا — شیبۃ الحمد سے ہوے وہ دوچار
ایک کوچہ مین ساتہ لڑکو نکے — تہے وہ بازی مین باگروہ صغار
مطلب نے شناخت کرکے وہین — ساتہ اپنے کیا شتاب سوار
ہے یہ تحریر راویان کہ ہوا — وقت مغرب بذی الخلیفہ گذار
وہان اوتر کر شتر کو آب دیا — پہر ہوے اونٹ پر شتاب سوار

نصف شب راہ مین گئے جو گذر
آئے کانون مین وہان صدا ایکبار

جس طرح فوج ہو تعاقب مین
آرہے ہین پیادہ و اسوار

مطلب نے کہا کہ اے فرزند
ہے بلائے عظیم سخت گذار

شیبۃ الحمد نے کہا اے عم
ہان میرے آتی ہے بوئے خویش و تبار

باگ کو آپ پہیرئے جلدے
اور یہ میرا یہہ بہانسے کیجے گذار

مطلب نے کہا کہ اے فرزند
نزد خالق ہے تیرا عز و وقار

ہر بلا تجہ سے دور ہووی گے
وہ ہے حافظ ہے اور وہی ستار

سامعین اسکو گوش دلسے سنو
معجزات نبی کا ہے اظہار

اس طرح ہے لکہا کتابو نمین
جو تعاقب مین اے تہے اسوار

تہے مدینہ مین کچہ یہود مقیم
کاہن اور تہے کتب سہی واقف کار

وحیۂ نام اک یہود سے تہا
بیٹا تہا اوس کا لاطیہ مکار

ایک دن کوچۂ مدینہ مین
کہیلتے تہے وہ شیبہ جرار

لاطیہ سے ہوئے نزاع و جنگ
استخوانسے کیا سر اوسکا فگار

اسطرح کا لگایا کارے زخم
لاطیہ جس سے ہوگیا بے کار

اور کہا اے یہود آئے اجل
ہون گے برباد سب تمہاری دیار

بیٹے نے باپ سے یہ حال کہا
سوتے فتنہ کو کر دیا بیدار

وقت فرصت کے ڈہونڈہتے تہی یہود
تا کہ پہنچائین شیبہ کو آزار

گوش زد جب یہود کے یہہ ہوا
ساتہہ مین مطلب کے وہ دیندار

دوسرا شخص کوئی ساتہہ نہین
وقت فرصت کو کر کے دلمین شمار

شتر اسوار لاطیہ لایا
تا وہ شیبہ سے راہ مین ہو دوچار

پس تعاقب مین گہوڑے دوڑائے
اور پہنچے قریب وہ کفار

تب یہ شیبہ نے مطلب سے کہا
شیبۃ الحمد اونٹ سے اوترے
عرض کی یہ جناب باری مین
دے امان ہمکو کید اعدا سے
نہ دعا ختم ہونے پائے تھے
جنپہ چڑھ کر سوار آئے تھے
تب کہا لاطبہ نے شیبہ سے
تیرے مادر سے اور ہم سب سے
اوسکے خاطر سے ہم یہان آئے
اپنی مان پاس تم چلو اسدم
تب کہا مطلب نے قوم یہود
قتل پر اوس کے ہوکے امادہ
قدرت قادر توانا سے
تب کہا لاطبہ نے یارون سے
راہوارون کو چھوڑکر سیدل
حملہ اور ہوے تمام یہود
جلد اپنے کمان سے جوڑا تیر
دوسرا تیر جوڑکر مارا
چاہتے تھے کرین فرار یہود
بھاگنا تمکو نا مناسب ہے
لاطبہ آکے مطلب کے پاس
کہو اب آپ جلد دیجئے اوتار
سر رکھا زمین پر ایک بار
اے خداوند قادر و قہار
جز ترے کون ہے معاون یار
ہوے ظاہر اجانب آثار
نر ہے اون مین طاقت رفتار
تجھہ سے روشن ہوا جوار و دیار
لطف وہ ہے نہین ہے جسکا شمار
ورنہ یہان تھا ہمارا کون سا کار
اوسکے دل سے گیا ہے صبر و قرار
تھا تمہارے دلونمین رنج و غبار
آئے ہو کھینچ کر تلوار
اسپ تم سب کے ہوگئے بیکار
سحر کرتا ہے ہمپہ یہ ہر بار
تبر و تیر سے کرو بیکار
مطلب بھی اودھر ہوی ہشیار
لاطبہ کا ہوا غلام شکار
پونہچا دوزخ مین دوسرا مکار
لاطبہ نے کہا پکار پکار
وہ اکیلا ہے اور تم ہو ہزار
عرض کرنے لگا کہ ای سردار

شبیہ احمد کو مجھے دیجئے　　اون کو پونہچاون اونکے پاس کنار
تب چچا سے کہا یہ شیبہ نے　　جو نشہ کہتا ہے یہ جفا کردار
مطلب نے کہا کہ او مردود　　دور ہو یہان سے تو اسے بدکار
لائے ہے اس جگہ اجل تیری　　تیرے سر پر ہے تیری موت سوار
اون سبہون مین تہا اک جمیع یہود　　لاطبہ کا لعین تہا قرضدار
لاطبہ نے تب اوس سے کی تقریر　　مطلب سے تو جا کے کر پیکار
جس قدر بار قرضہ ہے تجہہ پر　　سب ادا ہے وہ درہم و دینار
ہوا امادہ وہ یہود شریر　　سر سے اوترا جو اوسکے قرض کا بار
حملہ اور ہوا جمیع لعین　　مطلب نے بہی کی علم تلوار
ایک ضربت مین دو ہوا مردود　　اور پونہچا میان دار بوار
دوسرا جو شجاع تہا اونمین　　مطلب سے ہوا وہ آکے دوچار
مطلب تہے زبس جری و دلیر　　اوس کو اک ضربمین کیا فی النار
اک یہودی کہ نام جسکا غلاب　　تہا لڑائی کے فن مین وہ ہشیار
وہ ہوا مطلب سے جنگ کنان　　روز روشن سے لیکے تا شب تار
کرتے تہے سب یہود خوشحالی　　کہ غلاب جری تہا بس ہکار
شیبہ کرتے تہے گریہ و زاری　　کہ نہو جسم عم کہین افگار
ناگہان چار سو سوار آئے　　ہوگیا دشت آہنے بازار
تہے سوار اونمین اکثر وس خرچ بچکے　　کیا دیکہہ اون کو لاطبہ نے فرار
مطلب بڑہ کے سد راہ ہوئے　　جانے پایا نہ وہ سگ مکار
ایک ضربت مین دو کیا اوسکو　　اور اوتار العین کو تیغ کے دہار
جسقدر رہتے یہود مارے گئے　　چہوڑا باقی پیادہ نہ اسوار

جب کہ سارے یہو دفع ہوے
شیبہ کے ہاتھ مین کمان وتیر
خزرج واوس کے سوارون نے
اپنے فرزند کو ڈرین سلمے
ہاتھ سے اپنے سب نگاہ رکھو
خود گئے مطلب کے آگے واہ
کون ہو تم کہان سے آئے ہو
تب کہا مطلب نے اے سلمی
چاہتا ہون یہ فضل داور سے
تم سے اسپر سوا شفیق ہو مین
تب یہ سلمی نے اونسے عرض کیا
عذر یہ مطلب نے اوس سے کیا
پھر کہا سلمی نے کہ ای شیبہ
تب کہا شیبہ نے کہ ای مادر
آپ ناراض تو نہین مجھ سے
دل تیرا چاہے گر تو چل میرے ساتھ
کہا سلمی نے تم ہو کیون ساکت
اپنی خواہش یہ تیرے خواہش کو
رو کے شیبہ نے یہ کہا مان سے
خوف ہے عاق مادری کا مجھے
آرزو ہے یہ دلمین اے مادر

ہاتھ مین مطلب کے تھے تلوار
خزرج واوس کے سب اسوار
مطلب کے طرف گئے رہوار
سب سے کہنے لگین پکار پکار
نہ چلے تم سب ہو نگا کوی وار
اون سے کرنے لگے یہ استفسار
کیون لئے جاتے ہو میرا دلدار
مین چچا اس کا اور ہون غمخوار
ہو یہ مکہ کا سرور و سردار
ہے یہ فرزند میرا عرش وقار
اذن میرا ضرور تھا درکار
یہان اسیطرح کا تھا موقع کار
مجھ سے تو ہو گیا ہے کیا بیزار
تم سوا کون ہے میرا غمخوار
کہا سلمی نے اب تو ہے مختار
چپ رہے شیبہ سنکے یہ گفتار
راز دل اپنا کچھ کرو اظہار
مین مقدم سمجھتے ہون دلدار
اے میرے مالک و میری غمخوار
کیا کرون اپنا راز دل اظہار
کہ رہون ذکر حق مین لیل و نہار

خانہ کعبہ کا مجاور رہون
اور رہون درمیان خویش وتبار

آپ رخصت اگر خوشی سے کرین
جاؤن کعبہ کو مین بلا تکرار

کہا سلمے نے تب یہہ شیبہ سے
ہجر تیرا ہے مجکو بس دشوار

یہہ ہے التجا میری تجھ سے
لکہنا سب حال اپنا اے دلدار

خط کتابت رہے سدا جارے
ہو اس کام مین کبہی انکار

گود مین لے کے اونکو مادر نے
پھر کیا مہر مادری سے پیار

پھر کہا جاؤ خدا حافظ
بس حفاظت اوسیکی ہے درکار

مطلب سے یہہ پھر وصیت کی
کاے صنادید مکہ عرش وقار

جب یہہ حد بلوغ کو پوہنچے
عقد وتزویج آئے بر سرکار

اس وصیت کو مطلب سنکر
بخوشی خرمی کیا اقرار

جو کہ ہمراہ لائے تہین سلمی
مال واسباب واشتر ورہوار

مطلب سے کہا کہ لے لیجئے
لینے مین کچھہ نہ کیجئے انکار

پر نہ کچھہ مال مطلب نے لیا
شیبہ کو اپنے ساتھہ کرکے سوار

ہوکے سلمے سے زود تر رخصت
سوے کعبہ روان کیا رہوار

جب کہ مکہ کے یہ قریب آئے
شیبہ تہے بسکہ مطلع الانوار

نور شیبہ سے ہوگئے روشن
جبل ودشت اور در ودیوار

خلق مکہ براے استقبال
زن ومرد آئے سب صغار وکبار

دیکھہ کر سب نے شان وشوکت کو
مطلب سے کیا تب استفسار

مطلب نے بخوف چشم بدان
عبد اپنا اونہین کیا اظہار

وہ ہوے عبد مطلب مشہور
بس اسیوجہ سے میان دیار

مکہ مین جب کوئے بلا آئی
نور احمد تہا بہر دفع مضار

ابرہا باھزارہا اقبال آیا تھا ڈھانے کعبہ داور
منہدم کرکے خانہ داور دل کی حسرت نکالی کفر شعار
دفعتاً نور احمدی کے سبب ہوگیا ساتھ فیل کے فی النار
عبد المطلب کے جینے تک ہوے ظاہر وقایع بسیار
ہوے جب کہ صاحب اولاد کی شماتت قریش نے اظہار
ایک دن جاکے کعبہ کے اندر ہاتھ مین لے کے کعبہ کا استار
عرض کی یہ جناب باری مین نذر یہ کے کہ خالق غفار
دے تو اولاد مجکو کثرت سے کہ کرین ذکر تیرا لیل و نہار
دس ہون فرزند جب میری یارب ایک قربان کرون گا بے تکرار
ہوے فرزند فضل حق سے بہت یا زدہ تک جب آیا اونکا شمار
چاہا تب عبد مطلب نے کہ ہو فدیہ راہ حق کوئے دلدار
ایک جا جمع کرکے سب اولاد ماجرا نذر کا کیا اظہار
غسل دے ایک دیکے عطر ملا پھر قربان داور دادار
گھر جو تہا قرعہ ڈالنے کے لئے آے وہان ساتھ لیکے خویش و تبار
فاطمہ دخت عمر مخزومے ام عبد اللہ نکو کردار
مضطرب ہوکے صدق دل سے تھے مانگتے تھے دعا کہ اے میرے غفار
میرے بیٹے کے نام قرعہ نہو کر نہ اس غم مین مبتلا زنہار
قرعہ پڑتا تھا جس جگہہ آ کے دیکھئے آتا کیا ابروے کار
قرعہ نکلا بنام عبد اللہ سنتے ہی اسکو ہوگئے ناچار
جب کیا قصد ذبح عبد اللہ روئی مان اور بہائی زار و نزار
تھے ابو طالب اور عبد اللہ ایک مادر سے دونو یہ سردار

عرض کی سب نے ای شفیق پدر
ہم سبھونکا ہی ہے جان و جگر
جب کسی کا سخن کیا نہ قبول
تب وہاں روتے پیٹتی آئے
آئے تھے سب وہان بزرگ قریش
کہتے تھے عبد مطلب اے سردم
پر کرون کیا کہ کرچکا ہون عہد
کہکے یہہ ذبح کو لٹایا جب
مان سے دیکھا گیا نہ حال پسر
چاہی اون سب سے اوسنی اپنی مدد
شور او ٹہا ملائکہ مین بہم
حال تو دیکھ اپنے بندہ کا
تب ہوا یہ خطاب بارے کا
اپنے بندے کو خوب جانتے ہین
صبر کے اوس کے ازمایش ہے
چاہتے تھے کہ اوسکو ذبح کرین
تہے وہ سب افسر بنی مخزوم
آئے وہ جس جگہہ تہے عبداللہ
ہے ہمارے بہن کا یہ فرزند
اوس نے جب اسطرحکا دیکھا طور
کیا غفور الرحیم رب ودود
کرو قربان دوسرا دلدار
ہے اسیوجہ سے ہمین اصرار
پھر قربانی لائے بی تکرار
مادر او بہائی اور خویش و تبار
اور شفاعت مین سبکو تہا اصرار
تم سبہون سے ہی مجکو پیار
اس سے پہرنے کا مین نہین زنہار
تاکہ ہون نذر سے وہ عہدہ برار
قوم مین اپنے آئین وہ ناچار
تا معاون ہون اور او سکے یار
عرض جبرئیل نے کی کہ اے غفار
کچھ نہین آتا فہم مین اسرار
ہمکو ہے امتحان ابہی درکار
اوسکے دلسے بہت ہین واقف کار
تاکہ ظاہر ہو اوس کا استصبار
دس نفر آئے با دل افگار
خشمگین ہاتھ مین لئے تلوار
کہا ہم سب کرین گے جانین نثار
کیون گوارا یہ امر ہو سردار
پیٹ کر سر کہا پکار پکار
نذر سے کچھ مجھے نہین انکار

کیا کرون سب یہ لوگ مانع ہین
عکرمہ سرور بنی مخزوم
رو کے بولے کہ اے ابو الحارث
کیونکہ تم ہو بزرگ قوم قریش
تم سے یہہ امر جب وقوع ہوا
بعد بیت مین تمہارے آے سرور
تا قیامت رہے تمہارے لئے
تم سے اک امر مین بیان کرون
ایک عورت ہمارے شہر مین ہے
کرتی ہے حال دلکو جلد بیان
ام لحیان نام اوس کا ہے
سنکے یہ عبد مطلب نے کہا
تب چلے شادشاد اہل قریش
جس گھڑے اوسکے پاس جا پونچے
گھر سے باہر نکل کے وہ آئی
تو ہی وہ شخص ہے جو کہ کرتا ہے
تب یہ بولے کہ ہان وہی ہون مین
تب کہا کاہنہ نے ای صاحب
اس سے ہوگا بلند نام ترا
پھر کہا اوس نے قتل انسانکا
صاف مجھہ سے اگر بتاؤ تم

دلکا روشن ہے تجھپہ سب استار
تھے جو حاضر بصد شکوہ ووقار
تم سے یہ امر ہے بہت دشوار
سید البطحی و مرجع کار
ہوگے سنت یہ تا بروز شمار
سب کرین گے اسی روش رفتار
یہ بڑے بات اے حجستہ شعار
کیجئے اوس کو سید اخیار
کاہنہ علم مین بہت ہشیار
امر پوشیدہ اوسپہ ہین اظہار
ہے مدد اسمین اوسکی اب درکار
بہتر ہے جس مین ہو کرو وہ کار
ہدیہ و تحفہ لے کے اوسکے دیار
اپنے آنے سے تب کیا اظہار
اور کہا عبد مطلب سے پکار
اپنے بیٹے کو راہ حق مین نثار
جس نے حق سے کیا ہے یہ اقرار
اس جوانکا بہت ہی عز و وقار
ہوگا یہ مالک زمین و دیار
خون بہا اور دیت ہی کس مقدار
کھولدون اسکے عقدہ اسرار

تب ہوے عبد مطلب گویا
سن کے بولی طریق قرعہ یہ ہے
سو کے تقسیم کرکے دس دس پہ
قرعہ نکلے نہ جبکہ اونٹون پہ
یعنے اس طرح قرعہ ڈالو تم
جب کہ پونہچا ہے سو تلک اعداد
اوس گھڑی ذبح ہووین عبداللہ
سنکے یہ عبد مطلب اوس سے
آئے کعبہ مین جب وہ عالی قدر
طوف کعبہ کا سات بار کیا
تو ہے خلاق دو جہان یارب
صبح دم عبد مطلب ذیشان
آنکھون مین سرمہ دیکے عبداللہ
تھے منا مین بعزت و توقیر
اور کی وہان پہ قرعہ اندازی
پھر لو کہ کر اضافہ دس دس کا
نکلا ہر بار نام عبداللہ
رو کے تب عبد مطلب نی کہا
مین ہون بندہ تو خالق اکرم
حال پہ میرے رحم کر داور
فاطمہ تھین جو ام عبداللہ

ہے وہ بیت ایک سو شتر کے مہار
سن کو کہتے ہون مین پکار پکار
قرعہ تم ڈالوائے حجستہ شعار
تب عدد کو کرو باستکثار
اونٹ دس دس بڑھاؤ تم ہر بار
نہ پڑے قرعہ اونٹ پر زنہار
پھر نہ کچھ اسمین کیجیو تکرار
ہوے راہی بسوے مکہ دیار
مجتمع تھے جہان پہ خویش و تبار
اور کے عرض یہ بحالت زار
اس میرے مدعا کو جلد بر لا
اونٹون کے لاے سب منا مین قطار
زیب بر کرکے جامہ نہ کا سا
لائے دس اونٹون کی منا مین قطار
نکلا قرعہ نہ اونٹ پر زنہار
قرعہ انداز یان ہوئین نہ بار
اس سے غمگین تھے صغار و کبار
مجھ سے ناراض کیون ہوا غفار
مین ہون عاصی تو راحم و ستار
تجھ سے بڑھ کر ہے کون مونس و یار
دلمین اونکے بھرا تھا رنج و غبار

عرض کی یہ جناب باری مین
تو ہے مالک مین ہون تیرے لونڈے
عرض کی عبد مطلب سے پہر
دس شتر کا اضافہ پہر کرکے
تب کیا عبد مطلب نے کلام
خانۂ کعبہ سے صدا آئے
ہوگیا فدیہ اب ترا مقبول
قرعہ اندازی ہوے بار دگر
جس گھڑے قرعہ دسوین بار پڑا
سب ہوے اس سے خرم وخوشحال
گھر گئے اپنے وہان سے عبد اللہ
تک سے عبد مطلب کی وہان
سبکو تقسیم گوشت اونکا ہوا
اس سبب سے یہ ہوگئی سنت
فضل حق سے بلوغ کو پونہچے
ہوگیا سب یہودیون کو یقین
جملہ ادیان اور جملہ ملل
اس کے جو دین سے مشرف ہو
مطلع ہوکے اس سے قوم یہود
ایک یہود لعین یہویا نام
مشورت کے لئے ہوے یکجا

رحم کر حال پر میرے داوار
کس سے جاکر کہون یہ حالت زار
ہو میرے حال پر کرم یک بار
قرعہ پہر ڈالو تم پہ مین ہون نثار
رنج کے بعد ہے خوشی بسیار
ہاتف غیب نے کہا یہ پکار
نہین باقی ہے اسمین کچہ تکرار
جو کہ ظاہر کرے خدا اسرار
قرعہ مین نکلے اوشترونکی قطار
اور کیا شکر ایزد غفار
پہر تہنیت آئے خویش وتبار
اونٹ قربان ہوگئے اکبار
جملگے اہل شہر وقرب وجوار
آدمی کی دیت مین سو کے قطار
جب کہ عبد اللہ نیکو کردار
ہون گے اب خلق احمد مختار
ان سے برباد ہون گے آخرکار
اوسکو حاصل ہو سو طرح کا وقار
سب گئے پیش عالم واحبار
باپ کا نام اوس کے واہودار
راے سب کی ہوی اسی پہ قرار

لیکے اسباب سب تجارت کا مکہ مین جاکرین قیام و قرار
فکر عبد اللہ مین رہین ہر دم ہو کسیطرح قتل وہ سردار
الغرض مال کل تجارت کا لیکے مکہ مین آئے حیلہ شعار
جب کہ مکہ مین وہ ہوے وارد مال کو بیچتے نہ تھے زنہار
مال دکھلاکے پھیر لیتے تھے حد کی قیمت مین کرتے تھے تکرار
اس ذریعہ سے تھے قیام پذیر وہان یہودان کافر و مکار
بعد چندے یہ اتفاق ہوا جس جگہ جمع تھے وہ ناہنجار
ہاتھ مین عبد مطلب کے ہاتھ گذرے عبد اللہ نکو کردار
دیکھکر خواب ایک عبد اللہ تھے مخوف بہت نہ حد و شمار
اینڈیون پر ہین بیٹھے کچھ میمون ننگی تیغین ہلاتے ہین ہر بار
جس قدر وہ قریب آتے ہین مین ہوا جاتا ہون بلند ایک بار
ناگہان دیکھتا ہون کیا اوس جا اوترا ایک آسمان سے شعلہ نار
ہوگئے خاک جل کے سب میمون نہ بچا ایک اون مین بدکردار
تب کہا باپ نے کہ اے فرزند ہوئے گا کچھ بلا کا تجھپہ گذار
نور احمد جو تم سے روشن ہے رشک کرتے ہین مشرک و کفار
جمع ہون گر تمام اہل زمین تجھکو پونہچا مین گے نہ کچھ آزار
مجتمع ہین یہان یہہ سارے یہود اور حاضر ہین اونکے سب احبار
چل کے اون سے بیان کرین یہ خواب دیکھین کرتے ہین اسکا کیا اظہار
جب کہ آئے وہان پہ عبد اللہ دیکھی اونکے جبین پر انوار
اور تب عبد مطلب نے کہا تم بتاؤ یہ خواب کے اسرار
تب کیا خواب کو سب انسے بیان تب یہودیانے اونسے کی گفتار

ہے غلط خواب کچھ نہین تاثیر — اسکا وہم و خیال ہین بے شمار
پھر کے آئے وہان سے عبداللہ — ساتھ تھے عبدالمطلب جرار
اوس گھڑی کچھ نکر سکے گمراہ — گو تھے بجد محیل اور مکار
فرصت وقت ڈھونڈھتے تھے لعین — تا کرین قتل اون کو وہ کفار
اسلحہ سب چھپا کے لاتے تھے — تا کہ مصرف مین لائین وقت کار
شائق صید تھے جو عبداللہ — جاتے تھے جنگلو نمین بہر شکار
تاک مین اونکے تھے یہود لعین — دیکھتے تھے مدام موقع کار
الغرض ایک روز عبداللہ — تن تنہا گئے تھے بہر شکار
کرکے وہان ایک گورخر کو زبون — ذبح کرتے تھے کھینچکر تلوار
ایک غلام یہود دیکھہ گیا — سب کو اس حال سے کیا اخبار
دوڑے سب بہر قتل عبداللہ — اونکے حلقہ مین آگئے ناچار
راہین مکہ کی کر دین سب مسدود — تا مدد کو نہ آئین خویش و تبار
دیکھہ کر کافرونکو عبداللہ — یہہ دعا کے بدرگہ غفار
حفظ مین اون کے شر سے رکھ مجکو — ہوئین مقہور جملہ یہہ کفار
اور کہا اوس گروہ سے یارو — تم مین سے کسکا ہو نہین مظلمہ دار
درپئے قتل ہو جو تم میرے — نیک مردون کا یہہ نہین ہی شعار
ندیا کچھہ جواب اون سب سے — قتل کو لیکے پونہچے وہ ہتھیار
اون کو دیکھا جو قتل پر مائل — دوش سے اپنے لی کمان و تار
جوڑ کر چار تیر جب مارے — چار بیداد گر ہوئے فی النار
مضطرب ہوگئے یہود لعین — ہوگیا دور دل سے صبر و قرار
تب ہبویا نے عرض کی یا شاہ — نکرو تیر ضایع و بیکار

کل رہے کے دنکی تہی خواب کی تعبیر
رہ گئے تھے اک غلام ہم یہان پہ
آئے اوسکی تلاش مین یہان ہم
دور سے تمکو دیکھکر سمجھے
چونکہ اب ہمنے تمکو پہچانا
بولے عبداللہ خجستہ خصال
مکر سے تب لعین کہنے لگے
دور سے کچھہ نہین کیا تشخیص
اوس گھڑی ہمنے تمکو پہچانا
ہین تیرے باپ کے نمک مین شریک
سن کے یہ بات اونسے عبداللہ
ہاتھہ مین قبضۂ کمان لیکر
تھے وہ مکر یہود سے غافل
تب یہودون نے آکے گھیر لیا
یہہ بہی قبضہ مین لیکے تیر و کمان
اور دعا کے بدرگہ داور
نور احمد کا واسطہ دیکر
دعا کرتے تھے بنی ہاشم
حمزہ عباس اور ابوطالب
اور یہ راویون نے ہے لکہا
وہب عبد مناف بہی اوسدن

سینہ اب سبکے کیجئے نہ فگار
کل سے وہ ہوگیا ہے ہم سے فرار
ڈہونڈہتے پہرتے تھے پکار پکار
ہے ہمارا وہ عبد ناہنجار
تم سے مطلب نہین رہا زنہار
عبد کے کب جبین ہے پر انوار
راست کہتے ہوا ہے نیکو کردار
جب کہ پونہچے قریب بادل زار
آپ ہین سبکے سرور و سردار
ہمیشہ کرتے ہین وہ کرم بسیار
اپنے گھوڑے پہ ہوگئے اسوار
پھر چلے وہان سے جانب کہسار
درے مین جب پونہچگیا رہوار
اور لگے دینے سنگ و تیر کے مار
کر دی اون سب پہ تیر ونکی بوچہار
تجہہ سے ہون خواستگار استظہار
کے دعا پھر بدرگہ قہار
جلد اپونہچے کہینچکر تلوار
اور مکّے جوان قطار قطار
کہ با فضال داور دادار
اوس حوالی مین کر رہی تہے شکار

نہین دیکھی کسی مین یہ جرأت
تن تنہا کرے جو یون پیکار

اس طرح کا حسین ماہ جبین
ہے عرب مین نہین کوئی دلدار

انکے نور جبین سے روشن تھے
کعبہ کی سقف اور در و دیوار

جاؤ تم عبد مطلب کے پاس
اپنا مطلب کرو وہان اظہار

وہ جو اس امر کو قبول کرین
طالع خفتہ ہو میرا بیدار

سن کے یہ وہب سے برہ نے کہا
خانۂ عبد مطلب مین گذار

آئین جسوقت اوس مکان مین وہ
جمع تھے جس جگہ پہ خویش و تبار

ہو رہا تھا بیان عذر یہود
تھا یہی ذکر اور یہی گفتار

دی برہ نے دعا رہو خرم
اور گذرے خوشی مین لیل و نہار

برہ سے عبد مطلب نے کہا
تیرے شوہر کا ہو مین شکر گذار

اپنے شوہر کو دیجیو میرا سلام
اور کہیو کہ اے خجستہ شعار

جو کہ خواہش ہو مجہ سے کہنا تم
تا کرون اوسکو مین روا ہر بار

یہ سخن سن کے تب برہ نے کہا
تم سے امید رکھتی ہون سردار

عقد عبد اللہ اپنی دختر سے
چاہتے تھے ملوک و سردار

نہ کیا تم نے پر کیکو قبول
اوسی یوسف کی ہون مین عاشق زار

چاہتی ہون کہ ہوے وصل نصیب
اس الم سے ہوی ہے حالت زار

تم میری عرض یہ قبول کرو
مین کرون حمد خالق غفار

آمنہ نام میری دختر ہے
جس کا چہرہ ہے غیرت گلزار

قد ہے بوٹا سا پر قیامت ہے
زندہ مردونکو کرتی ہے رفتار

ہے جو مشہور خوش خرامی مین
کبک اوس کا ہوا ہے پیرو کار

ذکر دُر کیا ہے اوس کے دانتو نپر
مین تو کرتی ہون اخترون کو نثار

اوس کی رنگت کبھی نہ پائے گا
گو کرے مدح گل ہزار ہزار

بات کرتی ہے جب وہ رشک چمن
پھول غنچہ سے جھڑتے ہین ہر بار

وہ بھی غیرت وہ زلیخا ہے
گر ہین عبد اللہ یوسف امصار

ہے میری آمنہ بھی زہرہ جبین
روے عبد اللہ گر ہے شمس نہار

عقد ان دونون کا مناسب ہے
اس مین لازم نہین تمہین انکار

سن کے یہ عبد مطلب نے کہا
اپنے فرزند سے کہ اے دلدار

ہو تیرے رائے تو قبول کرین
ورنہ ہو جاے اس سے اب انکار

ہے سعیدہ عفیفہ ذی ہوش
ہے عقیلہ رشیدہ و دیندار

سنکے اس بات کو سکوت کیا
جس سے بولے رضا ہوئی اظہار

تب کیا عبد مطلب نے کلام
فاطمہ سے کہ اے خجستہ شعار

اور ہم اور تم بھی ہم چل کر
پہلے اوس ماہ کا کرین دیدار

جب کیا عبد مطلب نے ساتھ
فاطمہ نے برہ کے گھر مین گذار

آمنہ نے بڑے سلیقہ سے
کی ہر ایک کی تواضع بسیار

تب برہ سے یہ فاطمہ نے کہا
مثل اسکے نہین سلیقہ شعار

خوب صورت ہے نیک سیرت ہے
اس سے بہتر نہین کوئی دلدار

بعد از ان عبد مطلب آئے
جمع تھے سب جہان صغار و کبار

روز روشن ہوا جہان مین نمود
ہوے عالم مین صبح کے آثار

پھر گئے عبد مطلب اک شب
ساتھ لے کر قبیلہ و عشار

خانۂ وہب مین ہوئے وارد
تا کرین رسم عقد کا اظہار

جب کہ پونہچے وہ سب بخانۂ وہب
بہر تعظیم سب اوٹھے اکبار

کرکے تعظیم سب کو بٹھلایا
عقد کی ہو گئی خوشی بسیار

عقد کے بعد زر ہوا تقسیم
ہو گیا اہل زر ہر اک نادار

جو کہ حاضر تھے وہان گدا و فقیر
اون کو بخشا طلائی دست افشار

آئے جب پیٹ مین رسول خدا(ص)
جبہہ آمنہ ہوا گلنار

ہے روایت کہ اک مہینہ کے
پیٹ مین ماں کے تھے رسول کبار

یہ خبر آئی تھے مدینہ سے
ہین بہت سخت فاطمہ بیمار

اون کے مرنے کی پھر خبر آئی
اسکو سب سنکے روئی زار و نزار

بعد اوس کے جناب عبد اللہ
مرض الموت مین ہوے بیمار

پندرہ دن رہے بحال سقیم
صاحب فرش صاحب آزار

وقت جب وفات کا پہنچا
روح راہی ہوے بدار قرار

سنتے ہی عبد مطلب اسکو
روئے سر کو زمین یہ دیدے مار

پھر بترتیب دیکے غسل و کفن
شثین مین تب بنایا اونکا مزار

سن کے یہ آمنہ بہت روئین
مرثیہ پڑھتی تہین بحالت زار

جب ہوے پورے دو مہینہ کے
بطن مادر مین سید ابرار

حکم خالق ملائکہ کو ہوا
سب کرو جمع ہو کے استغفار

جب ہوئے تین ماہ کے اندر
پیٹ مین ماں کے احمد مختار

بحکم خالق سے جملگے مخلوق
ہوے ساجد بسجدۂ غفار

اونٹون بو قحافہ جاتے تھے
اپنے گھر سے کہین شتر پہ سوار

ناگہان اونٹ سجدے مین آیا
بو قحافہ نے اوسکو کوڑے مار

چاہتے تھے کہ وہ چلے جلدی
پر اوٹھاتا تھا سر نہ وہ زنہار

ہاتف غیب کی صدا آئے
بو قحافہ نہ اونٹ کو تو مار

ہونے والا ہے ایک امر عظیم
جس سبب سے ہے اونٹ سجدہ گذار

حمل کو جب کہ گذرا چوتھا ماہ　بعد ایات داور داد ار
ایک زاہد کہ جس کا نام حبیب　گھر سے نکلا برائے حاجت کار
دیکھتا کیا ہے وہ ستودہ صفات　ہرنی کرتی ہے سجدۂ غفار
چاہتا تھا اوسے شکار کرے　ہاتف غیب نے کہا یہ پکار
اس سے مت بول اے حبیب سعید　سجدہ کرتی ہے کرنہ اسکو فگار
آیا جب صومعہ مین وہ زاہد　مثل سیماب تہا نہ صبر و قرار
دیکھا محراب پر یہ لکھا ہے　دین احمد کا ہوگا اب اظہار
اسی صورت سے صد عجیبہ مین　تھے نمایان عجائب آثار
جب نوان ماہ ہوگیا آخر　شب میلاد آئے پر انوار
سترہ (۱۷) تھے ربیع الاول کی　لکھتے ہین راویان صدق نگار
اور قریب تھی جمعہ کی شب تھے　نور مین تھے وہ لیل رشک نہار
آمنہ کے مگر تھے ہیچ ملول　مان سے کہنے لگے بحالت زار
چاہتی ہون کہ رووُن شوہر کو　دل مین میرے بھرا ہے رنج و غبار
بند وہ کر کے حجرے کے در کو　رو رہی تھین مثال ابر بہار
اسی عرصہ مین درد زائیدن　آمنہ کو ہوا از حد و شمار
در کو حجرے کے کھولکر اوسدم　پھر کیا جا کے اپنے در پہ قرار
اپنی تنہائی اور وحدت سے　تھین وہ غمگین ششدر و ناچار
شق ہوے سقف خانہ اتنے مین　ہوئین نازل وہاں پہ حورین چار
بیٹھے اک آگے اور اک پیچھے　دو رہین جانب یمین و یسار
اور کہا غم نکھاؤ تم ہرگز　ہم ہین دل سے تمہاری مونس و یار
اس تسلی پہ سوگئی دم بھر　ہوئے پیدا احمد مختار

رکھے پیشانی اپنی سجدے مین
کرتے ہین لا الہ کے تکرار

قصر کسریٰ کے کنگرہ چودہ
دفعتاً گر کے ہوگئے مسمار

تھے جو فارس مین خانہ آتش
نہ بجھے تھے وہ سال پانچہزار

سرد خاموش ہوگئی بالکل
نرہے نام کو حرارت نار

اور اسکے سوا ہوے ظاہر
فضل حق سے عجائب بسیار

نور ختم رسل ہوا طالع
جس کا پرتو تھا مطلع انوار

کر دعا ختم کرکے ای رضوان
ہاتھ اوٹھا کر بدرگہ غفار

بخشدے مجکو ای میرے معبود
گو گنہ ہین برون ز حد شمار

بہر حلال مشکلات علے
ہے لقب جنکا حیدر کرار

بہر بنت رسول پاک بتول
ہوکے جو روز حشر ناقہ سوار

جسکے خاطر ہے آیہ تطہیر
دیکھہ قرآن اور استبصار

واسطہ اوس حسن کا اے خالق
کر دیا سم نے جسکے دل کو فگار

ازبرائے حسین عالی قدر
ہے جو مقتول فرقۂ کفار

ازبرائے جناب زین عباد
جو غم اب مین روئی ڈاڑین مار

بہ جناب امام باقر دین
دین کر دے ادا میرے غفار

واسطے مین جناب صادق کے
گر مکرم میان خویش وتبار

واسطے سے جناب کاظم کے
گر میرا جملہ صالحون مین شمار

بہر شاہ رضا امام غریب
میرے اولاد مین صغار وکبار

ہون محب سے علے وآل نبی ص
اس محبت مین کل کو ہو اصرار

بہر شاہ تقے وشاہ نقے
بخشدیجیو مجھے بروز شمار

ہون حسن عسکری کے صدقہ سے
حسب خواہش ہمارے لیل ونہار

از برائے جناب صاحب عصر
حکم سے جنکے ہے فلک دوار

باعث رزق ہر دو عالم ہین
جنکا تابع ہے چرخ کج رفتار

روز محشر نہ کیجیو رسوا
بخش دیجیو مجہے بآل کبار

وہان مکان دیجیو جنابئین تجہے
جس جگہہ ہو مقام ہشت وچار

دین و دنیا کے حاجتین برآئین
چاردہ تن کا جلد گرزوار

حق سے اب کر یہی دعا رضوان
دشمنان علے ہون داخل نار

پائین وہ جنتین وتے علے
جنکے ہون تحتہین روان انہار

## مزدوج

سب کچہہ اے دادگر دیا تونے
کہ دل باخبر دیا تونے

آنکہہ کو نور نور کو جلوہ
سر کو تن تن کو سر دیا تونے

دانۂ خشک کو ہرا کر کے
گل و برگ و ثمر دیا تونے

کف غنچہ نہ وا ہوے تہے ہنوز
بند مٹہے مین زر دیا تونے

نغمہ بخشا ہزار کو اور پہر
سو طرح کا اثر دیا تونے

سنگ خارا و آب خفتہ کو
گنج لعل و گہر دیا تونے

شمع و پروانہ کو فروغ فراغ
کسنے بخشا ہے پر دیا تونے

کم دیا یا بہت دیا لیکن
جو دیا وقت پر دیا تونے ق

بلکہ اے کارساز بندہ نواز
وقت سے پیشتر دیا تونے

تہی بس اوتنی ہی اوسکے استعداد
جو جسے جس قدر دیا تونے

دشمن و دوست کے مناسب حال
حصہ کیا یک دگر دیا تونے

اوسے قعر جحیم مین پہینکا
اسے جنت مین گہر دیا تونے

کہین برسائے نار قہر کہین
اوسے گلزار کر دیا تونے

نہ ملا گر دیا نہ تو نے سقر
مل گیا خلد اگر دیا تو نے

کوئی کتنا ہے کیون نہو فیاض
دے سکے [illegible] دیا تو نے

کون خالی گیا ترے در سے
شکم حرص بھر دیا تو نے

دامن آرزو مین آ نہ سکا
بے طلب اس قدر دیا تو نے

بے غرض بے سوال بے منت
نہ دیا ہان مگر دیا تو نے

ابن داؤد کو یہ ثروت دی
کہ سلیمان کر دیا تو نے

پیس پروانہ کو فروغ کمال
شعلہ شمع پر دیا تو نے

کہون کس منہ سے لذت آزار
دیکے سر درد سر دیا تو نے

پردہ نور ڈال کر گھیرا
آنکھ کا پردہ کر دیا تو نے

ہادی دین محمد عربی
واہ کیا راہبر دیا تو نے

دیکے طمغاے حق یہ آل نبی
ختم حجت کو کر دیا تو نے

نہ دیا اوج آسمان سے یہی
سیہ دل اور سیہ جگر دیا تو نے

## مرزا کلب حسین خان متخلص بہ نادر

فکر سخن جو شغل ہوا ہے دوام کا
ہے غلغلہ کلام بلاغت نظام کا

ہون شاہ ملک نظم تو تیرے کلام پر
اطلاق کیون نہو ملوک الکلام کا

میرے سخن مین جدت مضمون ہے بیشتر
مقبول کیون نہو ہر اک خاص و عام کا

سننے کو دور سے آتی ہین شایقین
مشتاق اک جہان ہے میرے کلام کا

ہے کشور سخن کی جو شاہی مجھے حصول
سکہ تمام خلق مین ہے میرے نام کا

آفاق مین ثبوت ہین جادو بیانیان
سحر حلال نام ہے میرے کلام کا

سب حرز جان و ورد زبان کرتے ہین اوسے
عالم ہے محو خوبی و لطف کلام کا

انکی حبیب اللہ طرفہ ہے ہم
عاشق ہیر اکلام مین عاشق کلام کا

اشعار نغز کو اگر ایک بار بہی سنے
صد آفرین کہے مجھے اوستاد جام کا

اپنے سخن کی قدر نظامی بہی نہو
عالم جو دیکہے میرے سخن کے نظام کا

ہنگام معرکہ میرے مصرع تیز نے
حاسد کے ساتہ کام کیا ہے سہام کا

بیت برہنہ خلق ہین سب کہتے ہین مجہے
تیغ زبان کو شوق نہین ہے نیام کا

میرے سخن سے پست ہین اورونکا سخن
زینہ سے فرق جیسے کہ ہو ماہی بام کا

ترتیب بیت گلشن جنت ہے خوب ہے
مصرع ہر ایک سرو ہے دار السلام کا

لاف و گزاف اسکو نہ سمجہے کوی کبہی
سب فیض ہے یہ مدح رسول انام کا

لکہتا ہون مدح حضرت خیر البشر جو آج
خیر الکلام نام ہے میرے کلام کا

قرب خدا کیواسطے قوسین ہی گواہ
اللہ ری مرتبہ شہ عالی مقام کا

عز و جل ہین کیوان نہ کہون فخر حق ہین آپ
موقع جہان کہ ہوی صلوۃ سلام کا

عالم مین انتخاب کیا حق نے شاہ کو
ابلاغ تا کہ ہووے بخوبی کلام کا

بیچو بہیر بے سبب نہین خم آسمان مین
ہے قصد فیض یاب ہو عرض سلام کا

کاہے پڑے نہ تابش خورشید جسم پہ
سر پر رہا ہمیشہ وسایہ غمام کا

پہلے ہی السلام علیک آپ کہتی تہے
وقفہ ہو آنیوالیکو کیونکر سلام کا

شش پشت سر سے دیکہتے تہی مثل پیشرو
تہا خلف کا جو حال وہی تہا امام کا

دلمین ہے جوش مدحت شاہ رسل بہت
مطلع سناؤن ایک نیا دہوم دہام کا

## مطلع

لکہون جو وصف حضرت خیر الانام کا
عالم مین شور ہو میرے لطف کلام کا

ہی حسن ہو نہ سے حسنکو یوسف کہے یہی
آقا سے جیسے مرتبہ کم ہو غلام کا

آزاد کردہ بندۂ قد سرو باغ ہے ۔ مولی سے کیا مقابلہ ہووے غلام کا
اللہ ری راستی کہ ملک پڑھتے ہین درود ۔ قد حضور سرو ہے دار السلام کا
اوٹھے اگر نقاب رخ نور بار سے ۔ دل داغدار کیون نہ ہو ماہ تمام کا
لکھتا ہون وصف زلف کبھی گاہ وصف رخ ۔ میرا ہے مشغلہ ہی بس صبح و شام کا
مصحف سے گو کہ روے کتابی کی دون شبیہ ۔ دعوی کرون نہ تو بھی مین تشبیہ تام کا
زلف اور رخ کو دیکھ لی ہوتا ہی یہ ثبوت ۔ ہی اتصال معجزہ سے صبح و شام کا
بو زلف مشکبو کے اوڑاتی ہی جو صبا ۔ وہ رائحہ نکیون ہو مقوے مشام کا
زلفین نہین ہین دینکی حبل المتین ہین یہ ۔ اسلام مین ہی حرف اسی حرف لام کا
کیا ابروی خمیدہ کی تعریف ہوسکے ۔ تیغہ اوسے سمجھتی ہین سب بے نیام کا
تعریف زلف لکھ کے لکھون ابروے اب صفت ۔ طالع ہلال ہوی تو ہو لطف شام کا
پیش نظر جو ابرو و مژگان شاہ ہین ۔ ہر ایک کو ہی گمان کمان و سہام کا
ابرو کو لوگ آیہ رحمت سمجھتی ہین ۔ ہی اتفاق اسمین ہر اک خاص و عام کا
بینی کو جانتا ہی ہر اک خط استوا ۔ چہرہ سپہر حسن ہی خیر الانام کا
جو راستی مین بینی ہی موج یم صفا ۔ تو وہ ذقن بھی چاہ ہی بیت الحرام کا
مست مے ولاے شہ دین ہو اسقدر ۔ ہی دہیان آنکھونپر مجھی کوثر کے جام کا
چشم و گلو کی خوبیونکو دیکھ دیکھ کے ۔ مضمون سوجھتا ہی صراحی و جام کا
آنکھونکی وصف لکھ کے لکھون زلف کی صفت ۔ باد ام سے جدا کرون مضمون دام کا
سنجرف سے دو مصرعہ موزون رقم ہوے ۔ لکہا جو وصف شہ کے لب لعل فام کا
وا ہون اگر کبھی لب جان بخش شاہ کے ۔ دعوی نہو مسیح کو ہرگز کلام کا
لب سے خلل ہو خال کو امکان ہی نہین ۔ بلبل کو کیا گلاب سے غم ہو زکام کا
بخشش ہے جسکے زندہ ہوی مردہ سیکڑون ۔ اللہ ری معجزہ لب معجز نظام کا

اہل عرب تو سیب فی قن کو سمجھتے ہین
ہندی ہونمین خیال کرون کیون نہ آم کا

سب نے حباب بادۂ عرفان کیا خیال
آیا نظر جو خال لب لعل فام کا

دندان سین ہین دہن پاک میم ہے
زلف خمیدہ سے ہی عیان حرف لام کا

دست کرم کے رشحہ سے جو سامنا کرے
لاحق مرض ہو شبنم تر کو جذام کا

مو ضعیف بہی نہین ہوتی تہی پایمال
عالم یہ تھا حضور کے لطف خرام کا

پاؤنکی ٹھوکرونمین بہنگام دور و سیر
تھا معجزہ مسیح علیہ السلام کا

کیونکر مقابلہ مین کوی آسکے آپکی
صمصام کو جو دیکھی اوڑی ہوش شام کا

کیونکر نہ نکلے جان اجل فرط خوف سے
چھوڑی جو تیغ تیز کبھی گھر نیام کا

اوس تیغکے نہ قبضہ سے پائی کوی پناہ
برق جہندہ نام ہے جسکی بنام کا

سیف زبانسے تیغکے کیا مدح ہو سکے
تیغ قضا بہی سایہ ہی جسکے نیام کا

دو ٹکڑے ہو چنار کے مانند ہی یقین
جو کوہ پر پڑے کبھی سایہ نیام کا

سمجھو سپر نہ جلوہ نما دوش پاک پر
خورشید کے ہی پہلو مین ٹکڑا غمام کا

شیطان اوس سے بھاگی تو اس سے عدا کے دین
تیر شہاب نام ہی شہکے سہام کا

دعوی کبھی صبا می سبک سیر کو نہو
دیکھے خرام گر فرس خوش خرام کا

کافی اشارے ہون اوسی برق کی وقت سیر
ہاتھونسے مس ہنو کبھی پودہانہ نام کا

برق غضب سے وہ نہین ڈرتی ہین حیف ہے
بجلی جو نام رکھتے ہین اوس خوشخرام کا

سب نقش سم کو دیکھکے حیرتمین آتی ہین
پیش نظر ہے دائرہ ماہ تمام کا

رہوار خامہ عرصۂ کاغذ سے اوڑ گیا
لکھا جو وصف اوس فرس خوشخرام

دشمن دم خرام مقابل جو آکے ہو
پی لے لہو چباکے دہانہ لگام کا

لوٹے کمر پہ کبی غزال ختن کے پانون
انداز ایک فے بہی نہ پایا خرام کا

چرخ برین نے اوسکو مہ نو بنالیا
جو نعل گر پڑا فرس خوش خرام کا

ایوان عرش رتبہ نہ کیونکر بلند ہو حاصل ہوئے جسکے زینو کو بہی اوج بام کا
کہگل ہے سونیکے درودیوار پہ تمام پانی ہے کہگل میں اگر سیم خام کا
بام بلند قصر نہ کسطرح عرش ہو رتبہ ہے بسبب شہ گیتی الکرام کا
ہے چوب کہکشان تو طنابین شعاع مہر خورشید نور بار کلس ہے خیام کا
حاتم کے جود کا نہ رہا پہر کہین وجود کیا ہے حساب شاہ کے اکرام عام کا
چاک دہن سوال کو واہو تو ہے یقین مرہم دے جود شاہ اوسے التیام کا
شہ کے نوال و جود و کرم بیحساب ہین پاتا ہے لاتعد جو وہ طالب ہو دام کا
جنت مین نہرین شیر کے جاری ہوئی ہین اوس سرور زمان کو وہ دن تہا فطام کا
کیون کر شمار ایک کا ہو ور زبان ہو ہیبت کی زبان پر بہی نہین نام رام کا
بل کر سکے مجال ہی کیا مار مور سے عالم ہے عدل شاہ سے یہ انتظام کا
کیا ذکر ہے کہ کوئی کسی کو کبھی ستائے زاغ کمان کو خوف نہین ہے سہام کا
پایا خدا کو سب نے ذریعہ سے شاہ کے رستہ ہمیشہ زینہ سے ملتا ہے بام کا
اوس شاہ کے حضور مین سلطان عصر یون جیسے کہ پیش شاہ ہو یکہ غلام کا
تعلیم شاہ دین سے دو عالم کیواسطے حاصل ہوا ہے علم حلال و حرام کا
یارب طفیل احمد و اولاد ذو الکرام پابند کیجیو نہ مجہے دام دام کا
یاشاہ جلد حاجت مداح ہو روا وقفہ نہووے مد نظر میرے کام کا
پائی نجات جان حزین رنج و فکر سے حاصل جو مدعا ہو دل مستہام کا
باقی رہے نہ کوئی الم جان زار کو آماج گاہ دل نہو غم کے سہام کا
بہر خدا مدد مرے اے شاہ کیجیے ہے حال غیر رنج و الم سے غلام کا
ٹہرون کہان کہ امن کی صورت کوئی نہین ملتا نہین مقام کہین بہی قیام کا
نادر کو کامیاب مطالب کرو شتاب امید وار ہے یہ حصول مرام کا

## مرزا کلب حسین خان نادر

بہار آئی ہے اللہ ری نامیہ کا جوش — زمین سبز ہے یا سبزہ ہے اخضر پوش
کلی دلونکی کہے جاتی ہین نشاط سے — سرور بخش طبیعت ہین بلبلونکے خروش
ورود کی جو خبر شاہد بہار کی ہے — درخت کھولے ہین شاخونسے باغ مین آغوش
بہار کی ہے یہ تاثیر فصل اردی مین — کہ رونما ہی مسرت تو رنج و غم روپوش
ترانہ سنج ہے کوئی تو کوئے نغمہ ریز — سوائے غنچہ نہ دیکھا کسی کو ہی خاموش
اثر سے باد بہاری کے کچھ نہین ہے دور — دکھائی جو گل و ریحانکی بو کو مژدہ بخوش

زمین کیون نہو سرسبز فصل اردی مین — بھری ہوئی ہین نبات نبات سے آغوش
لٹک رہی ہین ہر اک شاخچہ مین گلکے ہار — سبد گلونکے ہر ایک باغبانکی زینت دوش
مہک رہا ہی جو گلشن مشام خوشبو ہے — شمیم غنچہ و گل ہی چمن مین عطر فروش
نہ سرو باغمین گر جائین کیون خجالت سے — دکھا رہے ہین جوانان بوستان تن و توش
بہار اونکی ہی اصلی تو انکے فصلے ہے — حسینونکے گل گلشن کیون ہین حلقہ بگوش
ہوا ہے موسم اردی مین لطف کا یہ اثر — یہی سبب نہین والا وس باغ اخضر پوش
ذقن کے گرد حسینون کے دیکھکر سبزہ — ہر ایک کہنے لگا چاہ ہوگیا خس پوش
شہ بہار نے خلعت جو سبکو بانٹی ہین — تو برگ سبز سے اشجار ہین دو شالہ پوش
گلے لگانیکو سرو چمنکے خوش ہوکر — ہر ایک سمت کو کھولین ہین اپنا آغوش
عجب نہین ہے کہ تاثیر فصل اردی سے — ہو زاغ کشتی ہر ایک طرح اخضر پوش
ہر ایک فصل سے ہی کامیاب گلشن مین — ہین انتشار مین ہر ایک سمت جوش و خروش
زمردین نظر آتی ہر ایکطرف کو زمین — روش چمن کے ہی رشک فکان سبزہ فروش
مے طہور کے رکھی ہی ساقیون نے سبیل — ہر ایکسمت ہی گلشن مین شغل نوشا نوش

امم کو سارہی رسولوں نکے بخشوائینگے
جدہر سی آپ گذرتی تو بوی خوش آتی
ہوا جو معجزہ شق القمر تو ہالہ ماہ
نشیلی آنکھین جو انان گلستانکی ہین
علیل جانکی نرگسکو نرگس ستانہین
یہ نشائی وحدت ہی بادہ خوارونکو
بہار کے جو دن آئی تو ساقیان حسین
وفور مستی می ہی جو بادہ خوارون کو
ہر ایک مست شراب کمال عرفان ہے
مئی صبوحی کے ساغر ہین ہاتہ مین لبریز
صراحی می گلگون ہہ سبکے ہاتون مین
ہر ایک موذ بونسے ہو رہا ہی شیرین کام
وہ اپنے جام سے کم جام جم کو جانتے ہین
ضرور تہا کہ مجہے کشف راز لطف بہار
صدا پکار کے دینے لگا مجہی تب یون
یہ سب فیوض وسی شاہ دین پناہ کی ہین
وہ کون یعنے رسول خدا علیہ سلام
سوا جناب کے اور اہل بیت اطہر کے
بہت سی اہل عطش دم مین کردئی سیراب
صدا اذانکی مسجد سے جب بلند ہوئی
بہت سے سیر ہوی ایک صاع گندم سے

لب اپنا ہی کوی دو سرا شفاعت کوش
صبا تہی کوچہ مین گویا مدام عطر فروش
باعتقاد دلی ہو گیا ہے حلقہ بگوش
سبوی بادہ گلرنگ سبکی ہی سر دوش
نہین ملاتی ہین آنکہ اوس سے باغکے می نوش
کوی ہی مست کوی بیخبر کوی مدہوش
ہوی ہین صبح گلستا مین سب شبنمی پوش
پکارتے ہین ہر ایک سمت کو بجوش بجوش
وہ کون ہی جو نہین صحن باغ مین بیہوش
پکارتے ہین یہ ساقی بیا بنوش بنوش
مگر وہ می جو نہوئی کبہی مزیل ہوش
عجب نہین ہے کہ پیدا ہو نیش ہی جو نوش
شراب پاک محبت کی ہین جو ساغر نوش
ہوا مین فکر و تردد سی آج ہم آغوش
وہ جو کہ شہرہ آفاق غیب کا ہی سروش
کہ سروران جہان سب ہین جسکے حلقہ بگوش
درود بہیجتے ہین جن پر اہل خیرت و ہوش
کوئی ہی چادر تطہیر کا ہی خلعت پوش
ہوا جو انگلیونسے چشمہ سار آبکو جوش
تو کان اونکی ہوئی تہی جو لوگ پنبہ بگوش
جدا نہ تا کہ سر دیگ سی ہوا سرپوش

بتونکی توڑنیکے کعبہ مین ضرورت تہی
مراتب آپکی بالا جو تہی رسولون سے
گواہی بہر رسالت اگر ہوی درکار
پڑی نہ تابش خورشید جسم اطہر پر
دیا حضور نے سجدہ کو طول واہ ری قدر
مجال کسکی ہی میدان مین مقابل ہو
یہ رعب ہی جو آپ آئی صید گہ مین ہی
نہ دو لوپائین کبہی گرد راہوار حضور
ہر ایک چشم ہی حق بین ہر ایک لب حقگو
بلند رتبہ نہین بادشہ کوئی شہ شا
کبہی جو آپکے قندیل نور روشن ہو
انہین تو کہتے ہین سب باخبر زمانہ مین
نہ پوچھے رشحہ دست کرم کی خوبی کو
جو بہرہ یاب ہین لطف و کرم کی گرمی سے
کبہی وہ غلس مین ہوتی نہین اشتہ کام
جو عود تہی اونہین کشمیر وطیس بخشدیا
یہ فیض عام ہوا آپ کا زمانہ مین
نکیون ہو نہین متر صد و فور رحمت کا
شہا عجیب تردد مین مبتلا ہو نہین
مدد جو آپکی ہوی تو ہو تسلی دل
امیدوار عنایت ہو کیون نہ یہ مداح

علی مشرف معراج ہو گئے سر دوش
سند کو پائی بتونکی مہر بر سر دوش
تو سنگریزہ لگی بولنے بجوش و خروش
کہ ابر سایہ فگن تہا باوج ناوک دوش
ہوی نماز مین سپیر جبکہ زینت دوش
جو چمکے صاعقہ تیغ برق ہو بیہوش
دبای شیر نے کان اپنی صورت خرگوش
اگرچہ برق و صبا ہوئین غاشیہ بر دوش
ہر ایک کان ہی بفضل خدا سی پندنیوش
ہو کیون نہ تاج سر چرخ آپکی پاپوش
تو اسکے سامنی ہو شمع طور بہی خاموش
شراب عشق کی حضرتکی جو کہ ہین مدہوش
ہزار ابر چڑہی چرخ پر بجوش و خروش
لب اونکو جاڑو نمین ہوا احتیاج بالاپوش
ہین جو کہ رشحہ دست کرم کی جرعہ نوش
گلیم والی جو تہی ہو گئے شالہ پوش
رہا نہ شہر مین فاقہ سی کوئی خانہ بدوش
گناہگار و نکی ہین آپ بسکہ عذر نیوش
کہ مجکو خوش نہین آتی ہی اندہ خور و نوش
ہجوم فکر و تردد سی گم ہین میری ہوش
نہ ایسا ہی عطا پاش ہی معاصی پوش

شہا میرا ہی علی ولی حسین حسن — مشتاق شاہ مقصد سے ہون مین ہم آغوش
[illegible] چاہی ای نادر ثنا گستر — ادب کی جا ہی قلم روک بس خموش خموش

## منشی مظفر علی اسیر

کب تک رہین ہم خستہ جگر یا شہ لولاک — لو جلد غریبونکی خبر یا شہ لولاک
اللہ کی بھی چشم عنایت ہی اوسی پر — جو تمکو ہے منظور نظر یا شہ لولاک
سب خلق خدا آپکی ہے تابع فرمان — جن ہون کہ ملک ہون کہ بشر یا شہ لولاک
پیدا کئے اللہ نے خاطر سے تمہاری — افلاک ہون یا شمس و قمر یا شہ لولاک
تم چاہو تو خورشید بنے خاک کا ذرہ — تم چاہو تو قطرہ ہو گہر یا شہ لولاک
ذات آپکی ہوتی نہ اگر باعث ایجاد — ہوتا نہ یہ خورشید و قمر یا شہ لولاک
تیغ غم دنیا سے نہ تھی شکل حفاظت — لطف آپکا لیکن ہی سپر یا شہ لولاک
بچتا ہی نہ زمانی کو اگر حفظ تمہارا — ہون ارض و سما زیر و زبر یا شہ لولاک
بے شک فلک آپکے لشکر کا سپاہی — ہین شمس و قمر تیغ و سپر یا شہ لولاک
حاکم ہو تم ایسے کہ جو ہو حکم تمہارا — پتے کو جلائے نہ شرر یا شہ لولاک
ہین صبح و مسا روضۂ انور پہ تصدق — کیونکر نہ پھرین شمس و قمر یا شہ لولاک
ان دو کے سوا کون سہارا ہے ہمارا — یا شاہ نجف لینگی خبر یا شہ لولاک
[illegible] سے کرے آپنی احسان — کچھ کچھ تو توجہ ہو ادہر یا شہ لولاک
دنیا مین رہون دین کا ہر وقت مین طالب — یہ سم ہے میرے حق مین شکر یا شہ لولاک
دنیا مین رہا مجکو غم خانہ بدوشے — جنت مین دلا دو مجھی گھر یا شہ لولاک
اللہ مجھے ہند سے روضہ پہ بلا لو — رکھ دون قدم پاک پہ سر یا شہ لولاک
[illegible] ہو جو در پاک پہ پہچون — جنت کا چمن آئی نظر یا شہ لولاک

ہون روضۂ اقدس مین اگر آپکے داخل — تا عرش معلے ہو گذر یا شہ لولاک
دکھلاؤ جمال آنکھین بہت مین ڈھونڈ رہی ہین — لازم ہے عنایت کی نظر یا شہ لولاک
اس ذکر سے بہتر نہین پاتا ہون کوئی ذکر — ہے ورد زبان آٹھ پہر یا شہ لولاک
رہتا ہی غم تشنگئ شاہ شہیدان — دریا ہین مرے دیدۂ تر یا شہ لولاک
ہے سخت مصیبت مین اسیر جگر افگار — اللہ عنایت کی نظر یا شہ لولاک

## اسیر

خلق تیرے ہوئی برائے براق — کہ سر برق پر ہے پائے براق
ذات احمد پہ تھا براق فدا — ساکن نہ فلک فدائے براق
صفحۂ خورشید کہکشان ہو قلم — تب محرر لکھے ثنائے براق
بن گئی برق دفعتہً پر شئے — جس طرف چل گئے ہوائے براق
نظر آتا تھا چہرہ راکب کو — بسکہ آئینہ تھے صفائے براق
پھر ختم الرسل ہوا مرکب — اے زہے طالع رسائے براق
فیض احمد سے مرتبہ پایا — کیون نہ عرش برین ہو جائے براق
شب معراج مصطفے کے لئے — عرش سے جبرئیل لائے براق
چرخ اطلس پہ چونک چونک پڑے — سنکے قدسے صدای پائے براق
یا کھون مین کہ سب پہ روشن ہے — حال معراج و ماجرائے براق
نور حق تھے جناب پیغمبر — قدرت حق تھا بادپائے براق
مشعل نور پیش پیش روان — جبرئیل امین قفائے براق
اوس جگہہ مصطفے گئے کہ جہان — جائے جبرئیل تھی نہ جائے براق
بدر جسکو زمانہ کہتا ہے — آسمان پر ہے نقش پائے براق

دیکھئے چشم غور سے تو اسیر

برق ہے پر تو ضیاے براق

## منقبت متکلی اریکہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب امام المشارق والمغارب مولانا ومقتدانا و امامنا علی ابن ابیطالب علیہ الالف التحیۃ والثنا من کلام شیخ امام بخش ناسخ

بلبل ہون بوستان جناب امیر کا
روح القدس ہے نام میرے ہم صفیر کا

بیعت خدا سے ہی مجھے ہو واسطہ نصیب
دست خدا ہے نام میرے دستگیر کا

تن پروروں کی تیغ زبان سے نہین پناہ
گو ورنہ تھا دراعہ نقوش حصیر کا

ایثار دیکھنا کہ عیان ہل آتی مین ہے
مسکین کے بعد ذکر یتیم و اسیر کا

کیون جو فروش کرتے ہے گندم نمایان
خود ذوق تھا جناب کو نان شعیر کا

انگشتر اپنی دے کے سلیمان کر دیا
طاعت مین بھی سوال سنا گر فقیر کا

گر سلسلہ ہے گیسوی مشکین مصطفے
بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا

جسکو کیا نشانہ وہ دشمن ہے بی نشان
ہر پر تھا شہپر ملک الموت تیر کا

پوچھا جو حال تخت سلیمان نے ایک نے
بولا کہ ایک رتبہ علی کے سریر کا

بخشش کی ہے امید علی کبیر سے
ہوتا ہون مرتکب جو گناہ کبیر کا

جب تک نہ آب پاک دہان نبی پیا
اوس شیر کے نہ دلمین خیال آیا شیر کا

اہل نفاق کفر خفے کرتے تھے نہان
تھا علم باب علم کو واقف الضمیر کا

کیونکر قسیم نار و جنان ہو نہ مرتضے
نائب ہی وہ جناب بشیر و نذیر کا

جو کچھ کہ دل میں ہی وہی جاری زبان پر — ہے نشۂ جسکو بادۂ خم غدیر کا
حکم خدا سے حق ہی اودھر ہی جدھر علے — کیا غم سقیفہ بندی جم غفیر کا
یارب حصار امن میں رکھیو مجھے مدام — مداح ہوں ازل سے قلعہ گیر کا
ناسخ کا ادعا ہے یہی روز بازپرس — میں ہوں غلام شاہ رسل کے وزیر کا

## خواجہ حیدر علی آتش

عاشق شیدا علی مرتضے کا ہو گیا — دل میرا بندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا
قرب حق حاصل ہی اوسکو مرد عارف ہو وہ گے — یا علی پیرو جو تجہ سے پیشوا کا ہو گیا
ساختہ پرداختہ تیری ہی ساری کائنات — حکم حضرت سے وجود ارض وسما کا ہو گیا
وقت مشکل کے کہا جسوقت یا مشکلکشا — سہل چھٹکارا گرفتار بلا کا ہو گیا
کون تجہسا ہی ولی اللہ ای مولی مرے — کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا

## تجمل

ہوں میں دل سے غلام حیدر کا — ورد ہر دم ہے نام حیدر کا
عقدۂ مشکلات حل کرنا — ہے ازل سے یہ کام حیدر کا
قدسیوں کے لئے عبادت ہے — تذکرہ صبح و شام حیدر کا
طور بہی ایک ہی جلوہ گاہ علے — عرش ہے اک مقام حیدر کا
دو جہان میں ہے کس کا یہ پایہ — عرش اعظم ہے بام حیدر کا
بندگے کبریا کے صبح و مسا — کام ہے یہ دوام حیدر کا
پیشوا اوسکو جانتے ہیں ہم — جو ہے پیرو امام حیدر کا
شک نہیں ہے کلام حق لاریب — کلمۂ اور کلام حیدر کا

کعبہ مین جب بتون نے پائی شکست / کس جگہ تھا مقام حیدر کا
یہہ جو قایم ہین آسمان و زمین / ہے یہ سب انتظام حیدر کا
آتے تھے دیکھنے فلک سے ملک / جنگ مین اهتمام حیدر کا
صورت مہر و ماہ روشن ہے / خلق پر خلق عام حیدر کا
ایک سے دو کیا تھا اژدر کو / اس سے حیدر ہے نام حیدر کا
کیون نخوف ہون نہ وانکی در نجف / کہ نجف سے ہے مقام حیدر کا
خانۂ عافیت نہ کیون ہو لحد / نقش ہے دل پہ نام حیدر کا
سب پہ روشن ہے رجعت خورشید / آسمان ہے غلام حیدر کا
طے کرون گا پل صراط کو مین / لون گا جسوقت نام حیدر کا
شب معراج پردہ سے باہر / ہاتھ تھا لا کلام حیدر کا
کیون تجمل کو خوف محشر ہو / مدح خوان ہے مدام حیدر کا
یہ تجمل کی ہے دعا یارب / جلد دکھلا مقام حیدر کا

## عالی

لحد مین کام نہ آیا کوئی سوائے علی / چراغ خانۂ ظلمت بنی ولای علی
لب مسیح کے اعجاز کر دکھای علی / ہزار سال کا مردہ ابھی جلای علی
نبی پہ حال تقرب کھلا شب معراج / حجاب قدرت باریک مین پای جا کے علی
حجاب سے ید بیضا چھپائین مٹھی مین / جو دیکھین حضرت موسی حنا کپای علی
نہ گل ہنسین نہ شگوفہ کھلین قیامت تک / نہ ہو نسیم کے سر مین اگر ہوائے علی
کیا کلام تو غنچہ سے پھول جھڑنے لگے / کلی بکس گئی گل کے جو مسکرائے علی
ابھی ہو خاک سیہ جل کے مثل سرمہ طور / نگاہ قہر اگر مہر کو دکھائے علی

لگائین آنکھو نمین سرمہ سمجھ کے حور و ملک
زمین جائے فلک پر جو خاکپای علی

زمین فشار نہ دے دیکھہ بو ترابی بدن
کہین نہ آکے بچے خاکمین ملای علی

کہین گی شیعو نسے حورین یہ دیکے جام طہور
پیو پیو یہ ہے جام مئے ولائے علی

گدای نان کو عطا کی قطار اونٹو نکی
زہی کرم جسے بخشش خوشا سخائے علی

احد مین کہتے تھے یہ ذوالفقار اعدا سے
زمین پہ چرخ سے اوتری ہو نمین برائے علی

چھٹے نہ گاو زمین ہو کہ شیر گردون ہو
کرون حلال مین دم مین جسے بتای علی

بچے نہ ایک میری ضرب سے دو عالم مین
بچے اگر تو بچے وہ جسے بچائے علی

سنا زبان نبی سے جو لحمک لحمی
خوشی سے تنگ ہوی جسم مین قبائے علی

وصی علی کو نبی نے کیا بحکم خدا
وہ غاصبی ہے جو بیٹھا کوی بجای علی

شب عروج رسول کریم نے کو سنے
حجاب قدرت معبود سے صدائے علی

ہوا عجب کہ الہی یہ کیا ہو راز و نیاز
ابھی تو فرش پہ تھے عرش پر کہای علی

کسیطرح نہ یہ سر خفی چلے ہوگا
کرے نہ منکشف اسکو اگر خدای علی

ڈرو نہ علے جو بار گناہ رکھتے ہو
ہے کافی بخشش عصیانکو اک ولای علی

## تجمل

دوزخ کو حکم ہو جو جناب امیر کا
بنجائے سرد ہو کے کرہ زمہریر کا

ارشاد ہوا ابھی جو جناب امیر کا
مسند ہو بادشاہ کی تکیہ فقیر کا

پائے اگر اشارہ جناب امیر کا
بنجائے شعلہ نار کا جامہ حریر کا

ہو مس غبار پا جو جناب امیر کا
تاج سے شہ بنے ابھی بستر فقیر کا

جود و کرم نما زمین دیکھو امیر کا
دیکر انگوٹھے بھر دیا کاسہ فقیر کا

کیونکر نہ افتخار نصیری کرین اونہین
بندہ بنایا حقنے جناب امیر کا

خیبر میں جبرئیل سے لیا رکتی ذوالفقار
دست خدا تھا ہاتھ جناب امیر کا

شاہ ہونگے اسکے در کی گدا ایسکی ہی ہو ہوس
کیا مرتبہ ہے آپکے در کے فقیر کا

لولاک کے شاہ نشین ہے اک ہاین لافتی
کیا دو جہاں مین رتبہ ہے شاہ و وزیر کا

جبرئیل لائی آیہ اکملت عرش سے
مشہور ماجرا ہے یہ خم غدیر کا

جب لوح پہ قلم نے لکھا نام مرتضے
سر خم ہوا ادب سے ملک اور دبیر کا

کشتی نوح جب گھری طوفان مین تھے
حافظ ہوا تھا نام میرے دستگیر کا

یونس کو بھی بچالیا ماہی کی پیٹ مین
ادنی یہ معجزہ تھا نبی کے وزیر کا

حیدر تیرے سخا سے تجمل کو ہی عجب
پورا ہوا سوال نہ کیون اس فقیر کا

## ناسخ

مژدہ باد اے دل امیر المومنین پیدا ہوا
عرش کے کرسی نشین کا جانشین پیدا ہوا

اول خمس آیمہ ثانی آل عبا
مقتدای اولین و اخرین پیدا ہوا

قائل قول سلونی عالم علم لدن
گنج اسرار الہی کا امین پیدا ہوا

تیرے مولی کو امیر نحل ملتا تھا خطاب
خانۂ زنبور مین تھا انگبین پیدا ہوا

حیدر کرار کی ہوتی تھی کنیت بوتراب
اس لئے روز ازل نقش زمین پیدا ہوا

کیا سلیمان اور کیا مہر سلیمان مومنو
خاتم ختم نبوت کا نگین پیدا ہوا

کوہی اس دار العمل مین جز شفیع المذنبین
ابتدا سے اجتک ایسا نہین پیدا ہوا

کی ندا ہاتف نے اب کامل ہوا دین خدا
جبکہ یہ شیدای رب العالمین پیدا ہوا

جبینہ داغ سجدہ ہی تخت شہی جائی نماز
بادشاہ کشور دنیا و دین پیدا ہوا

مومنونکو نعمتین فردوس کے کہلوای گا
اسلئے وہ عاشق نان جوین پیدا ہوا

اہل دین محفوظ تا فوج شیاطین سے رہین
حیدر خیبر شکن حصن حصین پیدا ہوا

ہی عجب کی تیر یون کہتا ہی بس ناسخ ۔۔۔ مژدہ باد اے دل امیر المومنین پیدا ہوا

## مولوی ابوالقاسم فتحپوری

تھا شوق فصل بہاری ہو مجھے وہ زیر فلک ۔۔۔ سال بہر شوق مین جسکے نہین لگتی ہی پلک

عشق گلزار کا یون دل سے میری ہی مدغم ۔۔۔ جسطرح لفظ سے معنی نہ کبھی ہو منفک

ہون وہ بیکس کہ ابھی خون بہادون اپنا ۔۔۔ جام سے بادہ گلرنگ اگر جاے چھلک

لاکھ تبرید کی تدبیر کرے کوئی طبیب ۔۔۔ بی نسیم سحری دلمین نہ پہنچے ٹھنڈک

عنبر و مشک سے کیا اپنا شگفتہ ہو دماغ ۔۔۔ آئے گلزار سے جبتک نہ پہولونکی مہک

قول آنکھونکا ہی ای بانی باغ ایجاد ۔۔۔ پھر دکھادے مجھے تو سبزہ نورستے لہک

غیرت وادی ایمن ہوا ہی ہر صحرا ۔۔۔ آتش لالہ احمر جو ذرا جاے بھڑک

اشرفی ہی وہ کری رنگ نضارت حاصل ۔۔۔ رنگین جسکے مقابل ہو گنبد نیلی دمک

ابر چھایا ہوا گلشن مین نظر آجاے ۔۔۔ بوند پڑنی لگین بجلی جو کہین جاے چمک

ابر مین قوس قزح کا بھی رنگ ای نظر ۔۔۔ فیل کی زنگتی ہین سیندوری جیسے بیک

گوش گلے ہی یہ تمنا کہ سنون مین یارب ۔۔۔ کبھی کویل کے صدائین کہین بلبل کے چہک

کہین طنبورہ دف و نی سے ہی محشر برپا ۔۔۔ کہین بیہوش کرے مستونکو طبلے کے ٹھمک

جس سے فولاد حجر موم کی صورت گھلجاے ۔۔۔ لحن داؤد سے یون کوئی الاپی دیپک

ساز کا ہو وہ ہمار اگ کا وہ رنگ بندہی ۔۔۔ حالکی پیرو مین جو شیخ جی ہی جائین اوچک

رقص کے واسطے ہو ایسی پری مایۂ ناز ۔۔۔ لوٹی چرخ رہی عشوے سے جسکی بلدک

کیا عجب مردہ صدسالہ اگر جی اوٹھی ۔۔۔ کانمین پونچے جو پازیب کے گھنگرو کی جھنک

خواہش طبع سے وہ اوج ہو مجکو حاصل ۔۔۔ بادشاہونکا نہ پہنچا ہو جہان وہم تلک

یہ خیالات یہ افکار رہتے ہر دم درپیش ۔۔۔ دفعتاً شبکو گئی آنکھ ذرا میری جھپک

خوابمین آئی نظر ایک بہت سیم بدن
غور سے شکل پہ اوسکے جو نظر کی مینے
حسن ایسا کہ خجل لیلی وسلمی جس سے
وہ جبین نور مین ثانی نہین جسکا کوئی
کبھی بھولی سے پڑھی پھر نہ لنشانی پر تیر
صف جمای ہوی یون دستہ مژگان بہم
آنکھ سے آنکھ جو اوس ترک ستمگر سے لڑے
ہوتے ہین یخطف الابصار کے معنی روشن
لطف یہ کانکی بندیمین بقول سودا
چاہ زمزم بھی ملا چشمہ حیوان بھی ملا
پھر بھی دیکھ لے اوسکو تو پھر آئی پانی
سلک مین دندانکی مقابل درد انجم ہون کہان
عارض اونکے ہین کہ شیشے مین گلگونکے ہین
جلد شفاف مین یون خون نظر آتا ہے
اور اعضا کی لکھون جسکے کیا مین تعریف
نازکی یہ کہ اگر دلمین کرے قصد خرام
چال وہ فتنہ خوابیدہ ہو جس سے بیدار
خلق وہ دست ہوس جا پڑے دامن پھر
زرق برق ایسی ہے پوشاک بدن مین جس سے
غرض اس شکل و شمایل سے جو دیکھا اوسکو
ناگہان کر کے تبسم ہوی گویا وہ شوخ

پہنے پوشاک زری سر سے ولی پاؤن تلک
شعلہ نور کی آنکھونمین نظر آئی جھلک
ماہ و خورشید بھی گر دیکھی تو رہجائین بھچک
جسکو رہتی ہے سدا ماہ فلک سے چشمک
اوسکے ابرو کے مشابہ نہ کمان ہو جبتک
ایس خوش نہیں ہے جس طرح سیاہ از بلک
دل نظر سے کہی للتہ بہا لینے نہ سرک
زلفین جب نظر اجاتی ہے بجلی کی چمک
مستعد قطرہ شبنم جو پڑی گلسے ٹپک
دہن تنگ اوسکا ہوا ظاہر اتنک
لب شیرین نے عجب طرح کا پایا ہے نمک
برق چھپ جاتی ہے جب دیکھتی ہے اونکی چمک
خال ہے چاہ ذقن مین کہ نمکدان مین نمک
جام بلور مین جیسے مے انور کی جھلک
خوف ہے ذہن بھی میرا کہین جائے نہ بہک
نازکہتا ہے کہ یارب نہ کمر جائے لچک
کبھی بیبا کی انداز کبھی جائے ٹھٹھک
حسن کا رعب سنانے اگر دوت دبک
خیرہ بجلی کے چمک ماند ہون کہ سونیکی ڈھلک
صبر کہتا یہ چلا دل سے کہ اللہ معک
فکر کے شیشے کو دی زور سے پتھر پہ پٹک

یہ خیالات خسیس اور یہ اوہام دنی　　پست فطرت نہیں تجسا ہی کوئی زیر فلک
اوج فانیکو سمجھتے ہیں وہی العقل حضیض　　عیش زر ایل کی نہیں قدر ہے پیش زیرک
حاصل ساز و غنا کیا ہے بجز رنج و عنا　　معصیت میں جو زنا سے بھی زیادہ لاشک
فائدہ ام خبائث کا نہیں اسکے سوا　　ہوش جاتے رہیں سر سے کہ خرد جای بہک
اہل دانش نہیں کرتے ہیں پسند ایسی بہار　　سایہ کیطرح خزان جس سے نہوی منفک
آج سنبل بہی ہی نرگس بہی ہی ریحان بہی ہے　　زرد پتونکی سوا کل نہیں ایک بہی پات تلک
آج ہیں گل بہی کہلے سبزہ بہی ہے نہر بہی ہے　　صبح کو دیکھہ تو کچھہ بہی نہیں جز خار و خسک
آج تو آتش گل سے ہے گلستان روشن　　عرش تک جاتی ہی کل آہ کی شعلہ کی لپک
آج ہے چار طرف نغمہ سرا ے کا شور　　کل نہ قمری کا ترانہ ہے نہ بلبل کی چہک
آج ہے رقص میں طاؤس خوشی کی مارے　　کل کو دیوار پہ سر دیتا ہی رو رو کے پٹک
آج کیا رنگ گلستان کا ہی کل تہا کیا طور　　باغبان چپ ہیں تو ہیں بلبلیں چپ بیٹھے جہجک
جای حیرت ہی گلستان جہان کا نیرنگ　　دل لگانیکا محل یہ نہیں بے شبہ و شک
عیش باقی کا طلبگار جو ہو وہ ہی عقیل　　آدمی وہ نہیں جو جای جو ادہمیں اٹک
ساتھہ آ میرے وہ گلشن تجھے دکھلادوں میں　　باد تغیر کے پونچے نہیں ہرگز جس تک
کہکے یہ لیگئی اوس باغ میں مجکو وہ پری　　ایک حد سے ہی ہی کم جسکے سماتا السمک
خاک جس باغ کی ہو عنبر و مشک اذفر　　اوسکی پہولونکی بیان کیجئے کسطرح مہک
عمر بہر ہو نہ کبہی خواب یہ مجمل کو نصیب　　ایکدم دیکھے جو اس باغ کے سبزے کی لہک
وہ طراوت وہ لطافت وہ نضارت وہ بہار　　ایک نظارہ میں ہو قلبکو حاصل ٹھنڈک
روش صاف سے ہو کاہکشان بہی محجوب　　عقد پروین سے سوا خوشہ زرینہ میں چمک
پہل نزاکت میں وہ بیمثل ہیں اللہ اللہ　　بار سے قطرہ شبنم کے پڑیں صاف ٹپک
کیا عجب ہے کہ انارونکا کلیجہ پہٹجا ے　　متصل اونکی گوئی غنچہ اگر جای چٹک

طیر وہ لعل و زمرد کے کسی کے شہپر
بعض کے بالونمین منقش کے تارونکی چمک

وہ عمارات رفیع اوسکی کہ سبحان اللہ
جسکی توصیف مین طبع ہمدان جا بہک

لعل کا کوئی مکان کوئی زمرد کا اتاق
قصر ہونیکا کوئی ہیرے کا کوئی کوشک

وہ صفائی و لطافت وہ ملاحت اونکی
دیکہنے والیکی جاتی ہی نظر صاف ڈہلک

مخمل و قاقم و دیبا کے کہین فرش سے زیب
سند سے قصر کے زرین کسی جا پر توشک

جا بجا ہین عسل و شیر کے نہرین جاری
کسی جا بادہ مختوم کی ساغر کے چہلک

ایکطرف جمع حسینان زری پوشکے غول
آنکہ جاتی ہی مہ مہر کے بہی جس سے جہپک

جسم پوشاک مین یون اونکا نظر آتا ہے
شمع جس طرح سے روشن تہ دامان شبک

شرمگین آنکہ سے چتون سے حیا سے ظاہر
جن و انسان نے کبہی دیکہی نہین انکی جہلک

انکا ثانی نظر آئے کہین ہے امر محال
آسمان لاکہ بہ خور کے لگائے عینک

رہنے والون نے وہانکی کبہی دیکہا ہی نہین
خلش نشتر غم نیش مصیبت کے کہٹک

نہ حرارتکی شکایت ہی نہ سردی کا گلا
معتدل فصل صدا رہتی ہی وسمین یہانتک

یہ سماں دیکہ کے گم ہوگئے سب ہوش و حواس
غرق حیرت مین ہوا سر سے مین لی پاؤن تلک

سنکے وہ کہنے لگی مایہ ناز و انداز
ہو نہ مدہوش نہ یون نشۂ غفلت سے بہک

حور ہون مین یہ ہے تسنیم وہ حوض کوثر
باغ فردوس ہے یہ کسلئے ہے تو بکدک

گر تجہے ہو یہ تمنا کہ مجہے سب ہون نصیب
سنلے ترکیب نہین جسمین ہی کچہہ شبہہ و شک

میر کوثر نے تجہے دی ہے زبان شستہ
جسکو تسنیم سے دہو پائے ہین ہر سون ملک

نذر دی مدحکی گلہای مضامین دو چار
مثل بلبل کی زبان کہولکی ممبر پہ چہک

گر صلہ مین تجہے ملجائے تو کچہہ دور نہین
خلد و فردوس برین حور و قصور و کوشک

آج دن عیدکا ہے تجہکو خبر ہی کہ نہین
آج معمور خوشی سے ہے سما تا بہ سمک

آج ہی غیرت گلزار ارم خم غدیر
جمع ہین سارے زمانیکے بزرگ و کودک

کرچکے اپنے برادر کو وصی ختم رسل
بعد بیعت کی ہی سب کہنی لگی بخ لک

وہ شہنشاہ ہوا تخت خلافت پہ مکین
جسکے ہی قبضہ قدرت مین زمین اور فلک

بازو ہی ختم رسل یعنے علی اعلے
نام تک جسکا نہین ناس سی حقکی منفک

قاسم نار و جنان ساقی صہبای طہور
جسکا ہمتا کوئی پیدا ہوا آج تلک

پھر پھر آکر ہوا حق اپنی جگہہ پر قایم
ظلم و بدعت گیا عالم سے دبی پاؤن سرک

دیکہہ کر خواب جو چونکا تو یہ مطلع لب پر
آفرین کرتے تہی سنکر جسے گردونپہ ملک

## مطلع

صفحہ دہر سے یون کفر کیا تونی حک
جسطرح محو کرے حرف غلط کو کزلک

دین احمد کا نہ یون ہوتا بزور شمشیر
تو نگر باندہتا چست اپنی کمر بہر کمک

تونے اوس جنگ کو سر کر دیا ای سیف خدا
جس سے اعیان عرب آئی دبی پاؤن سرک

تجہسے حل ہو گئی مشکل کس و ناکس کے صدا
جسکو ہوئی نہ یقین دیکہہ لی لولاک لک

خانہ حق ہی وہی جو ترا مولد ہی علی
آستانہ ترا کیونکر نہو مسجود فلک

سرتبہ وہ تیری درگاہ کو خالق نے دیا
رکھ نہین سکتے فرشتے بہی قدم بی دستک

تیرے باعث سے بد و نیک مین حاصل ہو فرق
تجکو خالق نے کیا ہی حق و باطل کا محک

زلہ بر کون نہین خوان کرم کا تیرے
ملک مین تیری ہی دنیا کا یہ سب آب و نمک

تجہمین وہ زور خداداد ہے ماشاءاللہ
کوہ بہی سامنے جسکے ہی کم از خار و خسک

نقش ہین سنگ پہ تہا نیزہ کو گاڑا جیسے
کم گاؤ زمین مین ہی اوسے ونسی لچک

توسن خامہ ہو جو لیسے صفحہ پہ رواں
بادپا کا تیری گر وصف نہ لای لب تک

ناز و عشوہ مین پری سیرت و صورت مین ملک
صیحہ مین رعد چمک خانہ مین بجلی کی چمک

وہ سبک رو کہ جو سو مرتبہ آئی جائے
دخل کیا خواب مین کہلکی جو کہلجای پلک

وہ قدم اوسکے دو گامیکی ازل اور ابد
ایک جدا وسکی طرار یکی سماتا پھمک

اتنی عرصے مین وہ طی کرتا ہی سا تو اقلیم
آنکھ سے پیک نظر ہو نی نہ پا ہی منفک

تیغ ظلم مین آکے اگر ٹاپ زمین پر مارے
گھگا دے سے تاحشر نہ پہر نکلے کسک

نہ تیری تیغ جلادا د کا گر وصف لکھون
زنگ سے جاتی رہے آئینہ دلکی چمک

سیف وہ سا یہی ہی جسکے بلا شبہہ و شک
صورت شق قمر ہوا ہی دو ٹکڑی فلک

دیکھکر ہاتھ مین تیری شرر افشان اوسکو
موت یہ روح سے کہتی ہی اہی تیغ سی سرک

ایسی شمشیر کے تیر بیکا ہو کیا وصف رقم
جسنے بی کاٹی چھوٹی پر جبریل تلک

مدح محمد وح خدا جن و ملک سے ہی محال
توسن ذہن اسی دشت مین جاتا ہی بہک

تو کرے مدح یداللہ کو قاسم خاموش
سن لی آتی ہی صدا عرش سے لاقوۃ لک

اب دعا کر کہ ہین ابواب اجابت مفتوح
پہر آمین ہوی جمع آنکی گرد و نپہ ملک

یہ تمنا ہے میری عمر ثنا مین ہو بسر
غیر کی مدح ہی ہو کیسے نہ آئی لب تک

دستگیری وہ کرا یدست زبردست خدا
جادہ رستہ سی جائین نہ قدم میری بہک

کہین ایسا نہو مولا کہ پریشان ہو کر
در سے تیرے نہ کہین اور طرف جاؤن بٹک

سگ دو ہی جیفۂ دنیا کے لئی تا نکرون
اپنی سرکار سے کر دی تقرر صحنک

غیر کی نعمت الوانسے نہین کچھہ مطلب
بس مجھے چاہئی مطبخ سے تیری نان و نمک

## رضوان مولف کتاب

دلکو تھا بسکہ میری عشق حسینی کا شغف
دور عالم مین پہرا کرتا تھا وہ چار طرف

گذرا ایک روز ہوا کوچہ جانانمین میرا
دیکھا ہے بام پہ استادہ وہ مہ عز و شرف

غور سے مینے جو دیکھا نظر آیا یہ مجھے
بیشک اس مہ کی ضیائی ہی دیا مجھکو کلف

نرگسی چشم سے مستی ہی غزالونکے لئے
اور بلی وہ انکھڑیان کرتی ہین میری جادو [illegible]

دیکھی بیخودی سطر جسے چہای دلمین — طاقت و صبر شکیبائی ہوئی ایکطرف
رونمائی کے لئی تھی نہ کوئی چیز مگر — سامنے اوسکی گیا مین دل و جان تھا بکف
عرض کی مینے یہ حاضر ہی قبول اسکو کرے — نظر لطف سے دیکھو تو ذرا میری طرف
سنتے ہی اسکے ملہوا غیظ سی چہرہ کلگرنگ — قہر سے اوس دم تن تنگ مین بہر آیا کف
قہر آلودہ غضبناک سخن مجھسے کرے — اور کہا حال یہ تیرے نہین کچھ تجکو اسف
بات کرتا ہی کجا آنکھ سی دیکھون نہ کبھی — مجھسے امید نرکھ اسکی لقا بد سر شف
ناگہان ہاتف غیبی نے صدا دی مجکو — تو عبث عمر کو اس باتمین کرتا ہی تلف
تجکو گر شاہ مطلوب دو عالم کی ہی فکر — جلد حاضر ہو تو جا کر بدر شاہ نجف
کون ہی شاہ نجف قبلہ عالم حیدر — خانہ کعبہ ہوا اوس در عالی کا صدف
وہ در علم محمد ہے صحیح و سالم — اول و ثانی و ثالث ہین بصف او حرف
ذات تیری ہی بری از ہمہ علال جہان — حرف علت ہی عدو گرتی رہی چار طرف
ای امیر عرب ای مظہر اسرار خدا — جبذ النفس نبی ساری جہانسے اشرف
حق سے اک لحظہ جدا تمکو کہوں میں کیونکر — حق تیری سمت ہی اور تو ہی سدا حق کے طرف

ق

اسم اعظم تمہین معلوم ہی پورا شاہا — ایک ہی حرف سے جسکی ہوئی واقف صحف
تخت بلقیس کو وہ چشم زدن مین لائے — آپنے لعل و گہر کر دی سب سنگ و خذف
یا علی صاحب شمشیر دو سر حیدر ہے — ضربت جسکی عبادات جہانسی اشرف
قائل قول سلونی بسر ممبر ہو — غیر ممبر پہ کرے مثل سگونکی عف عف
ہمسرے کیا کوئی تجہ نفس پیمبر سے کری — در یکتا کے مقابل نہین ہوتا ہی خذف
محرم راز الہی ہو نبی کے ہو وزیر — شیر حق ہادی دین میر محل شاہ نجف
مخزن علم و عمل منبع جود و اکرام — تیری شاگردی سے حاصل ہو ملایک کو شرف

گر تیری زور ید الٰہی کی قوت پاوے
جو کمان دست زبردستمین تیرے پہنچے
مصدر فیض خدا مخبر صادق کی زبان
کی اطاعت جو خدا اور نبی کی تمنے
تیر جب چھوٹے کمانسے تیرے سوے دشمن
دیکھین اعجاز مسیح اور خلیل و داؤد
کیا لکھوں وصف تیری اشہب گلگونکا مین
جنگ مین جب چلی شمشیر دو پیکر تیری
کی ثنا تیری جو اسو دنی امام و کونین
چھوڑکر دامن دولت کو جو بھٹکا ہر جا
روضۂ پاک کا شاہا ہو شرف کس سی رقم
تیرے رتبہ کی ثنا سا مین ہر رب اکبر
ایک ساعت مین چہل جا ہوی مہمان علے
دوستونکی تیری ہی جنت ماوی جاگیر
آپکے درسمین توریت و زبور اور انجیل
منبع علم و عمل دافع بدعات و خلل
یا علی آپ و نبی دونو ہو نور واحد
شاہ مردان کے مقابل وہ ولی کب ہووے
جز رہ مرادی جو عمان شجاعتمین تیری
حسن وہ تیرا خدا داد ہے ماشاء اللہ
موج زن جسمین ہی وہ بحر خطرناک ہووے

پنجہ رستم دستانکو بہیرے ضعف
سہم سے خصم خمیدہ ہو بخشین الخرف
تمسے افضل نہین دنیا مین خلف او سلف
مہر مغرب سے پھرا یا ہی زہی عز و شرف
شوق سے سینہ کفار ہی اوسکا ہدف
کیون نہ اسلام مین اونکی نصاری اسقف
جسکے ہم پلہ جہان مین ہی براق و رفرف
کشتونکے پشتہ ہوے اور گری صف بر صف
دست مقطوع ہوا شانہ سی فورًا ہمدف
دین دنیا مین وہ ملتا ہی سدا دست اسف
وہ در پاک پہ از کعبہ گلی ہی موقف
کعبہ و خیف منا اور حطیم و موقف
ایسے اعجاز کا ہر وقت تہا تمسے مصرف
دشمنونکی لیے ہی نار جہنم کی تف
آپ قرآن کی ہین تفسیر لطیف والطف
ماحی کفر و دغل شاہ علی الطرف
وصفین آپکے واللہ ہی ناطق مصحف
شہر بین می ہو کرے رقص بجا کر وہ دف
بحر ذخار تیری تیغ بنی نصرت کف
اوسکو جب دیکہی تو ہو جاوی زلیخا ید لشد
کشتی کفر ہی تو الفور غریق او تلف

جب چڑہی قلعہ خیبر پہ شہ قلعہ شکن
فتح اسلام کا بجنے لگا نقارہ و دف

جز علی کون رہا جنگ احد مین قایم
چہوڑ کر خیر ورا کو ہوے تہی مستطرف

اک گداہی ترے دروازے کا حاتم طائی
تہا جہاں تمین سخاوت سے ملا جسکو شرف

تم سا جواد و سخا کون دو عالم مین ہوا
کی عطا سر و خفا ہاتہ کہلا رو رشف

گر تری دامن انصاف مین آکر چھپ جاے
باز سی ہووے کبوتر نکبہی مستخوف

علت قرض سے ہر وقت لبونپر ابوای
حرف علت کیطرح شاہ کرو قرض حذف

رات و دن اپنے غلامونکی مدد کرتی ہو
رتبہ مین آپکی ہرگز نہین نقصان و جحف

غصب کرتے نہ ترے حقکو لعین غاصب
تم تہی پابند وصیت جو ہوی ظلم و حنف

مدح مین آپکی روزانہ رہون مین مصروف
رہے بہاری مرے میزان کا پلہ نہ اخف

یہ عبادت ہو ادا شام و سحر لیل و نہار
غیر کی مدح مین ہرگز نکرون عمر تلف

ہوی اولاد اور احفاد میری عاشق شاہ
مے عرفان و ولا سے رہین وہ جام بکف

ہون محب آپکی نعمان جنا نسے خورسند
دشمنونکو تری حاصل رہی دشنام و قذف

رہین مداح ترے خورم و خوشدل بجہان
در پہ اپنی وہ بجاوین تبفاخر سدف

ساقیا بہر خدای دو جہان رضوان کو
دوستی شہ مردانکا پلادی قرقف

## مولوی ابوالقاسم صاحب

گہر آیون چار جانب کوہ سی ابر سیہ اوٹھکر
گنہگارونکو گہیری جسطرحسے رحمت داور

اودہر قبلہ کیجانب سے اوٹہا ابر سیہ تنکر
ادہر پیر مغان نے میکدہ کا کہو الفقل در

اودہر جہونکی نسیم صبح کے چلنے لگے فر فر
ادہر ساقی نے رندونکو دیا جام مے احمر

ادہر بجنے لگے چنگ و رباب و بربط و مزہر
ادہر مرغان نغمہ سنج نے برپا کیا محشر

اودہر نکلے دہان گلسے مدح خالق داور
ادہر شکرانہ نعمت مین شاخون نے جہکای سر

ہین ایسی خوشنما شبنم کے قطرہ دامن گل پر　　لباس گلرخان مین جسطرح موتی کی ہو جھالر
پیمانی کی کرم سے کثرت می ہی کچھ ما نہین　　گلابی سے ہین گل معمور غنچونکی بھری کنٹر
کہین مجمع ہی رندونکا کہین غل بادہ خوارونکا　　کہین مطرب کہین مینا کہین ساقی کہین ساغر
کہین ہے شور پریونکا کہین نغمہ عنادلکا　　پپیہونکی صدا ہی عاشقونکی قلبکو نشتر
کہین نظارہ نگران ہوشکا جھرمٹ گلشن مین　　چمن چہرہ سمن سیما سمن بوٹا زمین پیکر
بلا گیسو کمان ابرو سخن پرداز نیکوخو　　سہی قامت قمر طلعت سپر نیزا دپری منظر
ادہر تو خوبرویان جہان ہین محو آرایش　　عروسان چمن پہولونکا پہنی ہین ادہر زیور
مسی مالیدہ لب ہین یا گل سوسن کا کہلتا ہے　　بعینہ ہر گل نرگس ہی چشم مست افسونگر
کسیکے زلف پیچان سنبل تر سی ہی یاد آئی　　گمان قد جانان ہوتا ہے سرو لب جو پر
جو دیکھا ذرد احمر عارض گلرنگ یاد آیا　　دہان تنگ کا دہوکھا ہوا نسرینکی غنچو پر
حنائی پنجہ محبوب ہی یا شاخ مرجان ہے　　سیاہی قلب لالہ مین ہی یا خال لب دلبر
گل شبو کا گلدستہ ہی جیسکا ماہ رویونکا　　عنب کا تاکمین خوشہ ہی یا معشوقکا جوبر
شفق ابر سیہ مین خوشنما ایسی ہی گردون پر　　کہ جیسے پانکی سرخی مسی مالیدہ ہونٹون پر
ہوا ہی زرد ہی رخ کی سبب سے اپنی شرمندہ　　اسی باعث سی بد لیمین چھپا ہی خسرو خاور
نزول رحمت رب سے ہوا ہی سبز یون عالم　　کہ ہر سونکی خزان دیدہ شجر ہی ہو گئی اخضر
ستارہ ہی نہ اتنے چرخ اخضر مین کبھی ہونگی　　ہین جس کثرت سے گلشن مین گل و ریحان سنبل تر
جبل نے لالہ النعمان حجر نے لعل پایا ہے　　صدف نے در شجر نے پہل چمن نے گل گلون نے زر
ترانہ نے ادہر قمری نے آفت کا سما باندہا　　ادہر بلبل نے گائی شاخ گلپر یہ غزل ازبر

## غزل

گھٹا اوٹھی ہی پہر ساقی چلے جام می احمر　　ہمین بہی خیر مین غم سے کچھ سوجی کا کوئی ساغر

خبر ہمکو نہیں کعبہ کہاں ہی دہر کسجا ہے
نہی کی کسطرح یارب ہماری اور ساقینکے
ہمارے خانہ دلکو نکر برباد و گرد ون
دل مرحوم کا سینہ مین شاید آج ماتم ہے
کہاں لٹت ہگر سا پہول کوئی باغمین ہوگا
جہکا دی می سے رندونکو نکر تا خیر الساقی
شجر چہپی سن سنکے الیسا وجد کرتے ہین
ہوا سی ڈالیونسے ڈالیان ایسی لپٹی ہین
سجا اس رنگسی صناع عالم نے گلستانکو
نہو جوبن پہ کیون یہ باغ دنیا عالم تکوین
چلے ہی گلشن اسلام مین باد سحر گاہی
پہرے ہین آخری حج سی امام یثرب و بطحا
ہوی ہین گنبد اعلی سے جبرئیل امین نازل
تعامل چاہیے ہرگز نہ تبلیغ رسالت مین
نہ لاؤ دلمین مطلق خوف مکر و کید اعدا کا
بجالانا جو حکم محکم یزدان کا فوری تہا
پکڑ کر ہاتہ مین دست خدا کا ہاتہ احمد نے
مسلم ہوگئی سب پر امامت شاہ مردانکی
ہوا اتمام نعمت تب ہوئی تکمیل ایمانکی
وفور تہنیت ہر سو مبارکباد کا غل ہے
پڑہا ہون جوش محبت مین وہ اب مطلع عالی

ہمیشہ سی در بتخانہ پر اپنا رہا بستر
مین دیوانہ وہ نازک جہمین انسان وپری پیکر
جہانمین سیر تونکے واسطے رہنی دی کوئی گہر
فغان نالونکی لب پر آگئے اور چہر تکتے ہین انکہین
میری دامن پہ دہو کہا دامن گلچین ہے کیونکر
تجہے اسکا صلہ جنت مین دینگی ساقی کوثر
کہ مست بادہ کش جسطرح جہومی جام مے لیکر
کہ جیسے عاشق و معشوق ایسمین ہون ہم آغوش
کہ پہر سیر حورون نے دریچونسے نکالی سر
جہانمین کون دن ہوگا خوشی کا آج سے بڑہکر
نہال دین محبوب خدا ہوتا ہی بار آور
غدیر خم پہ اوترا انکر حجاج کا لشکر
نبی کی پاس لائے ہین یہ وحی خالق داور
کرو اظہار اوسکا امر خاطر مین جو ہو مضمر
خدا حافظ ہو جسکا اوسکو بکر و عمر سی کیا ڈر
کیا و نکا ہوا طیار حکم شاہ سے منبر
کہا جنکا مین آقا ہون وہ نہین ہے یہ ہین سرور
ہوی حاکم مسلمانونکی احمد کیطرح حیدر
وصی و جانشین جب کر چکے حیدر کو پیغمبر
صدا بخ بخ کے جا بجا ہی غدیر خم سے گردون پر
کہ جہومین وجد مین سکان بحر و بر جسے سنکر

عجب گلگون کہ باغ شرع کو باد بہاری ہے
جلاتا ہی عدو کی کشت کو یہ صاعقہ پیکر

رقم ہو وصف کیونکر تیری شمشیر دو پیکر کا
نہ آہن اوسکا یہ آہن نہ صناع اوسکا آہنگر

ید قدرت سے جسکو آپ خالق نے بنایا ہو
قیاس و وہم مین تصویر اوسکی آیگی کیونکر

عجب شمشیر ہے فتح مبین ہمراہ ہی جسکی
قضا ہی ہمدم اوسکی حد شرف قبضہ ظفر جوہر

برش یہ وار اوچھا سا ہی چلجا کو ہوتی ہین
عدو بیسر زمین مضطر فلک خائف ملک بے سر

اگر سایہ بہی پڑجای تو دو ٹکڑی برابر ہون
کمند و گرز و گوپال و سنان و دشنہ و خنجر

چمک سے خم سے جوہر سے سدا رہتی ہین شرمندہ
ہلال و برق خاطف کہکشان و انجم و اختر

لکھون پھر شانمین مدح کے وہ مطلع روشن تر
ضیا سے جسکی ہو محجوب نور خسرو خاور

## مطلع

رسولان سلف داؤد مین جب ہوی مضطر
ہوئین حل مشکلین جسدم کہا مشکلکشا حیدر

ترا وہ رتبہ اعلی ہی ای بازوی پیغمبر
قضا تابع قدر بندہ فلک خادم ملک چاکر

خدا دادا ایسی قوت ہاتہ ای تیری پنجہ کو
کہ چیرا کلہ اژدر کو تو نے مہد کے اندر

تیرے نعرہ کو سن کفار ایسا خوف کہاتی ہین
کہ جا چھپتے ہین لشکر مین ایسے مچتی ہی بہگدر

تیری تیغ دو دم کے وار مین گردونکی ہین ہر
زرہ بیکار ہی صد چاک ہین صد پاش مغفر

بہلا شاہ و شہنشہ کب مقابل ہو سکین تیرے
نہ یہ شوکت نہ یہ صولت نہ سطوت نہ یہ جوہر

نہ تیرا علم مین فی رتبہ مین نی کوئی ہمتا ہی
نہ جرات مین نہ ہمت مین نہ طاقتین کوئی ہمسر

عدالتمین سخاوتمین جلالتمین شجاعت مین
تو ہی اول تو ہی اکمل تو ہی افضل تو ہی اظہر

زمانہ مین خدائی تیرے دامن کو بنایا ہی
خطا پوش و عطا پاش و سما قدر و سخا گستر

وہ استغنا تجھے خالق نے بخشا سامنے جسکے
زر و چاندی ہی ذہب کنکر خزف مرجان گہر پتھر

خدا ترسی یہ ہی غافل نہ راتونکو کبھی سوئی
تیمو نے فقیر و نے اسیر و نے کبھی دم بہر

عبادت میں ریاضت میں قناعت میں مروت میں / سیادت میں شرافت میں کوئی تجھسا نہیں بہتر
بھلا کب عالم علم لدنی کے مقابل ہو / بقر کا سورہ تک جس کا دوئی کو ہو مستحضر
کہاں کرار وہ مشہور عالم ضرب ہی جسکی / کہاں فرار وہ جو بھاگ ہی جنگ سے اکثر
سوا دست خدا سے ضربت کسکا ہی عالم میں / کہ جسکی ضرب جن و انس کے طاعت سے تھی بہتر
قلم اشجار ہوں دریا سیاہی انس و جن کاتب / ملے مہلت بھی لکھنے کی او وہیں تا عرصۂ محشر
مگر پھر بھی نہ تکمیل ہو کبھی سیاہی خامہ گھس جائے / نہیں ممکن کہ ہو تحریر وصف حیدر صفدر
سمجھی کب کنہ ذات مرتضیٰ [illegible] اسلم / کہ حصر معرفت ہی ذات اللہ پیمبر پر

## مولوی ابو محمد

آمد موسم عشرت کے ہوئی ہیں سب ڈھنگ / خود بخود ہی طرب عیش کا دلکو آہنگ
شکل کچھ اور ہی اب گلشن ایجاد کی ہے / ہیں خوشی کے کہیں چرچے کہیں شادی کی ترنگ
ہر طرف گلشن عالم میں ہی یہ سرسبزی / خلق کی آنکھوں میں گویا ہی چڑھا نشۂ بنگ
فرحت و شادی و عشرت ہی سبکو مطلب / آجکل کوئی نہ محزون ہے نہ کوئی دل تنگ
کسی آشفتہ طبیعت کو ہی گانیکا مزا / چھوٹتی ہی نہیں ہاتھونسے کسی دم بھی چنگ
ماہرو یونہہ کوئی جان دئے بیٹھا ہی / ہو ہم آغوش کسیطرح یہ ہی دلمیں امنگ
کوئی میخانہ کو جاتا ہے صراحی در کف / متصل لب سے کسیکی ہی ایاغ گلرنگ
کسی بیباک کے ہیں گردن مینا میں ہاتھ / تاک میں بنت عنب کے ہی کوئی مست و دنگ
گرد بوتل کے ہی بس بادہ کشونکا انبوہ / شعلۂ شمع پہ جسطرح گرین آکے پتنگ
بی تحاشا قدم خم پہ جھکا دیتا ہی سر / نشۂ مے سے ذرا بھی جو ہوا کوئی چنگ
یہ کشش ہے کہ جو در بند ہو میخانہ کا / پہنچیں میکش ابھی ہر سمت سے دوڑا کی سرنگ
طبع موزوں نہ یہ ہے اور ہی عالم طاری / وسعت ذہن بھی افراط مضامین سے تنگ

شعر برجستہ وہ ہوتی ہین برابر موزون
بول اوٹھی مصرع اگر کچہہ بہی ہو پڑہنے مین درنگ

طرفہ بیباکی ہے کس بحر و قوافی پہ سہل
جس سے کرتے ہین کنارہ یم معنی کے نہنگ

گو یہ وہ سخت زمین ہے کہ کرے گر تک و دو
اشہب فکر ہو دو چار قدم مین پالنگ

پر یہ تائید خدا ہے کہ میرا توسن طبع
اسمین طی کرتا ہے بیباک ہیول فرسنگ

دمبین ہے آج گلستانکا وہ نقشہ کیون
نقش باطل ہو جسے دیکہہ کے نقش ارژنگ

سال بہر سے نہین گو کام مین آئے بالکل
دیکہئے پہر تو کہین تیغ زبانمین نہین زنگ

وہی دم ہے وہی خم ہے وہی تیزی وہی بال
وہی چم خم وہی کس بل وہی خونخوار وہی رنگ

گوش دل سے یہ قصیدہ جو سنین اہل مذاق
پڑہ کے مطلعونکے بدل دون مین ابہی نظم کا رنگ

## مطلع

آج کل فصل بہاریکے شہی کا ہی یہ دہنگ
باغ اقلیم ہی گل تاج خیابان اورنگ

چتر زرین کیطرح سایہ فگن برگ چنار
صورت مروحہ ہلتی ہین درختونکی پہننگ

تاک سرسبز ہے ایوان زمرد گویا
طاق کسری ہی سجاوٹمین ہی جسکا پاسنگ

کہا کے خم پہولی ہوی ڈالیان وہین ملتی
یا منقش در دولت پہ ہی قوس ابرنگ

فرش مخمل کا ہے کاہی کہ بساط سبزہ
قطرہ شبنم کے ہین جہالرسے گہر کے ہمسنگ

اوسپہ چادر ہے تو بالش ہی حنا کی ٹٹی
تختہ صد برگ کے پہولونکا ہی سونیکا پلنگ

پاسبانونکے طرح نرگس شہلا بیدار
سرو باندہے ہی کمر چست لبسان سرہنگ

خم ہین تسلیم کو شاخونکی سر عجز و نیاز
ہاتہ اوٹہائی ہین ورق کرکے دعا کا آہنگ

خاص مجرائی ہین جتنی ہین جوانان چمن
بر مین پہنے ہوے سب خلعت فیروزہ رنگ

فوج اشجار ہے صف باندہی ہوی پیش نظر
جیسے آراستہ ہوتی ہین عساکر پے جنگ

جہومتی باد بہاری سے ہین ہر سمت نہال
پہلوانونکو ہی یا نشۂ چیر تلی ترنگ

جسکے حملوں نسے ہوئی مرحب و عنتر بیسپر
جسکی تلوار سے پسپا ہوی روم اور فرنگ

جسنے جبریل کے بھی پر نہین چھوڑی سالم
جسنے کی بیر علم مین جن و عفریت سے جنگ

جسنے دو انگلیوں نسے وہ در محکم توڑا
کارگر جسپہ نہوئی تھی ذرا سیل و کلنگ

جسنے دی مردہ صد سالہ کو ایکدم مین حیات
جسنے اژدر کو کیا مہد کے اندر چو رنگ

وجہ مین مطلع کو پڑہ کر مین یہ کرتا ہون خطاب
ہجر ممدوح سے آیا ہے دل زار بہ تنگ

مطلع

یا علی عقل بشر تیری مراتب مین ہے دنگ
تو وہ بندہ ہی کہ ہمین ہین خدا کے سب ڈھنگ

لا تنا ہی کا ہے ابطال جہانمین مشہور
پر تیری فیض کے تجدید مین گم ہین فرہنگ

معدلت سے تیری یہ رعب جما ہی سب پہ
باز عصفور سے ڈرتا ہی تو آہو سے پلنگ

تو لین میزان خرد مین جو زروی انصاف
عقل کل ہی ہو تیری عقل رسا کا پاسنگ

تو جو عزت دی تو ہر ذرہ ہو خورشید مثال
در و یاقوت سے قیمت مین بڑہی پارہ سنگ

تیری امداد ذرا بھی ہو گر ای بحر کرم
ای ہر حملہ مین طیبین پہ غالب خرچنگ

عین طاعت ہی مین محتاج کو خاتم بخشے
واہ رے فیض گوارا ہوی اتنی درنگ

رعب سے تیرے یہ ہے صورت شاہ خاور
تنکو رعشہ سے تپش زرد ہے رخسار کا رنگ

سپہر لینے کو براءت کے ہوا حکم خدا
لیگئے تھے اوسی کو شہر سے کتنی فرسنگ

یعنے یہ بعد نبی کام ید اللہ کا ہے
اور کیا جانی کوئی وحی کی تبلیغ کا ڈہنگ

جوش الفت کا تیرے دلمین ہے ہر لحظہ فزون
مدح مین مطلع نو پڑہنے کا پہر ہی آہنگ

مطلع

نگہ قہر وہ دلدوز ہی تیری دم جنگ
روبرو جسکے ہین ناچیز محض تیر و تفنگ

در دولت پہ اقامت کی تمنا ہی کمال
سخت اس ہند جگر خوار سے دل آیا تنگ

جلد بلوائی خادم کو نجف مین شاہا
قہر ہے خاطر مشتاق پہ تاخیر و درنگ

## حضرت سلطان العالم واجد علی شاہ اختر طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

حامی ہمارے حال کا شاہ نجف ہوا
دشوار تھا جو امر ولا لاتخف ہوا

خاتم ملی ہے ہمکو سلیمانکی طرح سے
جو آیا آفتاب تو گھر کا شرف ہوا

روشن ہے یاد حیدر صفدر سے میرا دل
اسمین نگین جو آیا اسکا انکو شرف ہوا

آیا جو ہین جمال جہانتاب کا خیال
ہر داغ یاد رشک مہ بے کلف ہوا

عاشق کو تیرے خاک سے اعجاز ہی حصول
ہر سنگریزہ ہاتھ مین در نجف ہوا

مضمون جو تیرے گوہر دندان کے بھر گئے
دل سینہ مین ہمارا ایک صدف ہوا

حق سے علی ملا ہے علی سے ملا ہے حق
جسکی طرف علی ہے وہ حق کی طرف ہوا

دھویا ہوا ہے نام خدا نام شیر حق
بحر کا اب آب دہن جا کے کف ہوا

برخ کمانکی طرح جلائین گے کیا صنم
ہر خار چشم تیر بلا بہر صف ہوا

غاصب ہماری دشت مضامین کو چھین لے
حیدر سے شیر حق کا ولا حق تلف ہوا

دامن مین شب کے کیون نہ خورشید منہ چھپائے
عارض سے تیرے چاند کے منہ پر کلف ہوا

مومن پدر سے گرچہ پسر بر خلاف ہو
اختر حقیقتاً وہ بہت ناخلف ہوا

## میر ظفر مہدی صاحب تعلقہ دار علی نگر جرول متخلص بہ ایہم

مثل بلبل ہین محب مدحت گذار مرتضیٰ
محفل انکی وہی باغ و بہار مرتضیٰ

عقل عقل کل ہے بالای وقار مرتضیٰ
ہین خدا و مصطفیٰ مدحت گذار مرتضیٰ

دامن مغرب مین رخ اپنا چھپایا مہر نے
تھا سر سردار دین زیب کنار مرتضیٰ

پھر افق پر آگیا اکبار خورشید مبین | ہو گیا روشن جہان پر اقتدار مرتضیٰ
ملتوی تھی نعمت ختم رسل چالیس سال | تھا خدا و مصطفیٰ کو انتظار مرتضیٰ
دشمن ختم رسالت ہی عدوی بوتراب | دوستدار مصطفیٰ ہی دوستدار مرتضیٰ
رات بھر طاعات حق دن بھر جہاد و عدل اُ | یون ہی ہوتی تھی بسر لیل و نہار مرتضیٰ
ہے ہمیشہ فکر استرضای اللہ و رسول | خورد سالی سے یہی تھا کار و بار مرتضیٰ
ہی قمر مین طلعت نقش کف پاے علی | مہر مین ہی جلوہ عکس عذار مرتضیٰ
تا جی دنیا رہی ہونگی تا قیامت مختلط | حق و باطل مین ہے فاصل ذو الفقار مرتضیٰ
فیض نور کبریا جاری ہی فوق تحت مین | عرش پر صورت نجف مین ہی مزار مرتضیٰ
صحن گردون مین دم صید افگنی ثور و اسد | ایک ہی ضربت مین ہو جائین شکار مرتضیٰ
کیون نہ شیعونکی لئے ہون سیرگاہ جاودان | جلد پائین باغ کوثر جویبار مرتضیٰ
گوہر انجم کو لائے بھر کے دامن مین فلک | آج بزم جشن مین بھر نثار مرتضیٰ
حق ہوا معراج مین جب مصطفیٰ سی ہمکلام | کانمین آئی صدائی خوشگوار مرتضیٰ
شاہد عظمت ہین قرآن و احادیث نبی | مٹ نہین سکتا ہی یہ نقش و نگار مرتضیٰ
کوئی عارف ذات اقدس کے معارف کا نہین | ہان خدا و مصطفیٰ ہین رازدار مرتضیٰ
ہین کنیزین حورعین غلمان غلام شاہدین | فخر سے جبریل ہین خدمت گذار مرتضیٰ
دست چپ سے جب اکھاڑا باب خیبر آہنی | کون تھا جز قوت معبود یار مرتضیٰ
کیون نہ ہون سجدہ مین خم جن و ملک بہر نماز | قبلہ حاجات کعبہ ہی ہے مزار مرتضیٰ
قتل کے باعث دم لعنت ہوی کارہ کلیم | ہان نہین دیکھا کسینے اضطرار مرتضیٰ
سامنا ہی مشکلونکا پر نہین پروا مجھے | مرتضیٰ مشکلکشا ہین ہین نثار مرتضیٰ
نرغہ مین تھا پڑ ہی بیر الالم مین جب حجاز | داہنی بائین پیش و پس تھی ذو الفقار مرتضیٰ
دیدیا سبطین نے تابوت شہ اسوار کو | جب نظر آیا جمال نور بار مرتضیٰ

سر کشو پر ہیبت حیدر صد اہمائی رہی
بینوا ؤں کے لئے تہا انکسار مرتضٰے

دولت انجم مجہے دیگر اگر مانگی فلک
ایک ذرہ بہی نہ دون خاک مزار مرتضٰے

پای اقدس لگ گئی مہر نبوت کی نگین
جب ہوا دوش پیمبر پر گذار مرتضٰے

اے دل نادان نہو مایوس وقت امتحان
دیکہہ خود امید ہے امیدوار مرتضٰے

کبریا کی قہر کے بجلی تہی باطل کے لئے
بہر حق سینہ سپر تہی ذوالفقار مرتضٰے

پر نہ لو میں خواہین بہی نام جنت کا نعیم
بہر مدفن گر ملے مجکو جوار مرتضٰے

ایضاً

لامکان تک کیا رسا ہی اقتدار مرتضٰے
مرحبا ای دل نہ ہی عز و وقار مرتضٰے

رجعت خاور سے بہی چمکا وقار مرتضٰے
[illegible] سے ہی تا بہا ہے اختیار مرتضٰے

ذہن قاصر ہے کو کیا ہے کاروبار مرتضٰے
جز خدا جانے کوئی کیا اختیار مرتضٰے

مین تو کچہہ کہتا نہین کیا ہی وقار مرتضٰے
[illegible] سے سمجہو اقتدار مرتضٰے

لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار
ہی یہ اک ادنی سا اظہار وقار مرتضٰے

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار
واہ کیا اصل علی ہی اقتدار مرتضٰے

بارہا صد سالہ مردونکو بہی زندہ کر دیا
قدرت خالق نہتی تو کیا تہا کار مرتضٰے

شاہ کو کاسہ گدا کو تاج بخشین بو الحسن
شان خالقین نہین کیا اختیار مرتضٰے

شان احمد جسطرح لولاک سے ہی آشکار
ہل آتی سے ویسی ہی ظاہر وقار مرتضٰے

بعد خلاق دو عالم جن ہون یا انس و ملک
کون احمد کے سوا تہا رازدار مرتضٰے

مدح حیدر کرتے دیکہا قدسیونکو عرش پر
جبکی معراجین وہ افتخار مرتضٰے

پردۂ قدرت سے نکلا ہاتہہ جب لی نبی
دیکہہ لو ن شان یداللٰہی وقار مرتضٰے

دوش احمد پر چڑہے جب حکم خالق سے علی
سب پہ روشن ہو گیا عز و وقار مرتضٰے

لافتا الا علے کا ورد کرتے تھے ملک
دیکھتے تھے حرب مین جب کارزار مرتضے

صورت گردد مجسم فتح گویدا آشکار
قابل تحسین حق ہے کارزار مرتضے

جب چلی کفار پر تیغ علے بولی ملک
بازوی حیدر پہ ہے کیا کردگار مرتضے

جب اوکھاڑا باب خیبر منکرون نے بھی کہا
صاف ہی یہ قوت پروردگار مرتضے

قطع شہپر ہوگئے جبرئیل کے بولے ملک
الامان بس الامان ای ذوالفقار مرتضے

ہوکے زایر فخر سے کہتے ہین یہ روح الامین
مظہر شان الٰہی ہے مزار مرتضے

دوزخ و ہشت خلد و کوثر و نہر لبن
سب پہ ہوگا روز محشر اختیار مرتضے

قوت محتاج انکو دنیا قوت پروردگار
صبح و شام اور روز و شب تھا یہ شعار مرتضے

عالم بالا پہ قدسی تھے نہ مشتاق لقا
عرش پر احمد کو بھی تھا انتظار مرتضے

آہ ہی دل کا تقاضا ہے چل اس دشت سے
اب نجف مین چلکے دیکھون مرغزار مرتضے

ہوگئے گل جو چلے اس دار فانی مین تمام
بس تمنا ہے کہ دیکھون اب دیار مرتضے

واسطہ اونکا الٰہی تجھ پہ ہو چشم کرم
ہین جو دشت کربلا مین گلعذار مرتضے

ای عزاحم کس لیے بیمار تو ای دربان کہ للہ
ہی امین باصفا بھی خاکسار مرتضے

افسر

کون کر سکتا ہے تشریح وقار مرتضے
فخر ہین جبرئیل کے نعلین دار مرتضے

مصطفے اونپر فدا ہین وہ نثار مرتضے
یہ نبی کے فخر ہین وہ افتخار مرتضے

ہے وہی پیارا خدا کا جو ہی یار مرتضے
اونکے دشمن کا ہے دشمن کردگار مرتضے

کب ہستی حد میری کب پیدا ہوا اوس سے غبار
اوسکے منہ مین خاک وڑای جو غبار مرتضے

عالم علم لدنی کون ہے اسکے سوا
یا نبی ہین یا خدا ہے رازدار مرتضے

وقت ہین نا وقت مین مینے پکارا جب کبھی
کام آسے مشکلون مین نثار مرتضے

آدمی تو کیا ہین منتی تہی جنون کی جان پر
خلق مین کہتے تہی جسدم ذوالفقار مرتضے

چپکے کہدینگی نکیرین اوسکو نم نومۃ العروس
جسکو جانین گے کہ ہی یہ جان نثار مرتضے

افتی الا علے لا سیف الا ذوالفقار
پڑہتے ہین مشکلمین اپنے جان نثار مرتضے

رجعت شمس آپکے خاطر ہوی ثابت ہے یہ
صاف روشن ہے اسی سے اقتدار مرتضے

باغیون نے ایک چلو ہی نہ پانیکا دیا
کاٹ ڈالی ہاے سرو جویبار مرتضے

جسکو چاہین دیکے جاگیر ارم کر دین نہال
سرور اہل جنان ہین گلعذار مرتضے

خاطر نازک پہ بہی آتے نتہی گرد ملال
دیکہتا کیا کوی بال پر غبار مرتضے

عین کعبہ مین جو رکہے دوش احمد پر قدم
اور بالا ہو گیا عز و وقار مرتضے

ماہ سے قطع منازل مین یہ دو نو تیز ہین
یا براق مصطفے یا راہوار مرتضے

شیشہ ساعت کی صورت پر کدورت سے نہین
رشک آئینہ ہے جسم پر غبار مرتضے

قبر مین کیا خاک آنکہین آشنای خواب ہون
اشتیاق مرتضے ہی انتظار مرتضے

کیون نہ سب غازی سہد اللہ کا اونکو کہین
عہد مین اژدر ہوا پہلے شکار مرتضے

حوض کوثر پر ارم پر خلد پر تسنیم پر
اختیار مصطفے ہے اختیار مرتضے

ختم حسن پر سب نبوت سب امامت ہو گئی
کیسے کیسے ذی حشم ہین رشتہ دار مرتضے

باغ جنت سے کہین بہتر ہوا اوسکی ہر گلی
آپنے دیکہا نہین افسر دیار مرتضے

## اغلب

اہل نخوت سے جہکے کب خاکسار مرتضے
کب دیا اس چرخ اخضر نے غبار مرتضے

دوش احمد نے اوٹہایا جبکہ بار مرتضے
بڑہ گیا عرش بریں سے بہی وقار مرتضے

پیش اعدا کالعدم تہا اضطرار مرتضے
واہ کیا تسکین تہی او رصبر و قرار مرتضے

یا الہ العالمین دکہلا جوار مرتضے
خوب پہر پہر کر کرون سیر دیار مرتضے

قہر رب تھی اشقیا مین کارزار مرتضی
تھی قیامت کا نمونہ ذوالفقار مرتضی

غمزہ و عشوہ پری کا ہے لگی جسکی گلے
جان لیکر چھوڑتی ہے ذوالفقار مرتضی

رہتی تھی کفار سے حربون مین بالا ہاتھ پہ
واہ کیا معجز نما ہے ذوالفقار مرتضی

خود پہ بکتر پہ سینہ پر چلے کفار کے
آئی تھی گھر سے خدا کے ذوالفقار مرتضی

خود مرحب کا ٹکڑا کاٹا پر جبریل کو
کچھ عجیب رکھتی تھی برش ذوالفقار مرتضی

گھاٹ سی اوتری جو سر اعدا کے ہنگام نبرد
پل بنی دریا کا گویا ذوالفقار مرتضی

جان دیتے تھے گلے مل مل کے ساری اشقیا
ہے پری جنگاہ مین یا ذوالفقار مرتضی

سورہ والشمس یا واللیل کی تفسیر ہے
عارض پر نور و زلف مشکبار مرتضی

عالم اسباب مین تنہا نہین اونکا عمل
گھر مین بھی اللہ کے ہے اختیار مرتضی

پایہ اعلی کو پا سکتا نہین کوی ولی
عرش کرسی سے زیادہ ہی وقار مرتضی

ہے غلط فہمی اگر خورشید سے تشبیہ دون
جلوہ نور الہی ہے عذار مرتضی

دیکھکر دست خدا پر دلیسے بولا وہی نبی
کھل گیا معراج کی شب اقتدار مرتضی

آیہ تطہیر جب نازل ہوی قرآن مین
ہو گیا اسلام پر ظاہر وقار مرتضی

دیکھئے ثمرہ اونہین نخل محبت کا ملا
ہو گئے محبوب رب سب خاکسار مرتضی

چوم لون پایہ جو پاؤن اوس سر پاک کا
مس کرون آنکھون سے گرد دیکھون مزار مرتضی

اہل دنیا سے تعلق حسبتہ للہ تھا
قابل صل علے ہے کاروبار مرتضی

اسقدر ممنون منت ہون کہ سر اوٹھتا نہین
کیا بیان ہو مجھ سے لطف بیشمار مرتضی

یاد کرتا ہون تو روتا ہون غم حسنین مین
ہائے خون آلودہ چشم اشکبار مرتضی

بخشتے ہے خاک و انکی چشم نابینا کو نور
ہے عجب معجز نما یا رب مزار مرتضی

بالیقین اغلب انہیں سے اپنا مطلب ہی
مظہر شان الہی ہے مزار مرتضی

شیخ عبدالحق اختر

بعد مردن جب نظر آئی بہار مرتضےٰ
بلبل دل ہوگیا میرا نثار مرتضےٰ

جان و دل سے خلد میں بیچا ہُنسا غلمان غلام
ہوں فدائے مصطفےٰ خدمتگذار مرتضےٰ

رنگ ہو کیا رنگینی کیا کیا الفت آل نبی
خلد میں جا کر رہیں گے دوستدار مرتضےٰ

دیکھئے عرش معلے پر لکھا ہی نام پاک
واہ رے اعزاز اللہ رے وقار مرتضےٰ

شور تھا بیر العلم میں الامان کا ہر طرف
جب کبھی ستے ذوالفقار آبدار مرتضےٰ

کربلا کو دفن سے شبیر کے گر ہی وقار
ہے نجف کے بھی زمین کو افتخار مرتضےٰ

کعبہ میں پیدا ہو دوش محمد پر چڑھے
تھا ملایک سے کہیں برتر وقار مرتضےٰ

نائب خیر الوریٰ شیر خدا مشکل کشا
یہ لقب یہ نام اللہ رے وقار مرتضےٰ

آسمان سے جب ملک آتی ہیں بہر قبض روح
ہوتا ہی مومن کو اوسدم انتظار مرتضےٰ

دیکھتے ہیں اپنے پر جبریل جب لٹکی ہوے
یاد آجاتی ہے ضرب ذوالفقار مرتضےٰ

وقت سجدہ موم ہوتا تھا بوقت جنگ سخت
واہ رے اعجاز جسم ذیوقار مرتضےٰ

کیوں مشام جان معطر ہو نہ بوئ خلد سے
دمبدم آتی ہے خوشبوئ بہار مرتضےٰ

سرو بھی گلزار میں استادہ ہی باصد ادب
اور نرگس کو ہے ہر دم انتظار مرتضےٰ

خلد و طوبیٰ حوض و کوثر حور و غلمان سب دیے
پیش خالق کسقدر ہے اعتبار مرتضےٰ

آنکھ سے میں بھی ملونگا اپنی یدل قبر پاک
گر یہ قدر لے گیا سوئے مزار مرتضےٰ

بلبل و گل جب ہوئی باہم کیا یہ مشورہ
اوڑ چلو یہاں سے بس اب سوئے دیار مرتضےٰ

پھر زلیخا کو نہ ہوتی چاہ یوسف کے کبھی
دیکھتی گر خواب میں روے نگار مرتضےٰ

شیر سے سلمان بچے چھوٹا کبوتر باز سے
غیرت اعجاز تھا ہر اک شعار مرتضےٰ

تھرتھرائی آسمان جنبش میں بس آئی زمین
جب پڑی مرحب کے سر پر ذوالفقار مرتضےٰ

کہتا ہی پروانہ دل جلکے میں قربان ہوں
دیکھ لوں اکبار گر شمع مزار مرتضےٰ

ایک حالت ہے نجف میں عاشق و معشوق کے
بلبل و گل دونو ہوتے ہیں نثار مرتضےٰ

ہے دعا ہر دم یہی اے خالق کونین سے — کربلا کو دیکھکر دیکھوں مزار مرتضے
خوف کیا روز قیامت کا ہے ای اختر تجھے — تو غلام مرتضے ہے تو نثار مرتضے

## احقر

لوح و کرسی سے ہی بالا تر وقار مرتضے — کیا قلم لکھیگا وصف بیشمار مرتضے
بوسے دیتے ہیں ملایک کرتے ہیں ہر دم طواف — سنگ اسود ہے کہ ہے سنگ مزار مرتضے
آن واحد میں پی دعوت گئی چالیس گھر — ہر ملک ہوتا نہ کیوں حیران کار مرتضے
منکشف ہر ایک ہے ہی قصہ سلمان کا حال — کیوں نہ ہنستا شیر سے تھا جان نثار مرتضے
جب خداوند جہان خود آپ کرتا ہے صفت — کیا بشر سے ہوگی مدح اقتدار مرتضے
دن نمایاں ہو گیا پھر ادا ای فرض عصر — مہر نکلا رات کو تھا یہ وقار مرتضے
کرتی تھی جسموں کی کیا حصہ برابر جنگ میں — تھی وہ میزان عدالت ذو الفقار مرتضے
آنکھیں کھل جائیں گے انوار خدا کی دید سے — کیوں نہ ہو مرقد میں مجکو انتظار مرتضے
غیرت کافور جنت خاک ہو جا میرے — گر جگہ ملجاے پائین مزار مرتضے
دستگیری کے لئے آئیں گے مولا بالیقین — قبر سے اوٹھیں گے جس دم دوستدار مرتضے
بیگمان محشر میں رہنے کو ملیگا باغ خلد — سچ ہے احقر تو ہی اک خدمتگذار مرتضے

## مومن دہلوی

کٹتی ہی میری تیغ زبانسے زبان تیغ — کیونکر سخن فروش ہو سوداگران تیغ
میرے نفس کے دیکھ کے معجز نمائیاں — کیا دور ہے کہ دم نہ رہے درمیان تیغ
فردوسی ایک خارجیان بیان تھا — گلریز میرے دم سے ہوی بوستان تیغ
حسّاد سر سے پانوں تلک خون میں ڈوبجائیں — جوہر اگر دکھاؤں میں اپنی لسان تیغ

میدان کشت و خون مین میرا دست نی سوا
جائی عنان کشیدہ تو ہو ہمعنان تیغ

ہے دیکھ کر اشیان میرے اشعار شوخ کلکے
سینہ پہ بنکرون کے ہین لاکھون نشان تیغ

ہرگز نہ کر سکے میرے خامہ سے سرکشی
پیدا اسی نکون سے ہی عجز عنان تیغ

جسجای خطبہ خوان ہو میری تیزی زبان
وہان جانی فرض سجدہ منبر فسان تیغ

پابوس گر کرے میرے خامہ کا بند ہون
شیرین سخنسے لب خوش بیان تیغ

خجلت سے آب و تاب سخن کے ہی آب و تاب
کیونکر چھپے چھپا ہی اسسے شرم نہان تیغ

مت پوچھ مجھ سے خون عنادلکا ماجرا
ہر گل زمین شعر پہ ہے آسمان تیغ

ہووے نہ میرے حجت قاطع کے سامنے
سرگرم لاف و دعوی برش زبان تیغ

کیسے شکست رونق بازار ہو گئی
ہے تختہ بند دست و قلمسے دکان تیغ

میری بدیہہ سنجی کے جاہل کشتی کو دیکھ
نظرونسے گر پڑا اسے ستم ناگہان تیغ

اکبات مین تمام ہی یہان کا مدعی
کسکی بلا ہو بارکش امتنان تیغ

آہن گداز نالہ فرہاد دیکھ کر نہو
پیکان ضمان خنجر خنجر ضمان تیغ

کیا تاب میرے حرف پہ انگشت رکھ سکے
ہر خط پہ نکتہ چین کو ہی وہم و گمان تیغ

گر شوق زخم عشق کے لذت بیان کرون
ہرگز نہ ہمان نکہای بجز استخوان تیغ

دل ہی مین حسرت نفس خونچکان رہے
میرے معاندو نپہ ستم ہی امان تیغ

پڑھتا ہون اور مطلع رنگین کہ سن جسے
سرگرم آفرین ہو لب خونچکان تیغ

## مطلع ثانی

نہلا دیا عدو کو لہو مین بسان تیغ
میری زبانکے آگے چلے کیا زبان تیغ

پہر جوش آگیا دم خوننابہ ریز کو
پہر تیزی زبانسے قربان زبان تیغ

صد مژدہ جراحت منکر حسود کو
کرتا ہون رزمگاہ مین مین امتحان تیغ

مومن کو آرزو ہی ثواب جہاد سے — کفار کاش اوسکے سنین داستان تیغ
آئی ہی لب پہ مدح خداوند ذوالفقار — لیجاؤ منکرونکے لئے ارمغان تیغ
شیر خدا علی کہ شجاعت ہے جسکی — سرپنجۂ اسد پہ زہ نخرن بنان تیغ
غالب کہ سرحربا ہی ہے اوسکے ہو فرض عین — تعظیم تیغ دلکر ہمت تیغ وشان تیغ
کیا دور اوسکے دست کرمکے اثر سے گر — یاقوت ریز ہو مژہ خونفشان تیغ
ای ابر تند باز ظفر خرمن عدو — ہی حرف جو گرم پائی برق تپان تیغ
وہ آنچ تیرے تیغ مین جل جای مثل طور — گر تو جہنم کدہ پہ کرے امتحان تیغ
کہتے ہین دیکھکر تیرے دشمن ہلال عید — کہا دہی سوای زخم کے کیا میہمان تیغ
جوہر تیرے مخالف مجروح مین نہین — کوئی مگر ہی وہ ہے قدردان تیغ
حسرت ہی تیرے بوسہ دست بلند کی — کسطرح چرخ پیر نہ چڑہے کہکشان تیغ
دشمن کا ایک نیم اشارہ مین کام ہو — ابرو کا تیرے عکس پڑے درمیان تیغ
کوشش نے تیرے حرف تعصب مٹا دیا — کیون بید خوان دہر ہو بادخوان تیغ
تمکین کو تیرے دیجئے گر کوہ سے مثال — گردین تنونسے اوٹہی نہ بار گران تیغ
آب حیات چارہ گری تا دم مسیح — ممکن نہین جئین تیرے خونگردگان تیغ
منکر تیرے امامت حقکے ہین گرم جنگ — درکار ہی وضو کو جو آب روان تیغ
کیا شرکشی کی تاب کسی سخت گوش کو — جہکتا ہے تیری آگے سر قہرمان تیغ
تیرے عدو گر اپنا گلا آپ کاٹ لین — کام آئی کوشش وکشش ارمغان تیغ
نسبت سی تیرے ہاتھ کی چشمک زنی کرے — ابروی دلربا پہ خم جانستان تیغ
کیا بات تیرے پنجۂ آہن فشار کے — ورد زبان ہی غلغلۂ ارمغان تیغ
سرخی تیرے عدو کی لہو کی ہے جا بجا — رنگین کسطرح سے نہو داستان تیغ
ظالم ہین تیرے دور مین نالان کہ وقت جنگ — بانگ شکست تیغ ہی شور وفغان تیغ

کوئی اگر سے نہ گرمی روز نشور مین — بسمل پہ تیرے مہر مگر سائبان تیغ

وہ دست پنجہ مظہر سر پنجۂ خدا — وہ تیغ باعث شرف دودمان تیغ

لرزان ہے مثل بید ترے رعب سے جو ہاتھ — پھل باغیونکو کچھ نملا جز زبان تیغ

پتھر کو بھی نہین ترے حملے کے تاب سے — یاقوت زرد شاہد بیم نہان تیغ

جراح کیا کہی ترے زخمی کا ماجرا — سوزن نہی زبان ہوئی ترجمان تیغ

یہ کہکشان نہین کہ رہا خوف سے جو دہیان — سو پڑ گیا ہے دلپہ فلک کے نشان تیغ

پایہ ترے بیچ شجاعت سے بڑھ گیا — کیونکر رہے نہ تارک سر پر زبان تیغ

ہر بار کیون نہو ترے تلوار تیز تر — دشمن کی ہے قساوت قلبی فسان تیغ

سیف و قلم ہین دونون ستون کاخ دین کے — حیران ہو باب علم کہون یا بیان تیغ

رنگین بیان ہو گر ترے غزوہ کے ذکر مین — پڑھنے لگے درود لب خونچکان تیغ

غازی بھی ہو شہید بھی تو تیرے دست سے — سرگرم جلوہ فصل بہار و خزان تیغ

زہر آب دین اگر ترے دولتکی دور مین — عمر خضر ہو زندگے جاودان تیغ

گرم دعای شاہ ہو مومن کہ بس ہے — آمین سرا زبان اجابت فشان تیغ

روز نبرد حادثہ زیر شکست و فتح — جبتک کہ ہے نشیب و فراز زبان تیغ

تاج ظفر ہو زیب دہ فرق دوستان — اعدا کا سر رہے نہ بار گران تیغ

## شہیدی

میرا سینہ ہے بیشہ بود و باش شیر یزدانکا — فضای لامکان سے قرب ہے میرے نیستانکا

جو پوچھا مینے اوسکا مرشد پیر طریقت سے — بتایا کانین مجکو علے ہے نام یزدانکا

بتونکے توڑنے مین اوسکا ابراہیم ہمسر تھا — اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولانکا

توارد کے یہ معنی جب لکھا شعر اوسکی مدح مین — میرے مضمون سے مضمون لڑ گیا ہی نظم غیر انکا

بہت دشوار تہا دیوار کعبہ کو پہاندنی بہت
اگر وہ در نہوتا مصطفے کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستشگاہ محشر تک رہی کا ہر مسلمان انکا

حقیقت جزو کل کی آپ پہ یا شاہ روشن ہے
کہون کیا حال اپنی حسرت در دفراوان کا

نہ اک لحظہ ہی گلرنگ پیکر دیکہتے کی
نہ اک لحظہ رہا نظارہ گیسوی خندہ [illegible]

ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے
کروگے خیر درمان تم میرے [illegible] کا

تصور آپکی صورت کا وقت نزع مجکو ہو
میرا ماتم سرا مشرق بنی مہر درخشان کا

شہید ہی مصطفے کا لاڈلہ حیدر کا پیارا ہون
مجہے کیا خوف ہی بردہ ہون شاہ شہید انکا

## ابوالحسن زار

والشمس کے تفسیر ہے یاروی علی ہے
واللیل کی ہے شرح کہ گیسوی علی ہے

یک حملہ مین فورًا در خیبر کو اوکھاڑا
کیا نام خدا قوت بازوی علی ہے

ہے دلمین میرے یادشہ دینکے نہایت
سینہ مین میرے خاک نہین کوی علی ہے

اکسیر تیری تجہکو مبارک ہو مخوس
اکسیر مجہے خاک در کوی علی ہے

کیا پوچہتی ہو زاہد و بندہ کو کہ کیا ہے
واللہ یہ جاروب کش کوی علی ہے

گل سے رخ گلرنگ کو نسبت نہین مطلق
وہ گل مین کہان جیسے کہ خوشبوی علی ہے

ای بوالحسن زار ندا غیب سے آئی
کہتے ہین جسے خلد برین کوی علی ہے

## بزم

دم بہر رہا ہون عشق جناب امیر کا
نشہ ازل سے ہے مے خم غدیر کا

کیون عرش پر دماغ نہو اس حقیر کا
مداح ہون وصی رسول قدیر کا

سایل ہون استان جناب امیر کا
شاہو نسے بہی سوا ہی حشم اس فقیر کا

کہتے ہیں مجھکو یہ پیر در راہ سلوک سب / کیونکر نہ ہوں مرید ہوں حیدر سے پیر کا
حامی عدم کا ہوگا پیر اخضر براہ دین / ڈر ہے کا نہیں ہے کچھ سفر ناگزیر کا
وو استعد کہ پھر نہ ہے حاجت طلب / کشکول بھر دو یا شہ دین اس فقیر کا
اللہ کے الف کا ہی کا نہ دلسے نقش / حقا کہ ہوں ازل سے فقیر اس لکیر کا

جاسے کا بزم حشر میں جسدم یہ ہوگا شور
لو آیا وہ غلام جناب امیرؑ کا

## خواجہ وزیر

مر گئے ہم وہ روانہ ہوگئے / رات بھر جاگے تھے دنکو سو گئی
قتل بے شمشیر او ظالم کیا / آئینہ دکھلا دیا دو ہوگئے
یا علی تم اور نبی تو ایک ہو / چشم احول میں مگر دو ہوگئے

## ابوالحسن

ہر دم ہے دل زار طلبگار علی کا / اللہ دکھائے کہیں دیدار علی کا
اوس گیسوے شب رنگ کے واللیل ہے تفسیر / والشمس ہے اک جلوہ رخسار علی کا
امت کو شفاعت کا نہ محشر میں خطر ہو / کھل جائے اگر لعل گہربار علی کا
کیونکر نہ علی باب علوم نبوی ہوں / دربار ہے ای مومنو دربار علی کا
کس مونہہ سے کروں وصف ید اللہ کا رتبہ / خلاق دو عالم تھا طلبگار علی کا
تپ ہو تو کریں اوسکا علاج اے اطبا / کیا میری دوا ہیں تو ہوں بیمار علی کا
ہرگز مجھے خواہش نہیں دنیا ہی دنی کے / طالب ہوں نبی کا ہوں طلبگار علی کا
اے زاہد و محشر میں نہیں اور سہارا / ہر دم ہے وسیلہ مجھے درکار علی کا

ہی یہ حسن خستہ کی امید یہ یارب
عاشق رہے تا حشر دل [illegible] کا

## بزم

مداح ہون وصی رسالت مآب کا
مین ہم سبق ہون حامل ام الکتاب کا

ذرہ ہون مین غبار در بوتراب کا
آگے ہے میرے خاک فروغ آفتاب کا

پیر وہی جو کہ بعد نبی بوتراب کا
سالک وہی ہے جادۂ حسن و صواب کا

لکھ وصف آج شہر الہی کے باب کا
حقا کہ وہ وصی ہے رسالتماب کا

معراج پای کعبہ مین دوش رسول پر
بالا نبی سے اوج ہوا بوتراب کا

پہلو مین کیون نہ دل سے رکھون جان سے عزیز
شیشہ بہی ہی حب علی کے شراب کا

مولی علی ہین اوسکا ہی مولا ہون جسکا مین
مطلب یہ ہے حدیث رسالتماب کا

کہتی تہی ذرہ ذرہ کا حال آپ سے زمین
پایا اسی سبب سے لقب بوتراب کا

کے بہشت کوی نجف ہی اگر صبا
عالم ہو باغ شیب مین فصل شباب کا

لکھون اگر صفت عرق روی پاک کے
جاری ہی میرے قلم سے ہو چشمہ گلاب کا

گرد ونسے اوج رتبہ دلدل کو پوچھئے
رشک ہلال چرخ تہا حلقہ رکاب کا

فرماتے تھے علی کہ زیادہ ہو یقین
اوٹھ جائے درمیانسے جو پردہ حجاب کا

پونہچے قریب پردہ جو معراج مین رسول
نکلا حجاب نور سے ہاتھ اوس جناب کا

دریا بنین مداد شجر سب قلم ہون گر
ہر برگ سبز و خشک ورق ہو کتاب کا

کاتب ہون انس و جن و ملک اور لکہین تمام
اک شمہ بہی رقم نہو وصف اوس جناب کا

پہر مدد علی ولی آئین گے ضرور
کچھ ڈر نہین لحد کے سوال و جواب کا

اے بزم بیقرار ہے شوق نجف مین دل
عالم ہے صاعقہ مین مرے اضطراب کا

## میاں مصحفی

لگے گر ہاتھ میرے تار اوس زلف معنبر کا
تو ہووی باعث شیرازہ دان اجزای ابتر کا

برو زیکیشی جیسے تیری آنکھونکو دیکھا ہی
ستارہ تب سے جون خورشید ہی گردش مین ساغر کا

وہ صید سخت جان ہون مین ترے آنکھونکو دیکھا ہی
ہوا جاتا ہی دم برگشتہ وقت ذبح خنجر کا

اوڑی ہین جبکہ دل اندر ہوای نامہ بردار کے
ہر اک نالہ ہمارا بال ہے جیسے کبوتر کا

وہ خاکستر نشین ہون مین کہ مثل اخگر آتش
نہ مجکو فکر بالاپوش کا ہے اور نہ بستر کا

کلیجہ چھن گیا ہے میرا اہ و نالہ سے یہانتک
کہ اب جو دم نکلتا ہی تو جیسے دود مجمر کا

نہو گی جانکنی کے وقت ہر تشنگی غالب
کہ تو اے مصحفی مداح ہے ساقی کوثر کا

## مرزا رفیع السودا

چہرہ مہروش ہے ایک سنبل مشکفام دو
حسن بتانکے دور مین صبح ہی ایک شام دو

ہین دو تنگ شراب و ساقی کی چشم مست
کیونکہ نہ بگڑی صحبت اب بادہ کش ایک جام دو

میرے ترے یہ ربط ہے جیسے میان بحر و بر
واقعی ہین تو ایک ہین گو کہ ہوئی ہین نام دو

خون جو کیا ہی بیگنہ تونے میرا دل و جگر
لیوینگے جیسے حشر مین اپنی یہ انتقام دو

تجھ سے وفا و مہر کی دیدہ دلکو طمع ہے
کرتے ہین او سمہر لگین بلای خیال خام دو

ابروی یار کا خیال دلمین ہی روز و شب
ہووی جو تیغ ابدار کیون نہ کرین نیام دو

فکر نہ داب کرین یا کہ معاش کا تلاش
زندگی اپنی ایکدم کیجیے کیونکر کام دو

پہینکے ہے منجنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ
بیٹھ کے ایکدم کہین ہووین جو ہمکلام دو

خورد و بزرگ دہر مین نسبت جام و شیشہ جان
یا تو وہ اونمین ایک ہی گو کہ ہوئی ہین نام دو

دلکو میان خط و زلف مین جو رکہے یہ عدل ہے
ایک یہ مرغ ناتوان جسکے لئے ہین دام دو

کہتی ہی مجھ سے معرفت ہووے گی یہ غزل
ہمرہ نعت و منقبت گر اسی التزام دو

اپنی یہ غرض اوس سے ہی کہ تو بہلا یہ کیونکر ہو
ایک ہین ہم سنگلاخ اوسمین تو ہووین کام دو

مطلع نعت و منقبت کہہ چکا ہی میر جان — اب مجھے آگی مانگ لے کر کے ثواب کلام دو

## مطلع

مثل زبان خامہ ہین گر نبی و امام دو — معنی تو او نہین ایک ہین گو کہ ہوی بنام دو

ہوتی نہی غروب ایک پہر نماز پہر گیا — ایک کرے عشا پسی قرص مہ تمام دو

جا کے اونہونکی رتبہ تک باندہی ہنوز خیال ہم — وقت مراجعت جو کوچ ایک کرے مقام دو

اونکے طواف روضہ کو پہونچے کبہو نہ جبرئیل — رکہ کے زمین پہ ایک کام تا نکرے سلام دو

موسی و خضر و مسیح در پہ انہونکی وقت خطو — ایک نبی ہی چوبدار کرتے ہین اہتمام دو

سجدہ کرین ہین مہر و مہ رپہ اونہونکی روز و شب — مہر ہین اوسکے یون ہوا داعی ہین یہ غلام دو

ہوتے علیم کس سبب معتقد قیام دہر — دیتی نہ گر زمانہ کو ملکے یہ انتظام دو

وصف براق و دلدل کہہ تو مین کیا بیاں مگر — شرق سے غرب تک جسکے نہین ہین گام دو

مرضی حق نہین تہی یہ دو ہوا او ایکنام — ورنہ پہرین عرش پر ایسے ہین خوشخرام دو

برش اونہونکے تیغ کی مجہ سے بیان نہو سکے — خامہ کے اب زبان ہوی لکہنے سے جسکا نام دو

اوسکے خیال مین کوئی دیکہے جو اپنی پلکو — احولونکی طرح سے آمنے نظر تمام دو

یاد مین اوسکے گر عدو دیکہی جو باپلکو پہر — ماہی کہی سمجہے حلال ایک ہی حرام دو

سودا اب آگے کیا کہون مجہسے کہی ہی اونکا ذکر — قطع کلام کر کے تم مدحکو اختتام دو

چاہی تہی طبع یہ میری طول دی اس کلام کو — کہین علی نبی سی یون اسکا صلہ تمام دو

ہی یہ امید اس سے بہی یون نبی علی ہین کہین — اور ونکو دو ایک جام دیجیو اسکو جام دو

یہ بہی صلہ نہین ہی کم عرصہ حشر مین آگر — یاد کرین جو مجہے کو ایسے با احترام دو

## میر انشاء اللہ خان

کر پہر افلاک کے سب ہو کے انطباق آتش — موئے تو دیتا ہوں کہ کرے ابھی احراق آتش

نفس گرم وہ رکھتا ہوں کہ جس سے ہو جائیں — نسخۂ کل کے یہ مجموعہ اوراق آتش

آنکھ اگر مجھ سے ملا بیٹھے تو تقصیہ کو چھوڑ — بھاگ جاوے طرف عالم اطلاق آتش

چشمۂ نور ہو پھر اک شرر سے جاری — آگ دینی کو میرے جھاڑے جو چقماق آتش

میں وہ دل سوختہ ہوں گرم خروش ایسی بلبل — کہ میرے سامنے مطلق ہو نہ چراق آتش

جیسے ہی نعرہ اگر ہند میں کھینچوں ہو ست — ہو گریزندہ سوے وادی قبچاق آتش

گرچہ میں نوع بشر میں ہوں و لیکن جانتا — کر سکے میرے عناصر میں نہ الصاق آتش

سابقہ جیسے میرے آہ سے رکھتی ہے گرم — تب سے ہی برق شرربار سے سباق آتش

ق

بے ادب مجھ سے اگر ہو کے کبھی ایں صاحب — ہے یہ مدت سے جلا دینے کو مشتاق آتش

خواجہ خورشید کہ ہے بابکی جا گر اوسکے — صاف ملہ پہاٹ یہ کہتی ہے عاق آتش

میرے سینہ کی اگر آگ سے واقف ہووے — پہچتے رہتے سدا حضرت اسحاق آتش

برق وش میرے گناہوں پہ جو چشمک ڈالی — ہووی گردن زدنی لائق شلاق آتش

آنسو دو چار ورو ڈالوں ابھی گر ما گرم — جسکے امواج میں مشرف ہو با عراق آتش

خالق ارض و سما کا ہے وہ نوبت خانہ — کہ دہل سینے کے جسکے ہیں مشتاق آتش

ساتھ بجلی کے تڑپتی ہیں کہ جسکا تو تھمین علم — روز نقارہ ہی جسکے ہی یہ مطراق آتش

غوطہ زن لجۂ حیرت میں ہو فی الحال اگر — ہو مشرف بقدم بوسی عشاق آتش

اپنی مولیٰ کی محبت میں ہوں مثل خلیل — کوئی ممکن ہے کہ دیوے مجھے شلتاق آتش

یا علی جب کہ زبان سے کہی انشاء اللہ — کرۂ نار میں سب جھکے ہو بیباق آتش

طائر سدرہ سے میں گرم سخن ہوں جیسا — کب کرے مثل کلاغ آگے وہاں نعاق آتش

آنچ دوزخ کی نہ پہونچے میرے دامن کے گرد — گرچہ ہے وہاں کی غضب شہرۂ آفاق آتش

کیونکہ میں اوسکے غلاموں میں ہوں جسکا ہے نام — سو کہاں [illegible] ہو نفاق آتش

یعنی وہ شمشیر خدا حیدر صفدر جسکے — جسکے خدام سے پیش آئے باخلاق آتش
روز و شب صفحۂ آفاق مین جسکے ڈر سے — مادرانہ کرے خاشاک پہ اشفاق آتش
اوسکے اعدا کا جلانا جو نہوتا منظور — خلق کرتا نہ کبھی حضرت خلاق آتش
اوسکے ذمہ جو شفاعت نہوئی ہوتی تو — دیتی عالم مین سزا معشر فساق آتش
کیون تپ محرقہ دشمن کو نہ اوسکے ہووے — پھونکدینی مین ہے از زمرہ احراق آتش
اوسکے صمصام کے اوصاف مین مطلع وہ پڑہون — چھوڑ دے سنکے جسے نار کا مصداق آتش

## مطلع

ذوالفقار اوس شہ دین کی ہے باحقاق آتش — یہ وہ آتش ہے کہ ایسے نہو براق آتش
فرق اعدا کو وہ جب کاٹی تو برش کے ساتہ — دوڑتی اوسی وہ لپٹی ہوی تا ساق آتش
نکلے اوسکے لب ہر زخم سے آواز حزین — کسوت آب مین ہے وای یہ حراق آتش
اژدہا شکل جہان زہر وہ اپنا اوگلے — رکہے اوس دشمن مین خاصیت تریاق آتش
اوسکے والدل کی تصدیق مین کہے جبکا اغل — ضو مین خورشید صفت ہو تو باشراق آتش
اب دعائیہ پہ کر ختم قصیدہ انشا — کہ نہانی تہی مضامین مین بہت شاق آتش
پاسبانی کرو تم میرے متاع دین کے — کہین ایسا نہو چپکے سے لی سراق آتش
اپنے دروازے کا مجکو ہے مجاور کیجے — دلمین بہڑکاتی ہے یہان شدت اسواق آتش
دیکہتے دیکہتے راہ آنکہین بڑی جلتی ہین — دوستو نکلے ہوے عینین کے احداق آتش
لو بلا بہیجو [illegible] مین سوی نجف پہر خدا — کہ جدائی کی تمہاری ہے بہت شاق آتش
روز محشر مین پہر و ساہی تمہارا مجکو — روزی اوسکی نکرے حضرت خلاق آتش
جسکو سرکار کے الفت نہو پیو کی اوسکو — کہتی اس امر مین یہ صاحب اشراق آتش
بطن حساد سدا نار جہنم سے بہرے — دی اونہین رزق کی جا قاسم ارزاق آتش

تا ابد طعمۂ ثعبان مبین ہو وہ لعین
مطلقاً اوسپہ نہ ہرگز کرے اشفاق آتش

فے النار آپ کے حاسد کو ہو گر میل غذا
نان اوس شعلہ پہ شیر ہو قیماق آتش

یا شہنشاہ حسین ابن علی کا صدقہ
نہ کرے عنصر خاکی میرا احراق آتش

نزع کے وقت دکھانا مجھی اپنی صورت
تا نہ دوزخمین میرے تنکی ہو مشتاق آتش

دیکھہ جانا مجھے جنت مین کبھی ہونا چار
سیدماغانہ مزاج اپنے کو ہو چاق آتش

آپکے ساتھہ ہو فردوسمین انشاء اللہ
تکری اوسکے عناصر مین کچھہ احراق آتش

شعر اسکے یہ بول اوٹھین کہ ماشاء اللہ
لمعہ نور سے کہتی ہی یہ اشراق آتش

آتش آتش کے ردیف اوسمین گرما گرمی
بیٹھے یون جسکے قوافیمین باغلاق آتش

صاحب علم لدنی کا فقط ہی یہ فیض
ورنہ کیا رکھتے تھی گنجایش اوراق آتش

فارسی مین وہ دھوان دہار قصیدہ ہو اور
ساتون دوزخکو جلا کر کرے بیباق آتش

قافیہ اس سے بہی صد چند ہوں مشکل جسکے
چھوڑکر بہاگے جسے صفحۂ افاق آتش

## رضوان

لکھہ قلم حمد خالق اکبر
بعد اوسکے ہو نعت پیغمبر

پھر رقم مدح اوس ولی کے کر
جسنے چیرا ہے مہد مین اژدر

ہے ہوا جسکے شانمین نازل
آیہ انما بکبر و فر

جو ہے خویش و برادر احمد
ہے جو زوج بتول نیک سیر

اوسکے کیا مدح کرسکے انسان
جسکا مادح ہو خالق اکبر

لکھتے ہین رافعہ جسہ سیر
جو کہ لکھتے تھے شاہ کا دفتر

تھے بہت راست باز او رجلیل
اونسے مرقوم ہے یہ راست خبر

ایک دن مین نبی کے پاس گیا
تا کہ دیکھون جناب ہین کیدھر

دیکھتا کیا ہون خواب مین ہین جناب
اور سوتے ہین جس مکان مین رسولؐ
مین ڈرا یہ کہ گرا سے مارون
تب مین لپٹا میان ختم رسل
اتنے مین شاہدین ہوی بیدار
قتل موذی کو کر دیا مینے
آیہ انما سنا مین نے
مجھہ سے پہر مصطفےٰ نے فرمایا
ختم نعمت علے پہ کی حق نے
جسطرح تجکو مجھہ سے ہی نسبت
رتبۂ مرتضے ہے ہارونکا
بعد میرے علی مجاہد ہین
حق ہے ساتھہ اوسکے وہ ہی حقکے ساتھہ
نقل کرتے ہین رافع دیندار
قتل عثمان کے بعد کی بیعت
پہلے طلحہ پہر اوس کے بعد زبیر
اور سامان کیا لڑاے کا
عرض کے تمپہ جانسے ہون فدا
گہر جو رکہتے تہے وہ مدینہ مین
بیچ کر سبکو با جناب امیر
سن تہا اوس با خدا کا اسی سال

وہ سے خالق کا ہے ظہور و اثر
اوسکے گوشہ مین آیا ایک اژدر
چونکے اوٹہین سے خواب سے سرور
سانپ کا کچہ کیا نہ خوف و خطر
مجھہ سے فرمایا قتل کر جا کر
جسکے جانب سے تہا خیال ضرر
پڑہ رہے ہین جناب پیغمبرؐ
کرتا ہون حمد خالق اکبر
اوسمین داخل ہے تو بہی اے صفدر
وہی رکہتا ہے شاہدین حیدر
پہر نہین بعد میرے پیغمبرؐ
مثل تیرے ہی سب کا وہ سرور
جو ہے مومن کرے اسی باور
صدق قول نبیؐ ہوا اظہر
سب نے زوج بتول سے آکر
بیعتین توڑ کر ہوے اکفر
آے اوس جا پہ مالک اشتر
میرے حاجت روا ہوی حیدر
اور زمین تہی لب حد خیبر
کر دیا جنگ کا وہان سے سفر
پانچ ایزاد اور تہے اوسپر

وہ میں دم تھا یہ زبان پہ کلام
کی ہے میں نے دو مرتبہ بیعت
دوسرے بار بیعت رضوان
پہلے ہجرت بحکم ابو طالب
ہجرت دومی ہے مکہ سے
ہجرت سومی ہے ای یارو
تاکرون دشمنون سے شہ کے جہاد
ساتھ رافع تھے تاحیات جناب
بعد ازان ہمرہ جناب حسن
اسقدر ہو گئے تھے وہ نادار
سبط اکبر نے تب بخلق حسن
اور املاک بھی مدینہ کے
ذکر اونکے سخا کا کیئے اگر
اس روایت کو باخلوص تمام
پنجتن صوم نذر رکھتے تھے
مجکو اے اہلبیت سیر کرو
سنتے ہی بس سوال سائل کو
دوسرا روزہ روزے پر رکھا
چاہتے تھے کہ سب کرین افطار
یہ صدا دی کہ اہلبیت رسول
دیدیا سب نے ماحضر جو تھا

شکر ہے تیرا خالق اکبر
شب عقبہ مین دست احمد پر
مین ہجرت ہوے مجھی یکسر
حبشہ مین جسکی گئے جعفر
جب مدینہ مین آئے پیغمبر
کوفہ مین جاتا ہون کمر کس کر
اور لڑون کافرون سے بڑھ بڑھ کر
جنگ کرتے تھے خوب ڈٹ ڈٹکر
آے یثرب مین جب وہ نیک سیر
کچہ نہ رکھتے تھے پاس درہم و زر
خوش کیا نصف گھر اونہین دیکر
نصف دیکر اونہین کیا پر زر
ہین یہ مختار خانۂ داور
لکھتے ہین روایان نیک سیر
ایک سایل نے دی صدا در پر
کہ گرسنہ بہت ہون اور افقر
دے دیا سب نے کھانا نیکو سیر
وقت افطار جب کہ آیا نظر
اتنے مین ایک یتیم نے آکر
سیر کر دو بحق خالق اکبر
تیسرا روزہ پھر یونہین رکھکر

کر دیا دن تمام شام آئے — بیٹھے افطار کو وہ نیک سیر
ہاتھ کھانے تلک نہ پہنچا تھا — دے صدا اک اسیر نے در پر
کیجئے مجکو بھوک مین اب سیر — دے دیا سارا کھانا منگوا کر
جب کہ اسطرح تین دن گذرے — خوش ہوا بسکہ خالق داور
لائے جبریل میوہ ہای جنان — نوش فرمایا سب نے خوش ہوکر
متفق ہے مفسرون نے لکھا — ہل آتی کا نزول ہے اسپر
منقبت ختم کرکے ای رضوان — عرض کر اب بدرگہ داور
یا الٰہی بحق آل نبیؐ — ہو مرض سے شفا بدل اکبر
دے شفا جلد اے حکیم جہان — دو برس سے مریض ہے اصغر
مرض صعب کے ستانے سے — ہوگیا ہے نحیف اور لاغر
کشش زور ناتوانی سے — چین پاتا نہین ہے بستر پر
بطفیل مریض کرب و بلا — یا سید آل پیغمبر
سلسلہ کاٹ ناتوانی کا — دے عصا زور کا اسے داور
کر ادا دین میرا رب کریم — تیرے در سے نجاؤن مین در در
تو غنی مین فقیر ہون یارب — فقر کو دفع کر پئے حیدر
قرض سے ہوگیا ہون زار زبون — ضیق و عسرت کو کھو دی سرتاسر
حشر میرا ہو اہلبیت کے ساتھ — ہون شفیع میرے احمد و حیدر
طپش آفتاب محشر مین — علم حمد سائبان سر پر

## مرزا رفیع السودا

بسان دانۂ روئیدہ ایکبار گرہ — کھلی جو کام میرے پڑی ہزار گرہ

منعقد اتنی ہے خاطر میری کہ جاکے نفس ۔ کرونگا مین بدم والپسین شمار گرہ

عجب نہین عوض اشک چشم مین میرے ۔ جو آئی برنگ سحاب تگرگ بار گرہ

نہ لٹ دہوین کی ہے یارب نہ زلف محبوب ۔ رکھے ہے کیون میرے خاطر کو روزگار گرہ

کہلے نہ تجہہ مین تمنائے دلکی میری بات ۔ رہے زمانہ مین ایک یہ ہی ایکبار گرہ

فلک کو پونہچے سپر گریا مجہہ دل کا ۔ جو ساتہ آہ کے پیچش لیے ہو غبار گرہ

طرح ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدبیر ۔ کشادہ کار ہماری مین بدروار گرہ

گیا ہے چہوڑ یون دلمین عقدہ غم تیرا ۔ کہ بند یار مین دیجائے جیسے یار گرہ

جہانمین جو ہے گرہ اوسکو پائیدار نہی ہے ۔ نہین جو بستگی دلکے پائدار گرہ

کہلے نہ اب جرس دلکی نالہ کر نیکو ۔ ہمارے اشک کے ہے قافلہ مین بار گرہ

برنگ شیشہ می وقت اشک ریزیکے ۔ گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزار بار گرہ

سوائے ناخن دست حنائے دل سے ۔ کہلے نہ بحر جہان مین حباب وار گرہ

علاج قتل ہے واسدکا اب میرے کہ ندان ۔ پہنچے ہی بدم تیغ استوار گرہ

گرورمرتبہ فصل بہار مین کہولے ۔ صبا نے غنچہ کے جاسوی لالہ زار گرہ

ہزار حیف کہ یہ میرے دلکی برگشتگی ۔ کہلے نہ اے نفس مہروایکبار گرہ

غلط ہے تو جو زمانہ مین سمجھے یہ سودا ۔ کہ کار بستہ مین یاروںکی کہولین یار گرہ

بغیر ناخن شیر خدا جہان مین کوئے ۔ کسیکے کام کے کہولے نہ زینہار گرہ

غضب کے پنجہ سے جسکے برنگ دانہ اشک ۔ نہ آسمان کی ہوجائے تار تار گرہ

ثبات چرخ یہ اوسکے بہشت کے آگے ۔ کہ چودہوین نہین کیتے اعتبار گرہ

جو ضرب گرز کے پشت فلک اوسلی لگے ۔ تو کہکشان وہین ہوجائے شکل مار گرہ

جو اوسکے عدلمین چین وطرہ موجلی آجائے ۔ تو ہوسمٹ کے وہین بحر بیکنار گرہ

لیا ہے دلمین خیال اوسکے دلی کی غصہ کا ۔ ہوئی ہے غنچہ مین اب باد نوبہار گرہ

ثنا مین وسکی ولی کیونکر ایسے بندہ ہو مضمون
ہوا کو دی نہ سکے کوئی زینہار گرہ

ہر ایک اپنی موالی کیمین نہ خاطر سے
نہ کہولی روز نبرد اوسکی ذوالفقار گرہ

کہے ہی جنکی ثنا اگلی کوئی چیز نہ یہ حلم
کہ جیسے پیش دم تیغ آبدار گرہ

کیا مین فرض کہ اتنا ہی سر عدو کا تیر
کہ جسکے خوشہ مین گردون نے آئین چار گرہ

یہ اوسپہ تیر جو بیٹھے تیرا تو یون ہوئی
کہ جیسے ہوتی ہے منکے دو ار پار گرہ

وغا کے روز عدو کو جو تو اوٹھا لیوے
سنان پہ بہائی ہے سینہ مین کہ دو چار گرہ

تو تیرہ باز کبوتر کیطرح جسے ہر دم
لگی وہ کرنے ہوا پیچ بار بار گرہ

زبس رواج تیرے عہد مین ہی بخشش کا
برنگ آبلہ دل ہی ناگوار گرہ

گدای درپے تیرے مہر کے تئین زر سرخ
دیا ہے کہو لگے دامن سے اپنی بار گرہ

شہا مین کیا کہون انگشت دست کے اوسکی
جنون کی گھس گئے کتنے ہوی شمار گرہ

کبھو نہ کھل سکے مرض سوا تیری تقدیر
کسیکا کام ہے کھولے اگر ہزار گرہ

خصوص مین کہ معتقد ہی یہ میری خاطر
کہ ہر گرہ مین ہزارون ہین جوں انار گرہ

وہ تیری ذات ہی گلکا شا کہ جو کہولے
جہانکے کام کے کیا لیل و کیا نہار گرہ

امید مجکو بہی ہے تیرے حول قوت سے
نکر سکے تیرے خاطر مین اب قرار گرہ

پسند کرے آتش سے جو گریزان ہو
میرے ہی دل سے کری اسطرح فرار گرہ

کرون ہون ختم دعائیہ پر سخن کہ ادب
زبان کو دی ہی خموشی سے شعلہ وار گرہ

موالیونکی دلونکی شگفتگی کے ساتھ
ہمیشہ گل کیطرح دیوی روزگار گرہ

برای خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن
طلب کیا کرے غنچوں سے مستعار گرہ

## در صنعت بی نقط میر انشا اللہ خان مسمی طور الکلام

ہلاؤ مروحۂ آہ سرد کو صد گام
کہ دل کو آگ لگا کر ہوا ہوا آرام

درِ وصال دل آرام دور دورہ مسدود
مراد مرحلہ گرد وساوس و اوہام

الم ہو ولد سودا و دردگر داگرد
سواد دورہ صحرا مصور دو دوام

وہ گرد سودۂ الماس کل ہلاہل و اہل
ہو الطمہ محل ہلاک و ورطہ سام

ہوا مسودۂ سرداہ صدسر ہو
محل صد الم دود دل اصول مسام

وہ آمد آمد گل عہد لالہ حمرا
سواد دادہ دل مسوّد احلام

کرامعاد و صلاح و سداد کو عمال
ہمہ سحر رہ دلدار و ماہ کو وہ ملام

## اشعار ترکی

کو رار کو رار لار اول کو رو کلوار د
سو کار سو کارہ و کولر کولسام اورکا سام

کو را ہر او لار سحر اول و لگہ سرہ سو رمہ
سو ر دلسہ حال ولم اہ سوارہ ہو لسام

ارادہ کر دوم سرداہ دود الود
کہ رسم موسم سرما ہو گرم ہو حمام

احاطہ آگ کا وہ لال لال گرما گرم
وہ لو وہ دود وہ اوسکا علاوہ اسکا کام

علوم جو صلہ ساعد ہو کسطرح اللہ
حمام روح کو طول امل کا ہر سو دام

ملال وسوسہ مرگ روح سرور کم
مآل و حال و کلال و حواس اور آلام

ہوا و حرص سواس حد کو اور سوء عمل
حصول ہمکو وہ کسطرح ہوا ہم مرام

مگر محمد مددگار داورس ہو وہ
مہ سما مہ کرم مہر ساطع آسام

ہوا ارادہ مداح اسطرح اسدم
کہ وا ہو سلسلۂ کاکل عروس کلام

کلام وہ کہ وہ ہو روح محمل سلما
کلام وہ کہ وہ حاسد ہو گہ رماح و سام

کلام وہ کہ وہ ہو ماہ مصر اہل ولا
کلام وہ کہ مصوبہ ہو حور سا سر عام

کلام وہ کہ ہو مورد سماع ملک
کلام وہ کہ وہ ہو مسکر گروہ کرام

کلام وہ کہ وہ ہو موسم گل احرار
کلام وہ سو کارا ہو وہ کاس مدام

کلام وہ کہ ہو طور الکلام اوسکا اسم
کلام وہ کہ کل اوسکا ہو صارد کا کلام

کلام وہ کہ ملوک الکلام کا ہو ورود
کلام وہ کہ وہ کل ہو کلام مدح امام

مداد مہر دمک حور کلک سدرہ کو
کراوسکو مسطر الواح داور اعلام

درد محوطہ لا الہ الا اللہ
رسول کا ولد عم وحاکم حکام

اساس دہر کا ملاک ارحم الرحما
امام کل وہ دلا سادہ کرام و عوام

وہ سلک گوہر اسرار داور داوار
وہ عالم العلما وہ رہ ہدا کا ہمام

ہوا الامام و عم الرسول والدہ
امام عسکر و کرار حامل اعلام

## مطلع ثانی

ادہر کو داد رس مور ہو وہ امام
ادہر کو مور دسر سام کاسہ سر سام

رہا مدام مددگار آدم و حوا
رہا وہ مالک مولود و عالم ارحام

وہ مسطر کو وہ ہم کا علوم کا داما
دم ہلاک ہوا آمد والد حمام

ہوا سہل امال اہل عسر و رہا
سرور والدہ والد و دل اعمام

سعلم ملک سدرہ سرور مسعود
کمال صدرہ مصلا مکمل اصوام

ہوا معطر و گل مشک درہ ارم آسا
در اوسکا گلکدہ روح حور روح مدام

سلم اوسکو وسادہ رسول اکرم کا
عماد علم و در حلم احکم الحکام

کل کلاہ علا داد رس اسر عدل
وداد اوسمہ دام آمد و مراد حمام

وہ حر ہو معرکہ آرای دور کو وہ احد
دلاور ہمہ عالم محرک اعلام

امام حور و ملک ماہر علوم رسل
سرور روح محمد مونس الاسلام

## اشعار عربی بکمال درستی ترکیب نحوی

ہوالامام واہل الولاء عسکرہ ہوالمطاع وہاد لکل اہل کلام

ہوالامام لکل الوریٰ ہوالاعلے بکرم اسد صائل مع الصمصام

## یک مصرعہ در عربی و مصرعہ دوم در فارسی

مطہر حرم اللہ اصل مولدہ گدا در گہ او لامحالہ دریا حرام

در اصل مالک دار السلام و صل اصلہ سوار دلدل و سردار کل مدار مہام

## مقطع

در صنعت بی نقط بدین تاویل از نہانخانہ فکر بعالم ظہور ثبت شد یعنی انشاء اللہ بمعنی اینکہ اگر بخواہد خدا و معنی لو اراد اللہ اینکہ ارادہ کند خدا پس ہر دو در معنی متحد دانستہ لو اراد اللہ آوردہ شد و معنی معلوم لو اراد اللہ یعنی چیزیکہ دانستہ شد و لو اراد اللہ مراد از انشاء اللہ ست

## مقطع

محمد مالک معلوم لو اراد اللہ ملال اوسکا کرو دور دلکو دوارام

## اشعار و عنائیہ

مطاع دہر ہو حلال ہر معاملہ ہو گھرہ کو لکھو لو کرو دلکو وا اکام ہمام

عطا کرو اسد اللہ سرور اوسکو صلہ اور آہو ہی حرم مدعا کو کرو دوام

مراد اوسکو دو اور رکھو سالم الاولاد دوا رو سدر کرو دور صدمۂ الام

و داد آل محمد مدام ہو ہمراہ دوام ورد سحرگاہ ہو درود و سلام

طلاء احمر و الماس و لعل و در کا دو گھر ہوا اوسکو عطا اور مدام وخور و طعام

امام ہر دو سرا ہو عطا کرو مولا سرور ہر دو سرا والسلام والاکرام

این شعری است کہ بتصدیق ممدوح علیہ السلام ملائکہ ملاء اعلا از استماع این دعا برائے ممدوح دو صد ہزار آفرین کردہ باشند در ترکیب نحوی درست و تمام درود دارین بمحبت موزون شدہ این است

| | |
|---|---|
| ہوا الامام و روح الرسول صل علے<br>رواج اور یہ ہے وہ ہوا آشنا | محمد و علے الہ ہدا الاعوام<br>کہ ہو رہا ہو وہ اگاہ رسم اہل کلام |

ازینجا صنایع دیگر کہ ہم داخل قصیدہ میتواند شد و ہم خارج از قصیدہ مقلوب کل نقطین باید دانست کہ مشکل ترین صنعتہا مقلوب مستوی اینست کہ امیر خسرو گفتہ کہ شکر بتر از وی وزارت بر کش و این شعر در مدح امام علیہ السلام در دو صنعت جمع شد یکے ہمان مقلوب مستوی و دوم بے نقط والحمد علے ذلک

## اول فقط این شعر دعائیہ است

| | |
|---|---|
| ہوا ارادہ دل رو کر وا دہر للہ | کہ ہو معطل و معکوس کا سر اسر کام |

## ہر دو مصرعہ مقلوب مستوی است

| | |
|---|---|
| مراد روح ورد او روح در دارم | مال کل امور سرور مال کلام |

صنعت محتمل اللغات کہ امیر خسرو دران گفتہ اند منکہ چنین اعرابی منک چنین جوہری یا کے فارسی منکہ چنین جوہر ماکی ہندی منکہ چنین جوہری پا کے مصرعہ موزون بامعنی بہم رسیدہ کہ در سہ زبان یعنی فارسی و عربے و ہندی معنی خیز است این قطعہ

| | |
|---|---|
| ولا دو مصرع کہکر ملک کو کر سامع<br>بیابیا حب من حالیا بہ پاکی باش | اور اوسکا مصرع اول ہو مصدر سہ کلا<br>بیابیا حب من جالیا باکی باشر |

بیانتا جب من حالتا بباکی که ناس — که مدح سرور و بالا سرودہ ام سر عام

## در صنعت منقوط کل

ز فیض شفقت وی زینت بنی تقی — ہمه مراد دلم داد و احمد علام

در دو صنعت واقع شد مصرعه اول در صنعت رقطا یعنی یک حرف با نقط وحرف دوم بے نقط و مصرعه دوم در صنعت خیفا یعنی یک لفظ با نقط و دیگری لفظ بے نقط این بیت رقطا و اینهمه بیت خیفا بنظر باید دید که چه طور این ہر دو صنعت گفته شد

نشه بلند نصیب اب مجھی سبھی دیوے — جنین لامع زینت حصول جشن مرام

## مرزا رفیع السودا

یار و مہتاب و گل و شمع بہم چارون ایک — ہین کتان بلبل و پروانه نه ہم چارون ایک

ہو جیسے ابر و ہوا شیشه و جام ابکی ہووے — گریه و ناله دل و دیدهٔ نم چارون ایک

یار اگر کلبه احزا مین نہوی تو ہمین — خلوت شمع دل و داغ الم چارون ایک

اه کس کے بہیجے دل که ہوی ہین تیرے — غمزه و نازو ادا عشوه صنم چارون ایک

باد و تند و شرر و برق و خس و خار ای یار — خو تیری خلق ہوی ہوکے بہم چارون ایک

بازا وسکو ہے جسے تجه سے رضا و تسلیم — لطف و اشفاق تیرا جور و ستم چارون ایک

جسکے تو پاس نہووی تو اوسی عالم مین — مجلس و شادی و تنہائی و غم چارون ایک

سبزه و ابر و ہوا گل ہون نه پیدا ایک جا — ساقیا جام که ہین یه کوئی دم چارون ایک

اونکے نزدیک جو ہین خاک نشین در یار — مسند و رو کے زمین تخت و گلم چارون ایک

زاہد و پیر مغان برہمن و شیخ ای یار — دلمین یه کہتے ہین تیرے ہاتھ غم سے چارون ایک

کردیا پامین کرشمہ نے تیرے آنکہونکے — مسجد و میکدہ و دیر و حرم چارون ایک
خرد و ہوش و دل و دین کرین ہی پیدا — دیکہکر یار تجہے صورت رم چارون ایک
کاغذ و خامہ تحریر و مرکب سودا — ہوکے کہتے ہین بیک اہل کرم چارون ایک
شاہ مردان تیری خلقت جو ہوتی منظور — ہوتے عنصر نہ کبہی مل کے بہم چارون ایک
دشمن و دوست بد و نیک زمانیکے بیچ — حلم رکہتے ہین تیرے پیش کرم چارون ایک
ماہ و پشت فلک قوس قزح تیر شہاب — بار احسانسے تیری رکہتے ہین خم چارون ایک
خلق سمجہے ہے کہ نزدیک تیرے بخشش کے — اشرفی روپیہ اور دام و درم چارون ایک
یہ غلط فہمی ہے ورنہ تیرے ہمت کے پاس — در مکنون و خذف قطرہ و یم چارون ایک
طبع انسانمین تیرے عدلسے رکہتی ہین اثر — حنظل و اب بقا شربت و سم چارون ایک
ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے — ہوکے آپسمین گئے سوی عدم چارون ایک
آفت و قہر و بلا و غضب آفاق کے بیچ — ہوکے آپسمین بہرین تیغ کا دم چارون ایک
درپئے عدل ہی اتنی جو لگے دود و پنز — تا پہنچی اونکو تونے بیش نہ کم چارون ایک
حلم رکہتے ہین ہمیشہ انمین سخن تیری پاس — نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چارون ایک
شیر و پیل و ہزبر و روباہ تیرے آگے سے — بہاگ جاتےہین ہین دم کرکے علم چارون ایک
سنگ عشاق ہوا برق زمانیکے بیچ — تیرے توسن کے ہوسے ملکے قدم چارون ایک
وہم و اندیشہ خیال اور وہ معشوق تیرا — رکہتے ہین قطع مسافت مین یہ دم چارون ایک
انوری سعدی و خاقانی و مداح تیرا — رتبہ شعر و سخن مین ہین بہم چارون ایک
ایک ڈنکا ہی اب اقلیم سخن مین انکا — رکہتے ہین زیر فلک طبل و علم چارون ایک
سخن و نطق زبان اور فصاحت انکی — سنکے سحبان کہے یہ لا نعم چارون ایک
عیب بین ہوکے جو دیکہے کوئی اونکی اشعار — انکہین اوس شخص کے اور گوش اصم چارون ایک
جوہری ہووے جو بازار سخن کا وہ کہے — قدر و قیمت مین ہین باہم یہ رقم چارون ایک

ہجو گر انکی ہو منظور کسی شاعر کو — کرچہ ایک کو الٹے کہی ہین چارون ایک
کر دعائیہ پہ سودا تو سخن ختم کئے ہین — اثر و وقت و زبان دست بہم چارون ایک
یا الٰہی طرب و جشن و نشاط و ممدوح — رہین آفاق مین تا حشر کے دم چارون ایک

## قصیدہ در مدح حضرت دوازدہ امام علیہ السلام

### انشاء اللہ خان

نوع بشر مین تہے نہان آتش و باد آب خاک — عشق نے کردی عیان آتش و باد آب و خاک
چار سے آٹھ ہو گئی کون ہے تو گنو سنو — ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آب و خاک
آہ نفس اور اشک کا معدن تو ہی ہے جسم — دیکھ لے یہان تو توامان آتش و باد آب و خاک
تہمین ہمارے جلوہ گر جب تہی تب ادھر ادھر — بہرتے تہی مثل بیکسان آتش و باد آب و خاک
جوش و خروش عشق سے کچھ نہین تہا ہوش گوش — کرتے تہی نالہ و فغان آتش و باد آب و خاک
تو نفخت فیہ کا انجین جو آسما گیا — ہو گئی عرش و آسمان آتش و باد آب و خاک
بہل نی جہکڑی نور کے یکی اور لٹی سرو کے — قدرت حق کے تہی نشان آتش و باد آب و خاک
چہوڑ وہ باغ بوستان لایق سیر دوستان — اٹھی ہتو نکی درمیان آتش و باد آب و خاک
تجھ رہ و شکرہ نعبدہ و نسجدہ — اور ملا دی یہان آتش و باد آب و خاک
کہیل کہلاڑ کے یہ دیکہ کتنا ہم یہ ہو گئے — ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آب و خاک
بخششین لا تعد ہوئین حد و حساب سے فزون — اپنے نسوچ اب کہان آتش و باد آب و خاک
ہوش ذکا و فکر و وہم شوق وجود لی سے آئے — واسطے اپنی ارمغان آتش و باد آب و خاک
بہر خدا انکے آن مل گئی ورنہ تہی مضمحل — جاتی ہین سوی لامکان آتش و باد آب و خاک
جب نہ رہیگا امتزاج روح کریگی ابتہاج — دیکھین گے سوی آسمان آتش و باد آب و خاک
پہنک گئے اور کئی بہی دفن ہو چکے اہل وجد — الفت او نہین ہوئی میان آتش و باد آب و خاک

## مطلع ثانی

ہین بستان طائران آتش و باد آب و خاک ‏ ‏ ڈھونڈتے ہین اپنی آشیان آتش و باد آب و خاک

چاہتے ہین نفس کو توڑ ساری ہوا کو پشت چھوڑ ‏ ‏ پھرتے ہون اسطرف روان آتش و باد آب و خاک

جان پڑی غشی مین ہے ایسی کشاکشی مین ہے ‏ ‏ کیا کرین ہای بے زبان آتش و باد آب و خاک

پیاس جگر مین ہے کڑی سانس اڑی ہے ہر گھڑی ‏ ‏ کہتی ہین اوڑ چلو وہان آتش و باد آب و خاک

آتشیا بس آگے کچھ تو لکھ وصف دوازدہ امام ‏ ‏ خاصہ جنہونکی چاکران آتش و باد آب و خاک

وہ حضرات اہلبیت ہین جو ہین علیہم السلام ‏ ‏ چارہ ون ہین اونکے مدح خوان آتش و باد آب و خاک

ہین جو وہ بارہون برج چرخ کو جنسے ہی عروج ‏ ‏ حلم مین جنکے ہر زمان آتش و باد آب و خاک

دیکھ مراتب اونکی تو صلے سے علی محمد ‏ ‏ تابع اونہون کے آتش و جان آتش و باد آب و خاک

اونکے ولا کے واسطے دہر ہین اسطرح ہوے ‏ ‏ موجب رونق جہان آتش و باد آب و خاک

جنکے سبب سے پائینگے جن و بشر ہین کر ظہور ‏ ‏ حور بہشت جاودان آتش و باد آب و خاک

کن فیکو نسے تہا غرض خالق کل کو اونکا خلق ‏ ‏ ہوتی وگرنہ رائیگان آتش و باد آب و خاک

اونکے تفضلات سے رہ گئی زیر آسمان ‏ ‏ شوکت و غیر و عز و شان آتش و باد آب و خاک

اونکے عدو کے واسطے حقنے جحیم کے ہے خلق ‏ ‏ دشمنونکے درمیان آتش و باد آب و خاک

ہین جو گروہ اشقیا اونکے سب اہل بغض و بیز ‏ ‏ جیکی ندین کہین آتش و باد آب و خاک

ایک جلائے ایک اوڑائی ایک ڈبائی ایک گرائی ‏ ‏ لیوین لپیٹ لپٹکے جان آتش و باد آب و خاک

میری عناصری وجود جیسے کہ ہین یہ سب نمود ‏ ‏ یعنی کہ ہین جو دوستان آتش و باد آب و خاک

یکصد و بست سال تک امین ناوی کچھ خلل ‏ ‏ چھوڑین نہ آشنائیان آتش و باد آب و خاک

جادہ اعتدال سے انکو نہوی انحراف ‏ ‏ کچھ نکرین خرابیان آتش و باد آب و خاک

اونمین کدورتین نا ہین ایسا نہو کہ روٹھ جائین ‏ ‏ دین نہ ہم رکھائیان آتش و باد آب و خاک

جملہ تو ایہین بجا لیکن نہ آوے اختلال
رو چکے ہوئین یہ پیان آتش و باد و آب و خاک

اور یہ عرض ہے کہ جب چوڑی ہو تب بدن
اپنی طرح کو ہو روان آتش و باد و آب و خاک

بتکدہ موجود مین گر جسم پرستیان
کرتی ہین جون برہمنان آتش و باد و آب و خاک

واقعی ہمین شک نہین کہتی ہین یہ زبانین
ذوق پرستش بتان آتش و باد و آب و خاک

یون ہے ارکان چار مین مل سبد کل کے ساتھ مل
کوئی نہ جانی سکے کہان آتش و باد و آب و خاک

دامن شعلہ فشان تیر گینہ کے گرد سے
کیون نہو لسے اوٹھے دہوان آتش و باد و آب و خاک

پرچم لطف احمدی سایہ فگن ہوتا ہون
شامل خیل کافران آتش و باد و آب و خاک

مجھکو جلا او ڑا بہا گاڑ نوین گناہ مین
ای شفیعان عاشقان آتش و باد و آب و خاک

اب آگے ختم کر تجھین ملین ہین جسقدر
دینگے وہ عرش پر اذان آتش و باد و آب و خاک

دیکھ میرے قصیدہ تو حروف اسطقس
ہی یہ ارکان امتحا آتش و باد و آب و خاک

## میر انیس صاحب مرحوم

دل سیر ہے گدا سے جناب امیر کا
خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا

مطلب یہی ہے ہاتھ کی ہر اک لکیر کا
دامن نہ چھٹے پائے جناب امیر کا

کیا پوچھتے ہو ملت و مشرب فقیر کا
شیشہ بغل مین ہے مئی خم غدیر کا

کیا خوش نما تھا فقر جناب امیر کا
اتورہا قبا پہ نقوش حصیر کا

کیا پوچھتے ہو حال میرے دستگیر کا
بازو نبی کا ہاتھ خدا سے قدیر کا

حافظ اگر ہو عدل جناب امیر کا
شعلہ پہن لے جسم مین کرتا حریر کا

مشکل کشا ہے نام میرے دستگیر کا
رسی سے کہو لدیتی ہین بازو اسیر کا

تھا حق پسند خلق جناب امیر کا
ابتک ہی مسجدوں مین بچھونا حصیر کا

کھل جائے گا اشارہ مین عقدہ فقیر کا
مشکل کشا ہی نام جناب امیر کا

عاشق ہون روی پاک جناب امیر کا ۔ کعبہ کی سرزمین پہ ہے بستر فقیر کا
کرسی نبی کے عرش جناب امیر کا ۔ وہ شاہ کے جگہ پہ غسل ہے وزیر کا
خیبر کا در اوکھاڑ لے اے جل شانہ ۔ ٹکڑا نمک سے کھائے جو نان شعیر کا
ہر صبح چاہیے لب لعل علی کا وصف ۔ جب تک شکر نہو تو مزا کیا ہے شیر کا
یون شش جہت مین غاصب حق علی ہین خوار ۔ ہفتہ مین جیسے روز ہے منحوس پیر کا
جب مر گئے علی تو یہ کوفہ مین شور تھا ۔ آج اوٹھ گیا شفیق یتیم و اسیر کا
پیاسا ہون ساقیا مجھی کوثر کا خم کی خیر ۔ بھر دے خدا کی راہ مین کاسہ فقیر کا
احسان بوتراب کا گردن پہ بار ہے ۔ بس کس طرح جھکا نہ ہے چرخ پیر کا
یارب دکھا دے خواب مین مجھکو نجف کے شکل ۔ آنکھین ملین کہ عین ہے مطلب حقیر کا
اشکون نے سب بہا دی مجھے اے فرات چشم ۔ عادی ہون مین طہارت آب کثیر کا
گریا رحم تہا کہ شہ الٰہی نے رو دیا ۔ جب آگیا خیال یتیم و اسیر کا
دست خیال و وہم نہ پونہچا کبھی جہان ۔ اوس دوش پر تہا پاؤن میری دستگیر کا
پیری تو آچکی مگر مہلت دے اے اجل ۔ کرلون طواف قبر جناب امیر کا
دیکھو ہمارے رتبہ اعلی کو شیعو ۔ جبرئیل ہی مرید ہے شیعو علی پیر کا
حکم خدا سے قاسم ارزاق خلق ہین ۔ سب ہاتھ دیکھتی ہین میرے دستگیر کا
غاصب سے پہلے دین مین یہ ابتری نہ تھی ۔ کس نے دیا غلام کو رتبہ وزیر کا
معصوم سب ہین جوشن بازوی مصطفی ۔ یان ایک مرتبہ ہے صغیر و کبیر کا
مومن دلو نہین سوچ لین پر دیکی بات ہی ۔ نکلا کہان سے ہاتھ جناب امیر کا
پونچھے کوئے تپا تو یہ کہدیجیو انیس ۔ ہے وادی السلام مین بستر فقیر کا

## میر نفیس صاحب

جبر ہی اوس سے رضا مند خدا کچھ بھی نہین
جسکے دلمین شہ مردان کی ولا کچھ بھی نہین

پھر ہی آئینہ مین صفا کچھ بھی نہین
سامنے روی شہ دین کے سنبھا کچھ بھی نہین

اپنی زینت کسی دکھلاتی ہے تو ای دنیا
پھیر او دہر ہو تو کو ادہر حرص و ہوا کچھ بھی نہین

الفت آل نبی سی ہین سب اعمال قبول
ورنہ طاعت کوئی اور کوئی دعا کچھ بھی نہین

ای زہی اوج در روضۂ سلطان نجف
شان شاہون کی جہان مثل گدا کچھ بھی نہین

دیکھین سو بار تو لا بوی گلستان رسول
ورنہ سرعت تیری ای باد صبا کچھ بھی نہین

نظم مین ہو تو گلو سوز ہو بس شیرینی
گر نمک ہو نہ سخن مین تو مزا کچھ بھی نہین

عقل رکھتی ہو تو دنیا سے محبت نکرو
یہ چمن وہ ہے جہان بوی وفا کچھ بھی نہین

زال دنیا کے فریبو نسے نہین کون آگاہ
اوس سے بہر عشق جسے مہر و وفا کچھ بھی نہین

کرسکے گا کوئی کیا مدح وصی احمد
اتنا کچھ کہہ گئے لیکن بخدا کچھ بھی نہین

شاہ کہتے تھے اگر تیری خوشی ہی یارب
یہ مصیبت میرے آگے یہ بلا کچھ بھی نہین

ناوک اندازو نسے فرماتی تھی حضرت دم قتل
تیر اوسی مارتے ہو جسکی خطا کچھ بھی نہین

حب دنیا سی یہ دل وہ ہے جو خالی ہے نفیس
یہان بجز دوستی آل عبا کچھ بھی نہین

## مولوی ابو القاسم فتحپوری

خواب نوشین سے سحر کو جو ہوا مین بیدار
راستی پر نظر آیا مجھے چسچ دوار

چھوڑ کر ظلم و تعدی و جفا کی راہین
آگیا جادۂ الطاف و کرم پر اک بار

دہر کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹا
لطف کے ہو گئے آثار نمایان آثار

تازگی آنے لگی سوکھی ہوی شاخ چمن
ہو گیا دور گلستان سے خزان کا آزار

بوی نہی ہو گئی اشجار خزان دیدہ تمام
بعد صحت کے سنبھل جاتا ہے جیسے بیمار

دفعۃً پھر گئی کیا رت چمن عالم کے
لالہ و گل نظر آنے لگی جائی خس و خار

ہو گئی باد خزان سے چمنستان ہوا — جھومتی آئی نسیم سحر فصل بہار
دامن کوہ سے پھر ابر دھوان دھار اوٹھا — اب نیسانکی لگی چار طرف پڑنے پھوار
بن گیا ابر سے چتر کا وہ چمن مین ہر سو — نہین ملتا ہی جو ڈھونڈھے کوی ہر چند غبار
موجین لینے لگا مستو نکی طرح چرپانی — اوتری بگلو نکی گلستان مین لب نہر قطار
قہقہہ مار کے پھرنے لگے ہر سمت چکور — کو کلا مست ہوی دیکھ کے گلشن کی بہار
ہوی جاری لب قمری پہ صدای کوکو — زمزمہ کرنے لگی بلبل شیدای ہزار
ہو کے مدہوش پپیہی نے کہا پی پی — کوک کوئل کی ہوی سینہ مجروح کے پار
وجد مین آکے چہکنے لگے مرغان سحر — رقص پر ہو گئے طاؤس سے ابر بتیار
بچھ گیا چار طرف سبزہ نوخیز کا فرش — قطرۂ شبنم شادابسی الماس نگار
سب جوانان چمن کرنے لگے آرائش — بن گیا محفل شادیکا نمونہ گلزار
ہو کے خوش کوی پہنتا ہی کلاہی جوڑا — جسم نازک مین کسیکے ہی قبای زرتار
زلف پر پیچ کے کرتا ہی کوی شانہ کشی — اک طرف ہی کوی سرمہ کش چشم بیمار
آکے آہستہ جو دی باد صبا نی جنبش — خواب نوشین سے ہوی نرگس شہلا بیدار
حمد باری مین ہے مصروف زبان سوسن — ہاتھ اوٹھای ہوی ہے پھر دعا شاخ چنار
دیکھ کر باغ مین شمشاد کی رعنای کو — یاد بھولے سے نہ ای کبھی قد دلدار
نکہت باد بہاری کو اگر سونگھی اگر — دلکو رغبت نہ کبھی پھر ہوی مشک تتار
جھومتا ہے عجب انداز سے سرو لب جو — جب نسیم سحری کرتی ہی پا بوس کلکے لذت
مسکرانی لگین کلیان جو خوشی کے ماری — کھل گئی خندۂ جان بخش سے لبہای انار
مٹ گیا خلق سے اب یہ غم و افسوس کا نام — اونگلیان چوسنی سے طفلکو بھی ہے انکار
داغ لالہ کے جگر مین ہے کسی غم سے نہین — اس خوشی مین ہی بھلا ہو گا کوی سینہ فگار
باغ کا عورون نے ازبسکہ تماشا دیکھا — مردم چشم نے خود آکے لیا انہین قرار

ق

الغرض سیر کے قابل ہی گلستان کی فزا
باغ کا ذکر ہے کیا دیکھئے صحرا کی طرف
ہر جگہ پر گل خود رو کی یہ افزونی ہے
کوڑیالے کا وہ میدان مین کھلا ہے تختہ
تماشین وہ رہین فصل خزانکی ہمراہ
دیکھکر سبزۂ خوابیدہ کو نیند آتی ہے
ساقیا دیر کا موقع ہے نہ جائے تکرار
پھر ہوئی بادہ پرستونکو ہوای می جام
شور مستونکا ہی ہنگامہ ہی میخوارونکا
یہ عجیب کار جنون خیز جہان مین آیا
دیکھئی جس کیطرف نا وسکی ہی یہ کیفیت
تا کمین بنت عنب کے کوئی بیٹھا ہی چھپا
ابتو للہ بکرہ دور مین دیر امی ساقی
عیش کا وقت ہی تکلیف نہونی پاوے
آج یون دورہ صبوحی کا چلے پی درپے
خیم خم جلد وہ جام می سرجوش پلا
راحت ایکدم نہین بی بادکشی کے ملتی
جمع ہین ساز طرب لطف تو اب ہی ہے
حال ہوجای مغنی فلک پر طاری
دل و لکو نہ ہے قلب پر قابو باقی
پردۂ شرع سے باہر نہ تراشا ہو کوئی

ڈھیر کلیونکی ہین ہر سمت گلونکی انبار
صاف صناعی خلاق جہان ہی اظہار
گل نہین سکتی ہی ڈہونڈیے کہین راہ گذار
لوٹ جاتا ہی جسے دیکھکے ہر سینہ پہ مار
ہی ملایم کہین ریشم سے زیادہ ہر خار
آجکل دشت کا کیا بخت ہوا ہی بیدار
ہان صراحی و می و جام و سبو سی ہشیار
بندہ گئی راہ مین میخانہ کی مستونکی قطار
اب خرابات ہے آباد مین مثل بازار
رہین می ہوسنے لگے زاہدونکی بھی دستار
جام و مینا کے سوا یاد نہین کچھ زنہار
کوئی گرتا ہے بطمی کا لب نہر شکار
جلد بھر بھر کے پلا ساغر صہبا دو چار
کردے اعضا شکنی جسم مین پیدا خمار
کوئی ہوجائے جو مدہوش تو کوئی سرشار
جسکا مخمور نہوتا بہ قیامت ہشیار
آنکھین چڑھجاتی ہین ہوتا ہی جو نشہ کا اوتار
کیا ہوا مطرب خوش لہجہ و شیرین گفتار
ایسے انداز سے لازم ہی چھیڑی آج ستار
لحن داؤد مین ہون نغمۂ دلکش دو چار
گاری آہنگ حجازی مین یہ مطلع ہر بار

مطلع

آگئی گلشن اسلام پہ پھر فصل بہار
حق نے آج اپنی جگہ پھر لیا ہر پھر کے قرار

بہمن و دی کا عمل فضل الٰہی سے مٹا
پھر ہرا ہو گیا دین نبوی کا گلزار

مستحق کوئی خلافت کا نہ تھا جسکے سوا
اوسکو میراث پیمبر کے ملی آخر کار

بیشمار اوسکے مناقب ہین جہانمین مشہور
ایکدو وصف اگر یہ دن تو کرو نمین اظہار

ختم سوسن پہ نہین اوسکے فضایل کا بیان
تیز ہی نوک زبانسے بہی کہین دو مین چار

دامن گل پہ اوسیکے ہین سب اوصاف رقم
اوسکے اوصاف مین کہولی ہین عنادل منقار

سید و قاعد و ہادی زکی و طاہر
عالم و صابر و جواد و شجاع و جرار

قامع کفر و زلزل بانے دین اسلام
بازوی ختم رسل دست خدای قہار

ساقی روز جزا وارث طوبی و بہشت
قاسم نار و جنان مالک حور و انہار

رونق کون و مکان باعث ایجاد جہان
سرور عالم و دستور رسول مختار

مقتضی منتظر و شان نزول یوفون
باب علم نبوی مخزن گنج اسرار

عدل مین رحمت حق فیض مین ابر ماطر
جنگ مین قہر خدا علم مین بحر زخار

مدحمین اوسکی مین اب پڑہتا ہون مطلع نور
جیسے ہو مطلع خورشید درخشان کی نثار

مطلع

یا علی تو ہے وہ مقبول خدای غفار
جسکے اعدا کے جلانیکو ہوئی خلقت نار

کون مخلوق ہوا خلق مین ایسا پیدا
جسمین خالق کی نمایان ہون تمامی آثار

تو وہ مشکل ہے دیکھی جو تری صورت تو
بیشک احول ہی سمجھے ایک کہی بی تکرار

ہوتی مقبول نہ محبوب خدا کی تبلیغ
خلق پر تیری وصایت جو نکرتی اظہار

جو تیری پاس ہوا ایک شتر کا سائل | تو نے بخشی ہی اوسی فرط عنایت سے قطار
کسکو معراج کا عالم مین نہین کسکو یقین | کم ہے کچھ عرش سے کیا دوش رسول مختار
دیدیا فاقہ مین مسکین و یتیمون کو طعام | واہ یہ فیض ہے اور کہتے ہین اسکو ایثار
تھی جگہ تیرے تولد کے جو عین کعبہ | اس تمنا مین خلیل اوسکا بنا تہا معمار
بستر احمد مرسل پہ کیا تو نے خواب | جب ہوی حضرت محبوب خدا عازم غار
کسکو معلوم نہین جنگ احد کا قصہ | تو نی تائید کی جب یار رو بنجی لی راہ فرار
در تیرا بند نہ حضرت نے کیا مسجد سے | رہگیا اور در و نشانہ نشا بھی زنہار
کھل گیا عقل پہ یہ عقدہ باریک اوس سے | ہی اسی در سے فقط سوی خدا راہ گذار
تو بہ اتنا تہا جگر کس مین کہ بڑہتا جاکر | رو برو اہل خلافت کی براہ تہار
جمع تہی سیکڑون کفار پی جنگ و جدال | پر ترے خوف سے سب ہوگئی نقش دیوار
شب معراج نہ تہا پر دیکہین گر تیرا مقام | کی تہی لہجہ مین تیری کسنے نبی سے گفتار
زور بازو کی ثنا مین ہی پڑہون اب مطلع | گو زبان کرتی ہی خود عجز کا اپنے اقرار

مطلع

پڑ گیا ہاتہ کا سی کبہی لی وچہا سا جو دار | ہوگئی شہپر جبرئیل امین تک بیکار
بند ہر پر کا کہلا حال ہے سب پر اتنا | کوہ کو کاٹ گئی تیغ ترے مثل خیار
فرق دشمن پہ ترے تیغ دو پیکر پڑ کر | یون نکل جاتی ہے جسطرح کہ صابونسے تار
سر برستی ہین دم جنگ کہ مینہہ پڑتا ہے | نعرۂ رعد ہے یا تیغ دو دم کی جہنکار
مرکب خاص کا کیا وصف کرون مین اظہار | گشت مین باد صبا صاعقہ وقت پیکار
جسطرح بہرتا ہی گلگون صبا دم تیرا | پھر سکے ایسی صفائی سے نہ ہرگز پرکار
ہی یہ سرعت کہ جو ادنی سی کرے جولانی | شیشۂ وہم بھی پائے نہ کبہی اوسکا غبار

حکم راکب سے کرے میل اگر گردون پہ
آہ کے تیر سے بھی جلد یہ ہو چرخ کے پار

تیری مطلوبت کا اشتیاق ہوا گر اے مولا
باز عصفور کے بچونکا کرے ہو پرستار

فارغ البال ہے ہر حال ہین شیدا تیرا
بعد مرنیکے زمین سے نہین سکتی ہی فشار

تو نچاہی تو ہر آسان ہی مشکل ہو جاے
تو جو چاہی تو ابھی سہل ہون سارے دشوار

قاسم ہم در غم جانکاہ گرفتار شدست
للّٰہ ای عقدہ کشا دست تو ازوی بردار

## مولوی ابو محمد

اوسی صورت کی صفائی ہی وہی ہی کس بل
ایک مدت سے ہی کو سیف زبان بی صیقل

نہ کہین زنگ لگا ہی نہ کری ہی نہ موڑی
نہ کہین ہو نہین تفاوت نہ ذرا کا تین بل

وہی دم خم وہی جوہر وہی بارہ اور وہی کاٹ
وہی تیزی ہی جو کرتی قلب عدو کو بیکل

وہی سرعت وہی چھل بل وہی جنبش اور وہی خم
ہی کئی سال سے گو اشہب خامہ کوتل

لب پہ جز مہر خموشی نہین گو کوئی سخن
ہی مگر مملکت نطق پہ اپنا ہے عمل

ہی اوسیطرح سے اقلیم بلاغت پر حکم
ملک مین ملک فصاحت کے ہین سب دشت و جبل

ہی طلاقت بھی وہی اور وہی طبع وقار
ہی وہی ذہن رسا اور وہی فہم افضل

سطح قلب اوسیطرح سے ہین جمع حواس
رنج و آلام نے گو ذہن کیا ہے مختل

عقل وہ عقدہ کشا حق نے عطا کی مجھکو
جس نے پیچیدہ معنی کو سراسر کیا حل

ایک ہی علم حصولی و حضوری مجھکو
نظری سامنے میرے ہی بدیہی اول

دست بستہ ہین مضامین کے دستے حاضر
لفظ بھی سامنے موجود ہین حسب محل

ہین مضاعف کہین اضعاف مضاعف سے سوا
کہین مہجور کسی جا ہین صحیح و معتل

استعارہ ہے کہیجا تو کسیجا تخئیل
کہین تصریح کنایہ کہین ابلغ اکمل

کہین اجماع قوافی وردی سے تکرار
کہین ارکان عناصر کیطرح دست و بغل

کہیں نکھری بندش کہیں ستھرے الفاظ
کہیں تعقید و نہ ظلم نہ اغلاق سے ہو جس میں خلل

وہ ہو شعر نئے اثر سے زبانیں بخشا
جسکے پاسنگ ہی کوئی نہیں افسوں عمل

کوئی مضطر کوئی بسمل کوئی بیدم ہو جائے
گر پڑھوں مجمع احباب میں پر درد غزل

ذکر گر فصل بہار کا زبان تک آ جائے
کیا عجب ہے در و دیوار سے پھوٹیں کونپل

کونپلوں سے ہوں عیاں برگ تو پتوں سے کلی
ہو کلی پھول تو پھر پھول سے پیدا ہوں پھل

کانوں تک نغمۂ بلبل کی صدا آ جائے
قلب حضار ہوں قمریوں کی صدا سے بیکل

گوش دل سے متوجہ ہوں جو احباب ذرا
پڑھ کے اک مطلع تو رنگ سخن دوں بدل

## مطلع

پھر ہوا ان میں ہار اودہا چار طرف سے بادل
پھر دیا ابر بہاری نے برس کر جل تھل

ابر یوں جھومتا گلشن کیطرف جاتا ہے
وادی نجد میں جسطرح سے لیلی کا محمل

پھر ہوا چار طرف نغمہ سرائی کا شور
پھر لگا گونجنے موروں کی صدا سے جنگل

پھر پپیہوں کی جگر دوز صدائیں آئیں
پھر لگی کوکنے شاخوں پہ سحر سے کویل

پھر ہری ہو گئے عشاق کے زخم جگری
بعد گل ہونے کے روشن ہوئے پھر دل کے کنول

پھر میخانہ کا پھر عہد حکومت آیا
محتسب کا نہ رہا دور نہ قاضی کا عمل

بند ہونے لگیں پھر دیر و حرم کی راہیں
جمع ہونے لگے مستوں کی خراباتیں میں دل

گر بھلی لگتی ہی کانوں کو تو مطرب کی صدا
کوئی بھولے سے بھی سنتا نہیں واعظ کے زٹل

میکشی کا یہ ہوا ساری زمانہ میں رواج
مثل دل کے کہتا ہی ہر شخص بغلوں میں بوتل

نہ فقط رند ہوئے دختر رز پہ مفتون
آگیا زاہدوں کے زہد و تقدس میں خلل

بیچکے جبہ و دستار و لباس ناموس
طرف میخانہ کو مسجد سے گیا شیخ نکل

شوق سے پاؤں پہ واعظ نے بھی رکھی دستار
جام کے دی نہیں ساقی جو کری لیت و لعل

ایکطرف عاشق و معشوق ہین باہم بوس و کنار
ایکطرف نغمۂ دلکش سے ہے محشر بپا
تیر گے ادرنت کی دیکھی تو ہے یا ظلمات تجلی
زہد رخصت ہو وہ بیباک ادائین اونکی
کچھ بنا حسن بکثر بیٹھین بہی پنجاتا ہے
ایکطرف حسن عروسان چمن کا وہ نکھار
شاخ نسترینین اسطرح ہے پہولنکی بہار
تابش مہر سے تا ہو نہ عرق آلودہ
نہ پڑے دامن گل پر کہین اوڑا وڑکے غبار
کثرت لالہ و نسرین و گل و ریحان سے
تخل بند چمن دہر سے پایا ہے جو زر
نقرئی فرش کا ہے آب روان پر دہوکا
آبجو سبزہ گلشن مین نظر آتا ہے
ایکطرف رقص کے طاؤسکے تیاری ہے
ورد سیر گلستان نے ہوا ہوتا ہے
تیرگی دہر سے بالکل جو ہوئی ہے نابود
دلکش ایسی ہے نسیم سحری کی تحریک
قوت نامیہ کا کیون نہ ستارہ چمکے
پہر ہرا ہوگیا گلزار ہی بعد خزان
سعد اکبر لئے ہے برج حمل مین تحویل
آج اوس نیر اعظم کے خلافت کا ہے روز

بادہ و ساغر و مینا ہی کہین دست بغل
ایکطرف جمع حسینان جہان کے جنگل
ماند چہرے کی ضیا سے مہ و خور کے مشعل
قالب جل ہو وہ اپنے دل اوپر او جہل
گوری گالونپہ وہ پہیلا ہوا ہے کاجل
جنکے مشاطہ ہے خود قدرت صناع ازل
نقرۂ گردن معشوقین جیسے ہیکل
ڈالیان ڈالتی ہین چہرۂ گل پہ آنچل
آب پاشی کے لئے جمع ہین ہر سو بادل
غیرت روضۂ رضوان ہے ہر دشت و جبل
غنچہ و گل ہے گلستان نہین زردار و دول
ہوتا ہے سبزہ نورس پہ گمان مخمل
صفحۂ چرخ پہ یا کاہکشان کے جدول
بلبلین ایکطرف باغ مین گاتی ہین غزل
خاک گلزار ہے تاثیر مین مثل صندل
چشم نرگس کو نہین فیض ہو ندہی کہ ملتا کاجل
قلب عشاق ہوے جاتی ہین جیسے بسمل
کسطرح رنگ نے عالم کا بہلا جاسی بدل
خشک ہوکر شجر دین نے نکالی کوپل
منتہی ہو گئے اب نوبت شاہی ازحل
جسکے خاطر سے شرق آیا ہے مغرب سے نکل

بازوی ختم رسل دست زبردست خدا — اشجع و اتزع و اتقی و زکی و افضل
کرم و اورع و اسخا و متین و عاقل — مظہر شان خدا نفس نبی مرسل
شافع روز جزا قاسم نار و طوبی — مصدر جود و عطا ماحی عصیان و زلل
اسد قلعہ کشا سیف خدائے قہار — صف ہیجا مین مچی ضرب سے جسکے ہلچل
کم سنی وہ کئی جو کار نمایان تو نے — جن سے عاجز ہے اقلیم عرب کی دُریل
[illegible] تفضیل — خوب اسے جانتے ہین عقل ہے جنکے اکمل
مدح محمد و حمین پڑھتا ہون وہ اب مطلع نور — ضو مین جو مہر درخشان سے ہے افضل اول

مطلع

تجھسے ہی کون شہا واقف اسرار ازل — جسکا ہر حرف مطیعونکو ہی وحی منزل
تجھسا پیدا ہوا خالق خدا مین کوئی — ہی ہر ایک وصف تمامین ترا ضرب مثل
وہ تیری ذات مقدس ہے کہ لیتی ہوی نام — ہو منھ سے کفار کے ہی حل مشکل جای شکل
کون واقف ہی تیرے رتبہ عالی سے شہا — منکشف ختم رسل پر ہے ترا قدر و محل
اوسکے کیا علم خدا داد کا ہو وصف رقم — جسکے ادنی سے ہو شاگرد نمین عقل اول
حبذا قوت بازو تیرے ای دست خدا — باب خیبر ہے سبک ہاتھ مین مثل خردل
کفر کے بس اوسی ساعت سے کمر ٹوٹ گئی — تو نے کعبہ مین شکستہ کئی جب لات و ہبل
تب ہوا دین محمد کا زمانے مین رواج — تو نے برہم کئے جب کتنی ہی ادیان و ملل
جنس انسانکو ہوتا کبھی حاصل یہ شرف — تجھسا اس نوع مین گر فرد نہوتا اکمل

ق

یا علی آپ ہین مداح کے گر پلہ پر — جنس عصیان سے جو میزان ہی گران و ثقل
نظر عفو سے کر دیجئے ہلکا پلہ — جای سیئات ہون نامہ مین میرے حسن عمل

جو شش کی غرض ہے یا شاد ولایت سے تجھے
دین و دنیا مین تیرے صدقے سے آوے نہ خلل

## تضمین مخمس در منقبت امیر المومنین

جان ہی دل ہیچ مال و کشور و تاج و نگین
ہی فقط انجام مین دو گز کفن دو گز زمین

چار حد باغ امکان پر ہوا قبضہ تو کیا
ہے خزان آخر بہار لالہ زار و یاسمین

کب سرائے دہر پر سیر ہے کچھ خیر ہے
یہ مکان غیر ہے تو جسمین چند ہے مکین

ایکدن تکیے مین تنہا جاکے سونا ہے تجھے
محفل احباب مین گو آج ہے مسند نشین

موت کی تلخی کو دیسی اسقدر بھولا ہی کیون
ہے سدا راغب سوی شہد و نبات انگبین

دولت و اموال ہے سرمایۂ رنج و ملال
حصۂ اہل و عیال اسکو سمجھ ای دوربین

بھائیون کی چاہ پر دہوکا نہ کہانا ای عزیز
حضرت یوسف سے تو بڑہ کے نہین ہے تو حسین

ہمدم و احباب تو کہتا ہے جنکو روز و شب
یہ مصیبت مین بہلا کب ہین مددگار و معین

جب تلک کرتا ہے نیکی ہے محبت ایک سے
جب نظر تیری پہری بس وہ کہین ہے تو کہین

وہ شفیق انکو سمجھا ہے یاور جنکو تو
ہین یہی تیرے عدو تجھکو مگر یاور نہین

جانتا ہے تو عزیز اپنا جنہین ای با تمیز
مثل بیگانون کے سب ہین سر بسر خاین و کین

کوئی ظاہر دار ہے انمین کوئی غمخوار ہے
کوئی حد دوستی سے دور ہے کوئی قرین

کوئی تا ایفای نعمت لاف زن ہے روز و شب
کوئی تا ہنگام صحبت گو تا وقت پسین

کوئی تیرے غم سے خرم ہے کسیکو ہے الم
کوئی ہی مسرور ہر دم کوئی ناشاد و حزین

ایک راحت کا ہے جویا منتظر ہے موت کا
ایک صحت کی دعا مین دوسرا چین بر جبین

عارضہ نے طول جب کہینچا تو یہ نقشہ ہوا
اسکو امید شفا تو اسکو مرنے کا یقین

جب قضا جاری ہوی تو سبکو بیزاری ہوی
تذکرے ہونے لگی یہ دفن جلدی ہو کہین

ایک نے بیون تا کفن تابوت لایا ایک شخص
برگ سدر و پنبہ کا فور ہی آیا وہین

پہنچے تک آئی بعد از غسل احباب رفیق — زار و نالان خاک مین سونپا وہ جسم نازنین
فاتحہ پڑہ پڑہ کے اپنی اپنی گہر راہی ہوے — اب ہان میت پہ کیا گذری خبر اسکی نہین
پیکر خاکی تو یون ظاہر مین گل در گل ہوا — جسم تمثالی مگر دو حال سے خالی نہین
وادی برہوتین پونہچا اگر کافر وہا — اور مومن تہا تو ہاتہ ای نجف کے سرزمین
وہ نجف روضہ ہے جسمین حیدر کرار کا — کون حیدر نوح و آدم دفن ہین جسکے قرین
نوح وہ طوفان آب او ہناتہا جنکے دور مین — دور وہ جسمین ہوے فی النار سب دو دو یقین
اور وہ آدم ہوے جو قبلۂ جبیل ملک — صاحب ہین تہا جنکے نور پاک ختم المرسلین
کون ختم المرسلین جسنے شب معراج مین — حکم خالق سے کیا اپنا علی کو جانشین
وہ علی جسکے ولادت عین کعبہ مین ہوے — وہ علی رکہی تہی پہلے جسنے سجدہ مین جبین
وہ علی جسنے پڑہی انجیل و توریت و زبور — وہ علی جسنے کیا تہا جمع قرآن مبین
وہ علی جو سابق الاسلام طفلی مین ہوا — وہ علی کہتے ہین سب جسکو امیر المومنین
وہ علی سایل کو بخشی جسنے اونٹونکی قطار — وہ علی جسکے غذا مخصوص تہی نان جوین
وہ علی ہم شکل جسکا آسمانپر ہے ملک — وہ علی روداد شبکو جسے کہتی تہی زمین
وہ علی سویا جو فرش مصطفےٰ پر بیخطر — وہ علی حافظ تہا جسکا خالق جان آفرین
وہ علی جسکے عدو کا ہے مکان قعر سقر — وہ علی جسکے محب ہین باغ رضوانکی مکین
وہ علی قاضی شہباز و کبوتر جو ہوا — وہ علی سرکہ ہوی می جسکے روضے کے قرین
وہ علی وقت فضیلت پر پڑہی جسنے نماز — وہ علی جسکے وجہ سے پہر اہمی مبین
وہ علی جسکے صفت مین لال ہی میری زبان — وہ علی جسکا ثناخوان طوطی سدرہ نشین
وہ علی پڑہتا ہون اس مطلع کو جسکے سامنے — وہ علی جسکے محبت قلب مین ہے جاگزین

مطلع

عبد مقبول خدا اکمل کے مددگار متین
روضہ اقدس کا ہے پردہ حجاب عرش حق
کیا بیان ہو اوج صحن لاالہ زار اقتدار
پیش ہیبت سرکشونکی تو حقیقت کیا بھلا
اہل ایمان جانتے ہین رتبہ کو فرق بلند
گر نہو نے نکہت زلف دوتا سرمایہ بخش
لوح پیشانی انور لوح صنع کردگار
کیون نہ بینی کے الف کا مرتبہ دو چند ہو
دیدہ حق بین سے ہے نور حقیقت آشکار
گوش وہ ہین جو سدا اشتاق آواز اذان
جس جگہ وصف لب و دندان الا ہو رقم
سبزہ رخسار روشن سے بھلا تشبیہ کیا
تازگی روی زیبا وہ کہ جسکے رشک سے
پیش روز روشن ہے قدر کچھ نہین شمع ضیا اصلی
قامت والا شرف مین رایت حمد خدا
کیا بشر کے تاب ہے لکھے جو مدح ذوالفقار
ساکنان آسمان ہین مدح خوان اس تیغ کے
بس یہ ہے تیغ دو پیکر آپکو وقت جہاد
جوشن و چار آئینہ بیکار ہے وقت نبرد
رحمت و قہر خدا ہے ہمعنان ذوالجناح
گرم رفتاری سے پیدا انجین اگر ہو عرق

بندہ پرور بعد احمد آپ ہین کچھ شک نہین
فرش قالین کے عوض فرش پر روح الامین
قبہ خشخاش ہے نہ گنبد چرخ برین
آسمان دیتا ہے اس سے اور دبتی ہے زمین
ایک مو فرق ہے اور قرآن مین نہین
خاک تیرے پھر قدر مشک تبت تاتار چین
ہے نشان سجدہ روشن صورت تزئین
متصل ہے خال مثل نقطہ جیم جبین
روز و شب غیر از خدا پیش نظر کوئی نہین
طاق ابرو پر ہو محراب کعبہ کا یقین
لعل و گوہر حشر تک اوگلی وہانکی سرزمین
سنبل باغ جنان ہے دود آہ آتشین
سوکھ کر کانٹا ہین گلہای فردوس برین
لا کہ خیبر کے برابر ہو اگر حصن حصین
پای اقدس کعبہ اسلام کے رکن رکین
ضرب سے واقف ہین میکائیل و جبریل امین
فتح حاصل لشکر دین پر ہے تو زیر زمین
احتیاج نیزہ و تیر و تبر ہرگز نہین
حفظ حق تائید غیبی ہے مددگار و معین
گاہ صرصر گہ نسیم گلشن خلد برین
ابر نیسان بنکے برسین گوشہ دامان زمین

سے اگر اونچا کری تو فرقدانسے ہو بلند ۔۔۔ ٹاپ مارے تو ہلے مغز سر گاو زمین

ای زہے بخشش کہ جس سے نہ کوئی ناامید ۔۔۔ لیگئے نقد مطالب طالب دنیا و دین

فیض اقرار ولایت ہے جہانمین آشکار ۔۔۔ عرش کو کرسی ملی کعبہ کو مکہ کے زمین

کوثر و طوبی ہوا فردوس اعلی کو عطا ۔۔۔ انبیانے پائی ہے جنت کہ اوسمین ہون مکین

انجم سیارہ کو تاثیر دی ہے برج مین ۔۔۔ منزلت بخشی قمر کو مصر کو نور مبین

آب کو شیرین کیا وہی ہے صدف کو آبرو ۔۔۔ قطرۂ کم مایہ بنتا ہے جہان در ثمین

پہولونکو خوشبو عطا کی طائرونکو زمزمے ۔۔۔ کیون نہ فرحت پائی جان مضطر و قلب حزین

سیم و زر جزع و زمرد لعل و یاقوت و عقیق ۔۔۔ قلب مین کہسار کے انکی جگہ ہے بالیقین

خلق مالامال ہے ایسے عطا و جود سے ۔۔۔ یہ پئی داد و ستد ہے اوس سے بنتی ہے زمین

کب کسیکو ہے لیاقت مدح ذات پاک کے ۔۔۔ سچ تو یہ ہے فکر ناقص عیب سے خالی نہین

ہے بخاطر ظاہر احباب کے تعریف بھی ۔۔۔ سر بسر ہے خوب دلکو بے کمالی ہی یقین

فخر کے جاہی اگر مقبول فرمائین حضور ۔۔۔ ناز کیا اسپر جو ہے صحبت مین تحسین آفرین

عرض مطلب کا ذریعہ مین شہا یہ چند شعر ۔۔۔ ہون طلبگار وقار و عزت دنیا و دین

شیعیان خاص ہون آزاد قید فکر سے ۔۔۔ رحمت خالق ہے ہر دم مددگار و معین

یہ حیات چند روزہ ہو باسائش بسر ۔۔۔ رزق بخشے پاک و طیب خالق جان آفرین

ارض پر تو نجف یا کربلا مین دفن ہون ۔۔۔ دم نہ نکلے سرزمین ہند پر اصلا کہین

دہر مین راحت ملی بعد فنا جنت ملے ۔۔۔ رنج سے فرصت ملی ہو مطمئن جان حزین

ہو محل سبکے نظار و زجر اپش جدا ۔۔۔ الا مین [illegible] کا جسد ہم کرا گیا [illegible]

جب تلک ہے قصۂ آدم جہان مین یادگار ۔۔۔ ہون [illegible] نعمت [illegible]

جب تلک ہے طوق لعنت گردن ابلیس [illegible] ۔۔۔ فرق [illegible] ہون [illegible] زیر [illegible]

مسجدوں مین جب تلک جاری ہے رسم [illegible] ۔۔۔ دین [illegible] آپکے سب یا امیر المومنین

## وجہ تسمیۂ رضوان

یہ کامل عشق مجھکو ہو گیا ساقی و ساغر کا　　نہین دل سے اشیشہ میں ہی گلگون احمر کا

مین ہون مست رندانہ گمشتہ ہی کاشانہ　　لبون سے وصل پیمانہ نہین کچھ خوف محشر کا

مبارک ہو تجھے ساقی خم و خمخانہ و ساغر　　چلی ہی باد نوروزی ہوا ہی فضل داور کا

پلادی ساغر گلرنگ مجھکو برق ساقی　　لکھون تا جو شمین اگر قصیدہ مدح حیدر کا

نہ چمکا نور ساقی سے ستارہ صرف اختر کا　　مہ و مہر منور ہی ہی ذرہ نور انور کا

نہوتی ذات پاک اوسکی نہوتی دو نو یہ عالم　　وہی باعث ہوا تکوین افلاک مدور کا

بھلا کیا لکھون وصف قد نفس خاص پیغمبر　　نہ وہ طوبی کا ہمسر ہے نہ ہی سرو صنوبر کا

فی تشبیہ آئی دل مین میرے جوش الفت سے　　الف اللہ اکبر کا ہے یا قد اوس غضنفر کا

شب یلدا سی گر نسبت مین دون گیسو جاو　　شب قدر ایک سایہ ہے فقط زلف معنبر کا

گذر جس کوچہ و برزن سے ہوتا شاہ کا میرے　　تمامی راہ مین چھڑکا ہی گویا عطر عنبر کا

کری سرعت کو ولدلکی رقم کیا شہب خامہ　　دو عالم کی فضا کا وہ ہی اوسکی ایک چکر کا

زبان توصیف تیغ شہ مین مثل برق ا چمکے　　لکھون تا کاٹ تیز ہی مین اوس تیغ دو پیکر کا

کرون حل اس معمی کو کہ کیونکر وہ خیبر ادہر تھا　　لکھا ہے راویون نے ماجرا جبرئیل کے پر کا

یہ تھا اعجاز ضرب شہ سے جو ہوتا تھا دو ٹکڑے　　تو ہر ایک زن مین حصہ نکلتا تھا برابر کا

علی حامی رہا آدم سے لیکر تا بروح اللہ　　علی ہر حال مین حافظ رہا جان پیمبر کا

### مطلع

علی ہی مظہر اعجاز و مظہر شان داور کا　　علی کے مدح سے رتبہ بڑھا طبع سخنور کا

علی عالی علی والی علی نائب پیمبر کا　　علی افضل علی مولود ہی اللہ کے گھر کا

علی ہی صہر پیغمبر علی ہی طیب و طاہر
وہ زوج فاطمہ اور باپ ہے شبیر و شبر کا

کسی نے جز خدا و مصطفے شہ کو نہ پہچانا
علی ہی جاننے والا خدا کا اور پیمبر کا

نہین کچہ غم مجھے اب بحر عصیانکے تلاطم سے
مرے کشتی کا ہوگا بادبان دامان حیدر کا

مین رند مست ہون اہ نہین ڈرتا گناہونسے
سہارا دو جہانمین ہی مجھے آل پیمبر کا

نہ بہکے گا کبھی بہکانیسے تیرے سن اے شیطان
جو پیرو دو جہانمین ہوگیا حیدر سے رہبر کا

لحد مین جب نکیرین آئین گے تب اونسے یہ کہدونگا
غلام آزاد ہون دوزخسے مین مولاے قنبر کا

لگاؤن آنکہونمین جسدم ضریح طیب و طاہر
ملے اوسدم ثواب طوف و عمرہ و حج اکبر کا

فقیر ضعیف ہون نے مولا سخت عاجز کر دیا مجکو
تیری بخشش سوا پرسان کہان اس عہد حقر کا

یقین ہے دلکو میرے اب میری حاجت بر آویگی
نہین سائل کبہی خالی پہرا ہے آپکے در کا

بہت ہی اشتیاق روضۂ اقدس ہے رضوان کو
بلا ؤ روضہ پر اپنی یہی ہے قول اصغر کا

## دیوان شیعین رضوان

حمد خدا عیان ہے زبان بہار سے
سجدہ مین ہر شجر ہے جہکا شاخسار سے

صانع کے عشق کی ہے جو لو دلکے درمیان
دیپک سے آگ نکلی ہے جسم چنار سے

ہے زمزمہ بلند خدا کا چار سو
وحدت کی آرہی ہے صدا ہر ستار سے

غنچے کہلے ہین باغ جہانمین بہار سے
کلفت خزانکی دور ہوی روزگار سے

چلتی ہی جہوم جہوم کے بستانمین یون نسیم
جسطرح ماہرو کوی آتا ہی پیار سے

خوشبو گلونکے ساتہہ مین اترائی آتی ہے
نکہت کے قافلہ ہوں روان جون ستار سے

بیلہ چنبیلی کیتکی جوہی و نار دن
ہر ہفت ہو رہی ہین خوشی مین بہار سے

کیلا الکیلا الگطرف صف کشیدہ ہے
چارونطرف کو باغکے کہیر حصار سے

چنپا ہے اور نرگس شہلا ہے اور گلاب
پہولی شقایق شگفتے کو ہسار سے

## مطلع

روشن جبین سے تہے نور شہ نامدار سے
اسوا سطے خلیل بچے لہب نار سے

آئی جو منجنیق سے آتشین وہ جناب
بردا کا غل اوٹہا تہا زبان شرار سے

افضل جہا مین کوی نہین میرے یار سے
پیدا ہے اس جہا نکے نقش و نگار سے

دکھلا او اب جمال رسول خدا مجہے
آنکھین سفید ہوگئے ہین انتظار سے

ہی آسمان کو عز و شرف کس غبار سے
اوٹہتا ہی جو مدینہ نجف کے دیار سے

ہی آستانہ آپکا مسجود جن و انس
دربان ملائکہ ہین سبنے افتخار سے

لاے عرب حضور نبی صید کرکے جلد
تا لین گواہی بحر نبی سوسمار سے

جب دم کہا رسول نے بتلا مین کون ہون
گویا ہوا وہ قدرت پروردگار سے

تو ہے رسول بر حق و دین تیرا دین حق
تجہپر نزول وحے ہوا کردگار سے

منکر جو تیری دین کا ہی کافر ہی وہ شقی
بچنا اوسے محال ہے دار البوار سے

مومن ہے وہ جو صدق سے اسلام لائیگا
پا دی جنان وہ رحمت پروردگار سے

## مطلع

حاصل شرف ہو مدح شہ ذوالفقار سے
رونق فزون ہوا وس سخن ابدار سے

دی ساقیا ولای شہ مرتضے کا جام
تا دل ہو مطمئن قلق و اضطرار سے

وہ می دی مجکو جو کہ ہے مختوم مشک سے
دنیا مین سرخرو ہون بچون ہین فشار سے

لرزان ہے کفر بادشہ ذوالفقار سے
مونہہ پہیرتے ہین گرد دمہ کارزار سے

جب جز رو مد پہ آگیا عمان ذوالفقار
دم مین اوتارا مرحب و عنتر کو دار سے

ہمت پہ پونہچے شیر خدا تولکر حسام
کفار نے فرار کو بدلا فرار سے

علی کے ہاتھ سے بیڑا ہمارا پار ہوویگا — وہ حامی ہے جہاز امت عاصی کے لنگر کا

نہ دو نسبت انکے رخسار نکو آئینہ سے ہین نسبت — یہ پرکالہ ہے قدرت کا وہ شیشہ ہے سکندر کا

شمیم اگر حضوری ہین میسر رضوان کو کہا اینکا — یہ حورین ہین یہ جنت ہے وہ ساقی حوض کوثر کا

## رضوان

مدحت سیف خدا ہے زبان ہین صیقل — جوہر تیغ زبان وہ نشا آئین ہین اول

کہیچ لون گر صف مدحتین اپنی سیف زبان — ہوئی سب معرکہ آرای ہین پیدا اہل جدل

دی ندا مجہکو یہ ہاتف نے کہ رضوان خاموش — مدح ہین ساقی کوثر کے نہ اسطرح سے چل

عرض کی مینے کہ کر عفو مجہے ای ہاتف — بادۂ حب علی سے ہوں مین سرشار ازل

واسطے کسب سعادت کی وظیفہ یہ ہے — دین و دنیا مین پسند آیا ہے یہ خیر عمل

یا علی پلہ سخن کا میرے ہلکا ہے بہت — تیری مداحی سے ہو جاوے گران و اثقل

یا علی شیر خدا باب علوم احمد — آج اقلیم سخن مین میرا ہو جاری عمل

تا کرون آپکی مدحت وہ مجہی دی دیکر — کہ سمجہہ لے اوسے وہ شخص کہ جو ہو اجہل

وہ علی جسکے ثنا مین ہوا قرآن ناطق — وہ علی جو کہ ہوا نفس رسول اکمل

وہ علی جو شب معراج تہا ہمراہ رسولؐ — سیف اسلام کا جو شانہ ہوا ہے مصقل

وہ علی جسنے اوکہاڑا ہے در خیبر کو — خانۂ حق سے نکالی ہین منات او ہبل

وہ علی جسکے سوا سیکڑون تہے دارو غین — نہ کیا آپ نے جو پہ کسی نے بہی عمل

وہ علی جسکا نہ تہا جو دین کوی ہمسر — تہے غنی نام کے لیکن تہی دفی و اجہل

وہ علی جسکے کمی جسے کہتی تہی رسولؐ — انکو وہ جسنے کہ جانا ہے وہ مرد احول

بعد احمد کے وصایت ہے بحق اوسکے لئے — اپنے شاہد ہین احادیث و کتاب منزل

نامی دنیا کو خلیفہ جو کہا بہی تو کیا — کبہی اعلی کے مقابل نہین ہوتا اسفل

روز خندق یہ پیمبر نے کہا ضرب علی
ہی عبادت سے کہین دو نو جہانکی افضل

اور فرمایا کہ مین جس کا ہون مولے یارو
اوسکا مولی ہی علی اسمین نہین کوئی خلل

اور پڑھا حضرت جبریل نے اکملت لکم
یعنی دین آپکا کامل ہوا ای اکمل

## مطلع

مدحت حیدر کرار مین لکھ اور غزل
تا لہ مداحی کی ہو جاوین مراتب افضل

ہی در علم نبی اشجع و اعلم حیدر
مثل احمد کے وہ لاریب ہی بے ند و مثل

جز جہنم کے نہین اوسکا ٹھکانا کہا ہا
جسکے دلمین ہو ترا بغض بقدر خردل

گر ملے ارض نجف سو نیکو مجکو یارو
نہ لگاؤن کبھی ٹھوکر سے مین فرش مخمل

رات دن شوق زیارت مین ملایک اکثر
عرش سے آتی ہین روضہ مین تیرے سر کے بہل

شب جمعہ کو ترے روضہ مین یا شاہ نجف
اوصیا اولیا آتی ہین نبی و مرسل

کون ہوویگا جوان مثل علی عالم مین
نخل طوبی سی ملا جسکے لئی تیغ کا پہل

رخش وہ چالمین مانند براق و رفرف
کفر کے سر کو ابھی ٹاپ سے وہ ڈالی کچل

آدمی راکب کے اگر ذہن مین ہو تیز روان
دونون عالم کے کرے سیر کنوتی کو بدل

بعد احمد کے لڑے حیدر صفدر سے جہول
نہروانی تہی بہت شامل صفین و جمل

کس شتور سے ہوے جنگمین حیدر کے رفیق
قبضۂ تیغ یہ تہا مالک اشتر کا عمل

معرکہ مین وہ جہپٹتی تھے مثال ضیغم
لشکر شام مین پڑ جاتی تہی اوسدم ہلچل

جب علی معرکہ آرا ہوی بالنفس النفیس
کشتۂ خون سے تہا دشت سنا کا جنگل

لڑنے جو حیدر کرار سے نار سے نکلا
اوسکے پیس جانیکو موجود قضا کا دلدل

ائی مین الحمد للہ جو جناب حیدر
فتح و ظفر تکے ہوی رخش جلو مین کوتل

تیرے قنبر کے غلامی جو ہو قسمت مین نصیب
کبھی دنیا کا پہندا لے نہ یہ ہوا و دول

جملہ شاہان تیرے در کے ہین پاشاہ گدا ۔ چہ سکندر و چہ دارا و چہ خاقان ہرقل
جبکہ لکھتا ہون مین اوصاف شہنشاہ نجف ۔ ہم ردیف انکی ہوجاتا ہی عقل اول
کثرت رنج والم سے ہوگئین دل بستہ امام ۔ جلد وا ہو میرا یہ عقدہ مالا ینحل
یاوری گر کرے تقدیر مری شیر خدا ۔ در دولت پہ مین آنکھون کے بل چلون سر کے بھل
رات دن شوق مین رہتا ہون تیرے روضہ کے ۔ چشم ودل سے نہین رہتی ہی یہ صورت اوجھل
دوستونکو تیرے الفت سے جنان مین ملی ۔ جملہ نعمات جنان اور ملین حور و محل
بغض تیرا ہے جہنم کا نتیجہ یا شاہ ۔ دشمنونکے لئے موجود ہے درک اسفل
پنجگانہ یہ دعا کرتا ہے رضوان یارب ۔ کربلا کا مجھے دکھلائیو بابا دل

## اسیر

قبل خلقت ہی بنا ہی قصر شان بوتراب ۔ خاک آدم ہی غبار آستان بوتراب
لامکان سے کیون نہ برتر ہو مکان بوتراب ۔ دوش ختم المرسلین ہے نردبان بوتراب
کان رکھکر خانہ حق مین اگر کوی سنے ۔ اب تلک آتی ہی آواز اذان بوتراب
اب تلک جو بات آئی دفعتاً وہ ہوگئے ۔ ہی زبان خامۂ قدرت زبان بوتراب
جسکو لاغر جسم کو مشق ریاضت سے کیا ۔ پوست باقی رہگیا یا استخوان بوتراب
دو جہانکا کر دیا مختار خالق نے اونہین ۔ کر لیا سو طرح جب امتحان بوتراب
سال بھر مین تین دن ہے خلق مہمان خدا ۔ بعد ازان گیارہ مہینے میہمان بوتراب
کوئی شی گھر مین نہین ہے دزد لیجا کیا ۔ پاؤنکو پھیلا کے سوئی پاسبان بوتراب
کیون نہ ہو پھر ضرب بہتر طاعت کونین سے ۔ مدح خوان احمد خدا ہے قدردان بوتراب
پوست کندہ عظمکے عظمی سے ظاہر ہوا ۔ استخوان مصطفے ہین استخوان بوتراب
کوئی نعمت تھی سوا سے جو نہ مولا کی غذا ۔ سنگ سوزان پہ ہوا اسہل امتحان بوتراب

فرش پر ہر چند ہین وہ صاحب سیف و قلم | عرش اعلے ہی سرپہ عز و شان بوتراب

واقف سر سلونی واقف امر خفے | ہین پیغمبر واقف راز نہان بوتراب

ایک ہین باقی فقط ہے پردہ پیغمبر | درمیان مصطفی و درمیان بوتراب

ایک جہان کی بحر کیا قبضے مین ہین انہار خلد | کس جگہ جاری نہین حکم روان بوتراب

دیکھلے سبطین کو طفلی مین کہتے تھے ملک | ہین یہ دو نو طفل فخر خاندان بوتراب

مرتبہ کیا کوئی جانے شبر و شبیر کا | ایک جان فاطمہ ہے ایک جان بوتراب

ہیر غزل مٹی سے لکھدینا کفن پر بعد مرگ | پاس کچھ تو ہو قیامت مین نشان بوتراب

نوح کی کشتی ہو یا تخت سلیمان اے امیر | ہین یہ دو نو زینہ ہای نردبان بوتراب

## صنعت توشیح کہ سر حرف ہای شعر جمع کئی جاوین تو اسمای چاردہ معصوم علیہم السلام پیدا ہون

### نادر

می گلگون فصاحت کی ہے انشا کی ترنگ | کیون نہ یون شاہد مضمون کو ہین آغوش تنگ

حوصلہ تیغ زبان کے ہے علم کرنے کا | محو و سہو و غلط و نقص ہون کیون آج زبان

مجھکو وہ نازی نازان ہین خدا نے بخشے | طبع کا ایک ہے تو ایک قلم کا ہی ہمرنگ

ولیسے مضمون نکلتے ہین بلا فکر و تلاش | چھٹ گئے آئینہ طبع سے اوردگی زنگ

عرصہ صفحہ سے نازان ہون اگر رخش قلم | وسعت روی زمین خوف سے ہو جائی تنگ

لاف مجھکو اسی رستے مین کرتا ہون بیان | مدح کا کسکی مرے دلکو ہوا ہی آہنگ

بیٹھے ہمنام خدا قوت بازوے نبی | اسد اللہ علی صف شکن عرصہ جنگ

فاتح قلعۂ خیبر وہ جری ہی بیشک | در درج شرف و بحر شجاعت مین نہنگ

آج طوطی ہو جو خامہ تو عجب کیا اسکا | وصف بالائے مبارک مین ہوا ہے آہنگ

طور کے شمع اگر قد کو کہون راست ہی یہ | روح موسیٰ ہنو کسطرح سے گرد اوسکے پتنگ

معنی آیہ والشمس ہے روئے درخشن | اور تفسیر ہے واللیل کے زلف شبرنگ

(فاطمہ ع) تیرے عینین ہین کہ ہر اک کو ہی حصول | ایک سے علم وحیا ایک سے عقل و فرہنگ

حسن سے انکھونکے شرمندہ ہین آہوی حرم | آبرو جو قوس قزح ہین تو وہ مژگان ہین خدنگ

سمجھو رخسار کو آئینہ حق ہین واللہ | آئینہ اوسمین جو منھ دیکھی تو حیرت سے ہو دنگ

(حسن ع) ہین زیباچہ زمزم جو زنخدا انکو کہون | کہون جو چشمۂ کوثر لب تر کو تو ہی تنگ

حرکت ہونٹونکی ہے اموا انکو اچھا کردے | لعل و گوہر لب و دندا انکی مقابل ہون سنگ

سینہ بیکینہ ہے تو مطلع خور ہی گردن | یا صراحی مین بھری ہی مے کوثر کا رنگ

(حسین ع) ید قدرت نے بنائین ہین یداللہ کی ہاتھ | زور اون ہاتھونکے رستم ہی جو دیکھے ہو دنگ

نیچے اوترے شفق چرخ بھی تا چوم لے ہاتھ | سر انگشت نگارین مین حنا کا ہین رنگ

نظم توصیف کمر مین ہون عدد کا راہی | نہ نظر آئے تو باندھے نہ کمر بند چو تنگ

لاؤن مضمون نیا مطلع نو کے خاطر | دلمین باقی نرہے مصقلۂ ذہن سے زنگ

## مطلع ثانی

(علی ع) یوسف مصر نہین حسن مین ہرگز پاسنگ | کون بازار مین خوبی کی ترا ہی ہم سنگ

محو حیرت ہی رہا کھینچ سکے تیرے شبیہ | مر گیا مانی جو تھا نقش نگار ارژنگ

حسن کو تیرے کرے وزن تو یہ لازم ہے | برج میزانکی ترازو مہ و خور پاسنگ

(محمد) مدح کیونکر برش تیغ کے تحریر کرون | خوف ہے گاؤ زمین بھی نکہین ہو چو رنگ

دہر کے خود فلک فرق پہ آئی دشمن | کاٹنے مین نکرے اوسکے یہ شمشیر درنگ

تو حیرت ہی کرم بیت سری ہر اہل کرم — ہی سخاوت وہ جو ہی دیکھیکے حاتم ہو ننگ
حال پر میرے بھی ہو فضل و عنایت کی نگاہ — تا ہو مقصود و مطلب کے برآنے مین درنگ
ہو چکی فیض سے منظوم قصیدہ یہ ہوا — عرض قافیہ تھا بحر مین ہر چند کہ تنگ
دست جو تیرے ہین مسرور رہین تا محشر — مدعی جتنے ہین ہون تیغ دو دستی جو رنگ
یہ قصیدہ جو ہوا [illegible] تو تسبیح مین ختم — آفرین کہنے لگے صاحب عقل و فرہنگ
کیجئے اب نظر لطف و عنایت شاہا — تا در خستہ جگر جور زمانہ سے ہو تنگ

## رضوان

لگ گئی آنکھہ میری آج جو ہنگام زوال — خواب مین آیا نظر گلشن مینو تمثال
آمد فصل بہاریکا ہے غل چار طرف — بلبلین باغ سے نکلے ہین پے استقبال
فرش سبزیکا بچھا ہی صبا کا فراش — سبز خلعت سے مخلع ہین گلستانکے نہال
پڑگئی آب رواں کے جو لطافت پہ نظر — صدف چشم ہوے موتیونسے مالا مال
ہین خوش آیند نسیم اور صبا کے جھونکے — جھکے جاتے ہین اشجار گلستان خوشحال
شاہد گل کے قرین نغمہ سرا ہے بلبل — شوق ہو اور ہے حال ہوا اوسی لطف و صدا
زرد رو اور تہا ہی جو نکو نسے ہوا کے ہر دم — ہی چلن یا شرفی گل کے گہر سے ٹکسال
گلفرنگ ایکطرف اپنا پرا باندھے ہی ہوے — صف جمائی ہی گلستانمین قواعد کی مثال
جبکہ چلتے ہین نسیم سحری کے جھونکے — پتے بجتے ہین درختونکے جلاجل کی مثال
کب نوا سنجی بلبل ہے چمن مین ہر جا — شاہد گل کے سنانیکو ہین گاتی قوال
ہی لب جو پہ کہین سرو سہی استادہ — چل رہا ہی کہین طاؤس چمن ٹھمکے چال
سنکے مرغان خوش الحانکی نوا سنجے کو — وجد مین جھومتی ہین ہر یہ درختونکا ہی حال
چاندنی پھیلی ہے یہ چاندنیکے پھولونسے — دنکو ہوتا ہی شب ماہ کا ہر ایک کو خیال

سوسنی برگ ہین اشجار چمن کے پوشاک
یاسمن کے وہ ہاتھ اور ریلی کے لپیٹ
ہین بتروان ایمن چھوٹے پہرتے ہر سو
قطرۂ شبنم کے ہین اسطرح گل و غنچہ پہ
ہی ہوا سرو گلستان چھائی ہی پڑتے ہی پیار
بیچ مین باغ کے اک بارہ دری آئی نظر
نام ہین بارہ اماموں کے رقم ہر در پہ
اوسمین اک ماہ لقا مہر جبینا کو دیکھا
ہے گلابی لئے اک ہاتھ مین وہ گل اندام
انکھڑیان آئین نظر اوسکے جو ہین مستانہ
پھر کہا جوڑ کے ہاتھونکو کہ ای ماہ جبین
عشق نے تیرے کیا ہی ہمہ تن درد مجھے
عاشقانہ جو سنے اوسنے میرے موتھ سے کلام
فکر باطل سے گذر وہ بیان کر ہے رضوان
ہاتھ مین جام مئی حب علی کا ہون لئے
روز میلاد وصی نبی آخر ہے
ہی شب قدر سے ہی قدر مین یہ روز سو
دونگی اس مے سے اوسے بھر کے بلورین ساغر
سنتی ہون مین کہ تو ہی شاعر رنگین گفتار
موشگافی کا تیری شور ہے تا عرش برین
لکھہ ثنای شہ کونین سے علی خاسے

ہی پڑے دوش پہ شمشاد کے عباسی ال
شرم سے مشک کے نافہ مین چھپا مین غزال
اور پپیہونکی صدا ڈھنین ہی ہی وجد کا حال
بندے کانو مین ہون پہنے ہوی جیسے طفلای
شانہ پر جسکے ہے سر پہ پڑی کالی شال
جسکے رفعت پہ نظر کر نہ سکے چشم خیال
نور سے جسکے منور ہے مکان مہر مثال
حسن طلعت سے عیان جسکے ہو صانع کا خیال
ایک مین جام مئی لعل سے ہی مالا مال
کاسۂ سر سے دیا پینے مئی ہوش کو ڈال
کر دیا دلکو میرے چال نے تیرے پامال
سر خرد ہون جو کرے مجکو عطا منہ کا اوگال
خشمگین چین بجبین کہنے لگی ہوش سنبہال
حوریہ مین ہون نہ لا دلمین کوئی اور خیال
تیرہوین ماہ رجب کے ہی مبارک سن و سال
خلقمین خلق نہین جسکا عدیل اور مثال
خانۂ حق مین ہوا آج نزول اجلال
دوستی شہ مردانکی جو رکھتے ہین کمال
نطق سے تیرے زبان طوطی شیراز کی لال
آج دکھلا دی جدا کر کے مجھے بالکی کہال
انبیا سے ہی سوا اوسنے دیا جسکو کمال

عرض کی اسنے کہ قنبر کے غلامی ہے مجھے
ہی وظیفہ مین میرے شام و سحر مدحت آل

شکے پیر اوسنے دیا جام مسرت انجام
جسمین تھا صاف بھرا بادۂ کوثر کا زلال

یا علی کہکے لیا مینے بصد شوق تمام
پی گیا منھ سے لگا کر کہ وہ تھا پاک حلال

اوسکے پینے سے ہوا قلب و جگر کو جو سرور
لب پہ آیا یہ میرے مطلع خورشید جلال

## مطلع

صورت شاہ نہ کیونکر ہو گدا مالامال
جب تیرے فیض سے سایل ہو غنی قبل سوال

یا علی مثل تیرا عالم امکان مین نہین
شبہ جسطرح سے ہی خالق یکتا کا محال

ناتوانونکو اگر عدل تیرا قوت دے
دشمن شیر غضبناک پہ غالب ہو شغال

تیغ نے تیری کیا خانۂ اسلام آباد
کردیا کفر کا نیزہ نے تیرے استیصال

طفل نادان کو جو دیکھے نظر علم سے تو
حال ماضی کیطرح دے وہی خبر استقبال

چشم اعمی صفت مہر مبین روشن ہو
پرتو افگن ہو اگر اوسپہ تیرا نور جمال

دیدۂ شبکو منور صفت روز کرے
خاک پا کا تیرے سرمہ جو بناوے کحال

تیغ ابرو کا تیرے عکس اگر پڑجاے
چودہوین راتکا ہو بدر فلک کشتی ہلال

گر تیرے روی منور سے کرے کسب ضیا
نہ کبھی مہر جہانتاب کو عارض ہو زوال

روی روشن سے تیرے مقتبس نور ہو گر
بدر اک شب مین ہو تکمیل ضیا کرکے ہلال

انبیا پر شرف اللہ نے بخشا ہے تجھے
سب سے افزود و فزون ہے تیرا جاہ و جلال

ترک اولی ہوا آدم سے جو گندم کے سبب
تجکو جز جو کے نہ آیا کبھی گندم کا خیال

حکم موسی کو ہوا جاؤ سوے فرعون
قول لین سے کرو اوسکی ہدایت فی الحال

عرض کی بارگہ قدس مین تب موسی نے
قتل مین مجھسے کئی قبطیونسے چند رجال

ڈر ہے مجکو نہ کہین اونکا عوض لے مجھسے
ساتھ کر بھائیکو میرے کہ وہ ہو بحیال

الغرض پھر یہ آیت گئی دونون وان پر
حکم اول کو دیا جب نبی آخر نے
نام سورہ کا براۃ اہل سیر نے ہی لکھا
اوسکے پڑھنے مین جو سمجھے ہوی تہی خطرۂ جان
اتنے مین آ کے یہ جبریل نے احمد سے کہا
تب پیمبر نے دیا حکم علے کو جاؤ
سنتے ہی حکم ہوی راہی بطحا حیدر
بے خطر بیچ حرم جا کے باعلان پڑھا
حسب ماموریت احکام خدا پہنچائے
ہے فزون حضرت عیسے سی کہین عز و شرف
بیت اقدس مین جو آئین تو یہ ہاتف نے کہا
یہ عبادت کی جگہ ہے نہین میلاد کی جا
فاطمہ بنت اسد کو جو ہین وہ درد ہوا
تا شکم مس کرین دیوار و در کعبہ سے
کھل گیا حکم سے خالق کے در بیت اللہ
یہ شرف تیرے ولادت سے ملا کعبہ کو
خانۂ حق کی ولادت کا سبب ہاتھ آیا
جو کہو می لا ولد اس عالم ایجاد مین ہے
یا علے تو ہوا مولود خدا کے گھر مین
تو جسے چاہے تو دی مالک مختار ہے تو
وشراب احمد مختار تجھے کہتے تھے

اہل تاریخ نے لکھا ہی مفصل یہ حال
جا کے سورہ کو پڑھی بیت حرم پیش رجال
جسمین خالق نے ہی اظہار کیا قہر و جلال
لیکے سورہ کو روانہ ہوی با حزن و ملال
بھیج ملک کی طرف اوسکو جو ہو تیری مثال
راہ مین سورہ کو لیلو یہ ہی حکم متعال
لیکے سورہ کو گئے مکہ مین بصد جاہ و جلال
کر چکے گوشتے صناد ید سے مکے کے قتال
قوم کفار کا مطلق نکیا دلمین خیال
درد زہ سے ہوئین جب حضرت مریم بحال
جلد تو آپکو اس بیت مقدس سے نکال
سنکے یہ وہان سے چلین باالم و رنج و ملال
اور روان جانب کعبہ ہوئین با جاہ و جلال
دفع ہو اوسکے سبب درد کی شدت فی الحال
بام و دیوار لگے کہنے تعال اے و تعال
فرض اسلام پہ اوسدن سے ہوا حج ہر سال
میری تقریر یہ سمجھے گا ہر اک اہل کمال
خانہ زاد اوسکے کو ملتا ہی زر و دولت و مال
خانہ زاد مین تیرے جنکے نہین جا ہی تقال
تیرے قبضہ مین ہے سب ملک خدا ی تعال
عرض کرتے تہی نہین گذری ہوی کی ...

ذال دنیا کو دیا تو نے طلاق بائن　　شاہ مردان تجھے اسواسطے کہتے ہیں رجال

تجھکو مولا کیا اللہ و نبی نے سب پر　　غصب حق کر نے یہ ہوتا نہیں کچھ نقص کمال

حکم حق سے کیا احمد نے وصی جیسے تجھے　　دین اسلام کو حاصل ہوا تب سے اکمال

اسمین گر بحث کرے مجھسے کوئی اہل نفاق　　لا نہیں آیہ اکملت پہ یاں استدلال

اس صحابیت پہ ہوا نعمت حق کا اتمام　　اسپہ قرآن میں ہے آیا انعمت دال

تو بلا فصل وصی نبی برحق ہے　　غصب سے جا کی خلافت پہ ہیں بیٹھے جہال

کون ہے نفس نبی خلق میں بجز تیرے علی　　اسد اللہ کے مقابل نہیں ہوتا ہے شغال

تو در علم نبی ہے نہیں تجھسا اعلم　　تیرے اوستاد بنا کرتے ہیں ملایک اقبال

شرع میں ہوتی تھی جو جو خلفا سے غلطی　　اوسکی اصلاح میں مصروف رہا تو مہ و سال

قول لولا سے یہ ثابت ہے کا شمس عیان　　کہ ترے ذات سے زندہ رہا پایا نہ زوال

کیوں نہو خوف ترے تیغ کا چرخ بریں　　غزوہ بدر میں چمکی صفت برق ہلال

افضل الضرب تری طاعت کونین سے تھی　　جنگ خندق میں جو کی عمرو بد اختر سے جدال

اوسکا سر کاٹ کے لایا تو ہوا اسکو عجب　　ہو گیا سرخ رخ خیر ورا صورت آل

جسگھڑی کا میں ہوا ہاتھ جولان تیرا　　عرصۂ جنگ میں ہو جاتا اودھم ہو چال

تو اگر دست زبردست میں لے تیر و کمان　　سہم کر سینۂ دشمن ہو مثال غربال

وصف میں تیرے سخاوت کے ہو قرآن ناطق　　ختم ہے تجھپر سخا ہی کرم و فیض و نوال

وہی قطار اونٹونکی سایل ہو جو اک ٹکا　　یہ سوا تیرے ہے اک فرد بشر سے محال

اسطرح کون پہرا ہے در دولت سے ترے　　ق　　در یعقوب سے جسطرح پہری تہی دمیال

ہاں مگر شمس پہرا حکم سے حضرت کے دوبار　　جب کیا قصد پئے طاعت بہ اشتعال

آپ چاہیں تو زمانہ بھی پہری صورت مہر　　حال کیا چیز ہے ماضی بھی کرے استقبال

رہنما بعد ترے ہیں ترے گیارہ فرزند　　ذات سے اونکے ہوا دین نبی کو اکمال

جس خدا سے نہین اک دم ہی تیری ذات جدا
واسطہ اوسکا تجھے دیکے یہ کرتا ہون سوال

دیکہ اس لطف و مروت کی نظر سے مجھکو
زیست کیا قبر مین آے نہ کوئی رنج و ملال

ہو میسر ہی مدحین او قات بسر شام و سحر
اس سوا ورد زبان ہو نہ کوئی قیل و مقال

تجھ سا عالم مین نہین کوئی سخی اور جواد
جس سے مین عرض کرون قرضکا اپنی احوال

گر مجھے دیکھ لے تو اک نظر رحمت سے
قرض ہو جاے ادا اور ملے مال حلال

صاحب زر کے تقاضا سے رہائی پاکر
دین و دنیا مین رہون تیرے سخا سے خوشحال

عرض رضوان کی یہی تم سے ہی یا شاہ نجف
ہند سے ہجر ہوا ور ارض نجف سے ہو وصال

## مولوی سید مظہر حسن صاحب تعلقہ دار مصطفے آباد متخلص مظہر

فلک چشمۂ حیوان ہی یا ہی ابر مطیر
زمین پہ بارش بارانکی ہی عجب تاثیر

حیات تازہ اسی سے زمین نے پائی ہے
اسی سے زندہ ہون حیوان صغیر ہون کہ کبیر

صداے رعد سے ہر بخت خفتہ ہے بیدار
ہواے سرد سے مدقوق ہین علاج پذیر

بیاض برق ہی خورشید ہر بخت سیاہ
سواد ابر ہے سرمہ براے چشم ضریر

اسیکے آنیکا تہا انتظار نرگس کو
اسیکے ہجر مین تہا زرد رنگ ہی گل تغیر

کرم اوسکا ہی آئی ہی باغ مین جو بہار
اثر اسیکا ہی دنیا جو ہی بہشت نظیر

نہین ہے اسکا کچھ احسان فقط گلستان پر
کہ ہر مقام ہے عالم مین غیرت کشمیر

ہری ہوئی ہین بیابان دشت و وادی و کوہ
بہری ہوئی ہی اوسکے آجانے سے جوے غدیر

بہار آئی ہی ہر شے سے ہی نمو پیدا
زمین [illegible] اوگلتا ہی دانۂ انجیر

شگفتگی ہے طبیعت کی اسقدر ظاہر
کہ پہول جہڑتے ہین مونہہ سے بوقت تقریر

زبسکہ فکر مین پیدا ہوئی ہی رنگینی
زبسکہ غیرت گلزار ہے میری تحریر

بنا ہے تختۂ قرطاس رشک تختۂ گل
صریر کلک ہی یا بلبل چمن کی صفیر

ہوئی ہی دہر سے یہ دل گرفتگی زائل
شگفتہ ہوتی ہین ہر جا پہ غنچۂ تصویر

ہر اک شی مین ہی بالیدگی عجب کیا ہے
جو ایک خشت سے دیوار باغ ہو تعمیر

ہوا مین ہی جو طراوت یہی تو زاہد خشک
عجب ہی کیا کہ ہو غرق عرق نفس حقیر

خدا کے خوف سے نکلے جو ایک سو آنسو
پئی طہارت عصیان ہو بس ہے آب کثیر

ہر ایک غنچہ کے مٹھی مین آجکل ہے جو زر
ملائی خاک مین باد صبا نے کیا اکسیر

لکھا ہی پہولنا پہلنا جو سب کی قسمت مین
تو صورت خط گلزار ہے خط تقدیر

خدا کا خوف ہی کیا کس لئی کرے نالی
لکھی ہے قسمت بلبل مین نغمہ کی تحریر

بہار سنبل تر سے ہی اسطرح الجھی
کسی کے زلف مین عاشق کا جیسے دل ہو اسیر

نسیم باغ سے باہر اگر نکل کے چلے
تو موج نکہت گل ہووی پانو کی زنجیر

دکھائی دل کسی بلبل کا اگر کوئی صیاد
تو گل ہو خار کے بدلے اوسکا دامنگیر

بدل گئی ہے خشونت یہین کے نرمی سے
کہ ہو گیا ہی جہان مین پلاس مثل حریر

ہر ایک جسم مین تولید خون نے ہی سرخی
بجا ہی خاک زمین آجکل بنی جو عبیر

جہان نے زردی رنگ اسقدر ہے ہو زائل
کہ ڈہونڈہنے سی ہی ملتی نہین دوا کو زریر

بخور عنبر و عود اوسکے آگے ہوتی ہین گرد
کبھی زمین سی جو ہوتی ہی آجکل تبخیر

مجاز مین یہ حقیقت کے بو سمائی ہے
مہک رہا ہی گل تر صفت گل تصویر

ہر ایک پیر ہوا ہی جہان مین پہر سی جوان
نصیب چرخ کے کچہین جو ہی ابہی تک پیر

نہین ہے خم کسی [illegible] خم ابرو
نہین ہے کج کوئی عالم مین جز کج شمشیر

نہین ہے دور [illegible]
عجب نہین جو کمان ہو ہر ایک شکل تیر

نشاط سی ہی جو عشرت کدہ [illegible]
تو شور نغمہ ہے اب جای نالہ زنجیر

ہوئی ہی شہر مین ہر سو جو آئینہ بندی
تو بولتا ہی ہر اک جا پہ طوطی تصویر

یہ کیسا جشن ہی یارب یہ کیسی عید ہی آج
کہ محو شادی و عشرت ہی ہر صغیر و کبیر

یہ کسکے ذکر سے روشن ہوی تھی بزم کہ آج
ہر ایک شمع دہن سے ہے آفتاب کی تنویر

یہ کہتا تھا مین کہ ناگاہ دل نے دی آواز
خموش کرتا ہی تو کسطرح سے یہ تقریر

تجھے خبر یہ نہین ہے کہ آج ہی نوروز
یہ دن ازل سے ہی یک قدرت خدای قدیر

ہوا ہی آج الست بربکم کا خطاب
کہا جواب مین سبنے بلی یہ ہے تحریر

چلی ہی آج ہی پہلے پہل ہوای بہار
ہوا ہی آج ہی پہلے طلوع مہر منیر

ہوا ہی آج ہی جودی پہ مقر کشتی نوح
ہوئی ہی آج سے زندہ دوبارہ خلق کثیر

فلک سے آج ہی اوترے ہین جبرئیل امین
زمین پہ آج ہوی بعثت بشیر و نذیر

بتونکو کعبہ مین توڑا ہی آج ہی کی ہی شب
چڑھے ہین دوش محمد پہ جب جناب امیر

ہوئی ہی آج ہی تبلیغ آیۂ بلغ
ہوا ہی ہادی قوم آج ہی وصی نذیر

ہوا ہی آج ہی اکمال دین پی امت
ہوا ہی آج سے راضی خدای حی و قدیر

قطعہ

علیکو آج ہی بخ لک عمر نے کہا
جو مومنو نکے ہوی آج وہ ولی امیر

یہ کچھہ خلیفۂ ثانی ہی پہ نہین موقوف
کہ تہنیت مین تہا مصروف ہر صغیر و کبیر

قطعہ

ہوا جو منکر حکم رسول حق نعمان
گرا فلک سے جو پتھر کہ مر گیا وہ شریر

تو اوسکے بعد ہوا سال سائل نازل
لکھا یہ اونہین سے جو ثعلبی کی ہے تفسیر

عجب ہی یہ کہ بحسب زمانہ و تاریخ
تھی آج عید غدیر اور ہے آج عید غدیر

پس از ضلالت و گمراہی و پشیمانی
کیا ہی آج ہی امت نے بھی علیکو امیر

ہر ایک ہے مست می حب ساقی کوثر
دو آتشہ ہوئی اسدن شراب خم غدیر

ہوا گروہ خوارج کا آج استیصال
علیکے آج کہچی نہروان مین جب شمشیر

فرحت ہی آل محمد کا آج ہی کے دن
کہ ہونگے مالک دیہیم و تاج و تخت و سریر

یہ سنکے بیٹنے کہا تو خفا ہوا ے دل
یہ شاعری کے مضامین تھی جو ہوی تحریر

تمہین خوب اس سے ہون واقف کہ آج ہی تو نے
مین جانتا ہون سب اسد نکے عزت و توقیر

علی کے نام پہ کرتا ہون اپنی جان فدا
اوسی امیر کے در کا ہون مین بہی ایک فقیر

سن اب کہ تجہکو سناتا ہون ایک مین مطلع
کہ مثل مطلع خورشید و مہ ہے پر تنویر

## مطلع

علی ہے مطلع انوار پاک رب قدیر
علی ہے معدن اسرار ذات حق خبیر

علی ہی سے علے علیم بے تاویل
علی وصی نبی کریم بے تذویر

علی ہے مقصد تاویل سورۂ تحریم
علی ہین مطلب تنزیل آیۂ تطہیر

علی ہین مظہر آیات خالق اکبر
علی ہین مصدر الطاف مالک تقدیر

علی ہین مجمع اوصاف انبیای عظام
علی ہین منبع اخلاق اوصیای کثیر

علی ہین مطلع جملہ ائمہ اسلام
علی ہین مقطع کل اوصیاء رب قدیر

علی ہین موفی نذر خدای عز و جل
علی ہین مطعم مسکین ہم یتیم و اسیر

جو تہا وزیر سلیمانکو علم و بعض کتاب
تو کل کتاب کا عالم ہی مصطفے کا وزیر

علی عالی و اعلی ہی دین حقکو علو
علی سے علوی و سفلی کے عزت و توقیر

علی غضنفر ہیجا علے ہین شیر خدا
علی ہین شاہ جہان او مصطفے کے وزیر

علے نے قلعۂ خیبر کا در اوکہاڑا ہے
یہ زور ہاتہ مین تہا او رغذا تہی نان شعیر

جہان مین کون سوا آپکے شجاع و حلیم
زمین پہ کون سوا آپکے ہی جواد و فقیر

شہا ہی تو ہی قناعت مین کوہ صبر و وقار
شہا ہی تو ہی سخاوت مین رشک ابر مطیر

شہا ہی تیری شجاعت کے اسقدر صولت
ہر ایک شیر جوان بنگیا ہی روبہ پیر

نہ تجھکو تیغ کی حاجت نہ احتیاج سنان — چھری ہی ذبح عدو کیلئے تیری تقریر
لڑی جہاد مین تو ذوالفقار کو جو علم — تو رکھدی چرخ پہ بہرام کھولکر شمشیر
پناہ نور مین لیجاے آسمان پہ پیدا — نہان ہو گوشہ قوس قزح مین سہم سے تیر
بخیل ہو یہ سخی تیرے فیض صحبت سے — رگ سحاب بنی ہاتھ کی ہر ایک لکیر
زمین ہو مہر تو رخ سے تیری اگر روشن — ہر ایک ذرہ کرے آفتاب کی تسخیر
کرے جو تیری عدالت تلافی مافات — ہر ایک شیر ژیان ہو شکار نخچیر
عطا کرے تیرا ذہن جدید بہر شق تیغ — جو حل عقدہ مین ہون کند ناخن تدبیر
جہان سے تو جو کرے انحراف کو زائل — خبر سے پھر نہ سکے سمت قبلہ انکی ضمیر
جو حکم ہوئی دفع نفاق و خونریزی — کبھی نہ دہر مین پہوٹی کسیکی ہو نکسیر
جو اپنے علم امامت کو تو کرے ظاہر — بتائے یوسف کنعان کو خواب کی تعبیر

## قطعہ

تیری نگاہ مین مشائیون کی کیا وقعت — تیری نظر مین ہو اشراقیون کی کیا توقیر
جو اوس جہان سے کرے تو توجہ باطن — تو اس جہان کا نادان ہو عالم نحریر
ہر ایک دل مین تیری مہر کا ہی یون جلوہ — کہ جیسے لعل مین ہو آفتاب کی تنویر
ملا ہے شجرہ طوبی سے سلسلہ اوسکا — ہمیشہ وہ ہی جوان بخت ہی جسکا پیر
تیرے محب کے لئے گلشن جنان و نعیم — تیرے عدو کے لئے آتش جحیم و سعیر
سخن کو اپنے یہانتک جو مینے پہونچایا — قلم نے اپنے یہانتک جو پہنچی کی تحریر
سمجھ کے دل نے کہا خوش ہوا مین اب تجھسے — جزاک خیر تجھے دے خدای حی و قدیر
مگر ہی میری تمنا تو یہ کہ اے مظہر — لکھی تو ساتھ ہی اب مدح بادشاہ و وزیر
ازل سے ساتھ نبی و علی کا روشن ہے — کہ ایک نور سے دو نور ہوئی ہین تنویر

جدا نبی سے ہون کیونکر علی ہین نفس نبی
خبر یہ دیتا ہے قرآن مین خود حکیم و خبیر

قبول مین نے کیا اور یہ پڑھا مطلع
کہ ہی جو مطلع مہر مبین و ماہ منیر

## مطلع

نبی ہین شاہ رسل اور علی ہین انکے وزیر
نبی ہین مہر درخشان علی ہین ماہ منیر

محمد عربی ہین اگر نبی خدا
تو ہین ولی خدا ہی جہان جناب امیر

نبی کے مہر نبوت سے ملک ہے زیر نگین
تو نقش حب علی سے دلونکی ہی تسخیر

عدو کے حجت و سر ساتہ کیون ہوتی قطع
نبی کے تیغ زبان اور علی کی تہی شمشیر

نکوئی مثل ہی اونکا نہ کوئی انکا شبیہ
نکوئی اونکا عدیم اور نکوئی انکا نظیر

نبی کے واسطے نازل اگر ہوا ہی براق
علی کے واسطے اوتری ہی جنت سے شمشیر

شفاعت ایک کی کبری ہی ایک کی صغرا
نتیجہ یہ ہے کہ مغفور ہین صغیر و کبیر

ہمیشہ بازوے تقوی ہین نبی ہین انسے قوی
کہ ہین علی و نبی جوشن صغیر و کبیر

نبی ہین مصدر تنزیل انسے ہی تاویل
نبی ہین معنی قرآن تو ہین علی تفسیر

علی ہین نور نبی اور نبی ہین نور خدا
علی ہین شمع فروزان نبی سراج منیر

جو روز بعث نبی کا مقام ہے محمود
علی کے واسطے ہی ہی نعیم و ملک کبیر

ہوئی ہی بعد خدا و رسول قرآن مین
اطاعت انکی ہی واجب کہ خلق کے ہین امیر

انہین کے شان مین قرآن مین انما آیا
خدا کے بعد ولی سب کے ہین نبی و وزیر

محمد اور علی و بتول اور حسنین
انہین کے شان مین آیا ہی آیۂ تطہیر

بس اب کلام کو اپنے تو ختم کر مظہر
کہ ابتدا سے نہین مدح شاہ دین کا اخیر

اگر ہون بحر مداد اور قلم ہون سب اشجار
یہ جن و انس سب آپس مین ہون نصیر و ظہیر

اور ایسے ملک لکہین سب وہ تا ابد شب و روز
نہ کر سکین کبھی اوصاف مرتضی تحریر

دعا یہ کر کہ نبی و علی کے صدقے سے
خجل ہون تیرے گنہ او ر معاف ہو تقصیر

## منشی مظفر علی اسیر

روان تو ہون طرف شاہ ذوالفقار قدم
دیار ہند سے دشت نجف مین چار قدم

چلا اگر رہ حب علی مین چار قدم
تو بڑھ گیا مین نفیر سے بھی ہزار قدم

علی کے راہ مین ہوتا ہی یہ شرف حاصل
کہ چومتی ہین فقیرون کے شہریار قدم

نہی وقار عجب زائرونکا رتبہ ہے
فرشتے دوڑ کے لیتے ہین بار بار قدم

چلون نجف کو الہی ہو طاقت رفتار
دکھائین آنکھونکو اوس باغ کے بہار قدم

ہوس نہ کم ہو کبھی راہ شوق مولا مین
جو دو زمینکے ملے مجھکو دو ہزار قدم

تمہاری راہ دم تیغ ہو اگر مولا
کرین قصور نہ چلنے مین زینہار قدم

وہی رہی روش راہ شوق مرگ کے بعد
کبھی جو نخل اُگینگے تو سر مزار قدم

یہ مجھسے شوق زیارہ نکاہی سخن ہر بار
نکل تو شہر سے دشت نجف ہے چار قدم

یہ صاف راہ نجف ہی کہ مثل پای نظر
کبھی ہوئی نہین آلودہ غبار قدم

لکھین گے نامۂ زائر مین اتنی ہی حسنات
فرشتے کرتے ہین اسواسطے شمار قدم

یہ شوق راہ نجف ہی مجھی کہ بہر خرام
برنگ موج ہین ہر وقت بیقرار قدم

کبھی تو لائیے میرے مزار پر تشریف
ملون مین آنکھونسے یا شاہ ذوالفقار قدم

صراط پر انہین لغزش ہو نہ دم رفتار
یہ حشر مین ہے خدا سے امیدوار قدم

نہ لے جو وقت سواری کے دلسے شاہ کا نام
گرے رکاب مین رکھے اگر سوار قدم

رہ ادب مین کسی کو اگر ہوئی لغزش
تو پہولکر ہوئے اوسکے گلے کے ہار قدم

وقار شاہ سے سیکھی ہی اسنے سنگینی
زمین پہ کوہ کا ہو کیون نہ استوار قدم

بنائی ارض وسما کسطرح نہ قایم ہو
کہ درمیان ہی تیرا ای فلک وقار قدم

طلب سے آپ ہی آکر ہون جمع یار مولا | جو سوے دشت بڑھاؤ پی شکار قدم

سپہر کھینچتے ہین کود کی مزاج اہل دول
زمین پہ تشنہ ان رکھتے ہیں بے سوار قدم

## مرزا کلب حسین خان نادر

چمن مین بلبل خوش لحن کی یہ ہے پکار | خزاں کے ونگ پہ صد شکر آئی فصل بہار

چٹک چٹک کے ہر اک غنچہ داد دیتا ہے | پڑھے چمن مین کوئی جو بہاریہ اشعار

ہر ایک سبزۂ نوخیز غیرت خط سبز | ہر ایک سنبل تر رشک گیسوے طرار

عجب نہین ہے یہ فیض ہوای اردی بہشت | کہ ہوئی طایر تصویر بھی اگر طیار

بہار باغ اب اتنی ہی قابل دید ہے | کہ سرو لنگ بھی روش پہ ہے مائل رفتار

جو نغمہ سنج ہی یہ تو ترانہ ریز ہی وہ | چمن کے صحن مین طوطی تو شاخ پہ بھی ہزار

تمام روکش باغ بہشت ہے گلشن | کھلے ہین گل تو دل خازن جنان مین خار

ہوئی جو آمد شاہ بہار گلشن مین | نسیم لائی گل اشرفی کو بہر نثار

ضرور کے جو مضامین آگے لکھنے ہین | ترانہ ریز ہے خامہ بسان موسیقار

صداے نغمہ خوش ہے جو سے پیدا | زبان خامہ ہے یا عندلیب کے منقار

سیاہ لکیر اگر کھینچیے قلم سے کوئے | بہر ہی صفحہ وہ بجای جدول زنگار

چمن مین جو پئے شفتالو کھیچ بر ہمن اسے | تو صاف رشک رگ گل ہو رشتۂ زنار

نقوش خامہ بہزاد کب خوش آئین اوسے | ہون جسکے سامنے ہر دم چمن کے نقش و نگار

نہ داغ رشک ہو دل پر حسود کے کیونکر | کہ سبز پوش ہین ہادی سبل و رسبا اشجار

ہوئی جو آتش گل شعلہ ور گلستان مین | تو کیا ہی جمع ہوی آکے مرغ آتش خوار

نمو سے فیض سے فصل بہار مین ہے یہ حال | چمن کے ہین خس و خاشاک غیرت ازہار

گری جو پہول تو صحن چمن ہوا گلرنگ — جو عکس سبزہ پڑا سبز ہو گئی دیوار

جو سرو خلعت فیروزہ رنگ پہنی ہے — گلونکے بر مین زیبا ہی خلعت گلنار

مریض اگر کوی تفریح کے لیے آئی — چمن مین آتی ہی ہوجاتی دور سب آزار

سمجہ کے اہل جنون کہولی خار فصد اسکی — جو باندہے نرگس گلزار کو کوی بیمار

قلم سے زور نہین خوش نویس کا چلتا — غبار کا یہ کرے قصد وہ لکہی گلزار

ق

عجیب لطف یہ فصل بہار مین دیکہا — کہ چہوڑ دی پی لتفریح آتشین جو انار

تو صاف وہ نظر آتا ہی وقت نظارہ — چمن مین جیسے کہ روئیدہ ہو درخت چنار

سرونکو بیٹہتی ہین محتسب بصد افسوس — چمن مین جاری ہین کیا کیا شرابکے انہار

قصیدہ لکہتا ہون مدح کے طرفکو ہی میلان — مثل صحیح ہی یہ دل بیار و دست بکار

حضور قلب ہی خاطر ہی مطمئن ہر طرح — بجا ہی مطلع برجستہ کی جو ہو تکرار

مطلع ثانی

مین لکہہ رہا ہون جو توصیف حیدر کرار — گہرفشان ہو قلم کیون نہ مثل ابر بہار

شفیع روز جزا و قسیم نار و جنان — وصی خاص جناب محمد مختار

ہین وہ مدینہ علم نبی کے دروازہ — ازل سے علم لدنی کے واقف اسرار

بعقل پیر و بطاقت جوان بطبع کریم — خجستہ خصلت و عالی مزاج خوش اطوار

نبی سے معجزۂ شق القمر ہوا ظاہر — ہوا اشارہ سے اونکے رد شمس دوبار

نبی سے پہر سواری ملا جو مرکب خاص — تو پائی عرش سے لڑنیکو وسطے تلوار

جو نان کا کبہی اگر ہوا کوئی سایل — تو بخشی آپنے سترشتر کی اوسکو قطار

اونہا دیکے جو دیسی کہ رشتہ جو زر کے دینار — طبیب لکہتی ہین نسخونمین شربت دینار

عطا و جود ہی بیحد و بی حساب اوسکا — شمار کا نہیں اوسکے زمانہ مین ہے شمار

سخی و باذل و فیاض و اہل جود و نوال — غریب پرور و عاجز نواز مہمان دار

جو ایک مانگی کوئی تو کہی وہ دو بخشی — نہی عطا و نہی جود و حبذا ایثار

وہ اپنے دست کرم کو تو وا کرے گا ہی — تو ڈوبی شرم کے دریا مین ابر دریا بار

اوسے نقد و وا عدا د نا گوار ہے — وہ ایک بھی سیکو عطا کرے جو ہزار

خزینہ بخشی مین کیا اوسی تامل ہو — نہ اپنی ملکنی مین سکو ہو حجت تکرار

صدا سوال سے نہ عہد مین ہوئی اوسکے — کھلا اگرچہ رہا حرص سے لب سوفار

جو حاتم آے تو ہم ملک ملے اوسے بخشین — گداؤنکی ہی زمانہ مین اوسکی بس ہی پکار

ملک جلو مین ہین اوسکی طرح تو گویان — اگر ہو اسپ فلک سیر پہ اپنی سوار

خدائی اوسکی صفت کی بیان صحف مین — وہ ہل آتی گرچہ پری شتاب سے ہو یا انکار

یہ دو تو نور ایسے ہین ایک نبی و علی — نبی نے نمک بھی کھایا اوسی کئی بار

حدیث سے بھی ثابت ہوا ہی یہ مضمون — عبادت سند ہی ہین علیکی سب اذکار

نہنگ بحر شجاعت امیر دین پرور — ہنر بیشہ جنگاہ سرور ابرار

مثال شمع جو روشن ہی ہاتھ مین شمشیر — تو اوسکو دیکھ کے جلتی ہین جنگمین اشرار

نجوم ثابت سیارہ فوج ہی اوسکی — سپر ہے گردۂ خورشید ماہ نو تلوار

بادج چرخ و بر زمین ہی سکو ہراس — کہ فوق و تحت مین تلوار کا ہی وارد وار

جلا ہی خرمن جان عدو کو برق کیطرح — علم جو ہوی کبھی اوسکی تیغ آتش بار

برابر ایک کو دو حصہ معجزے سے کیا — ہوا جو معرکہ جنگ انکے جو دو چار

بلند معرکہ جنگ مین ہر اک سے آب — بکیر کا کہین غل ہے کہین صدائے بدار

سعادتمندی جو بہری نگاہ کیا امکان — وہ تیغ کوندھتی ہی معرکہ مین صاعقہ دار

لگا الغیر نے سے بوند یونکی طرح گرین — مثال عدو خروشان جو ہو دم پیکار

عدو اگر سپر کو وہ باندھ کر آئے تو کاٹ ڈالی یہ شمشیر اوسکو مثل خیار
جو دیکھے مزرعۂ جان عدو کو پژمردہ کرے وہ تیر ونکی چارو نطرف سے بس بوچہار
پڑے عدو پر اگر طعنہ کرے کئے اوسکو قضا پکارتی ہی رہ گئی کہ ہان ہشیار
وہ جوشن ابر سیہ ہی وہ خود قبہ نور وہ نیزہ کاہکشان ہی تو ورد سپر شب تار
عدالت آپکی ضرب المثل ہے دنیا مین کہ رنج ہوتی ہی نوشیروانکی آگی نثار
کسوٹی کھوٹی کھرے پرکہ اوسی کیطرح ہی ذات اوسکی عدالت کے باعین معیار

## قطعہ

سنو یہ عدل شہنشاہ معدن انصاف یہ نقل پونہچی ہی مجھکو بہ صحت اخبار
حضور شاہ امم بہر التساب فیوض بوقت شب ہوئی حاضر عقیل خوش اطوار
حساب سامنی تھا مال کا غنایم کے بغور دیکھتے تھی اوسکو سید ابرار
عقیل آئی تو گل آپنے کیا وہ چراغ وہ بزم ہوگئی تاریک صورت شب تار
عقیل بولے کہ ناخوش ہین آپ کیا مجھ سے جو دیکھنا میرے موہنہ کا ہوا نہ آج گوار
امام بولے کہ روغن چراغ کا اسوقت بھسم ہوا ہے یہ بیع غنایم کفار
کرو تو غور کہ غیر از حساب لکھنے کے کب اوسکی روشنی مین تجھسے تھی سوا گفتار
کہا یہ اوسنی کہ صدقت یا امام امم تمہاری ہی عدل پہ جان عقیل ہوئی نثار
اک التماس مین کہتا ہون آج خدمت مین کہ اوسکے شوق ہین دلمین میرے ہزار ہزار
کئی ہین مینے کچھ اسباب اکل و شرب بہم قبول ہووی جو دعوت فقر دل اور وقار
کہا امام نے باصدر ضا و رغبت و شوق قبول مین نے کیا اے برادر دیندار
غرضکہ دوسرے دن گھر عقیل کے آئے شرف کے برج مین خورشید کا ہو جیسے گذار
وفور رغبت و اخلاق و فرط الفت سے کیا تناول اوسی گھر مین جو کہ تھا تیار

یہ کی عقیل نے تب عرض سرور دین سے
کہ ہو گئین کثرت اہل و عیال سے ناچار

علوفہ جو کہ معین ہے وہ نہین کافی
امید وار ہون حضرت سے از پی اکثار

امام بولے کہ مقدور گر نہ تھا تمکو
تو میرے واسطے اطعام تھا بہت دشوار

کہا یہ اونسی کہ حصہ مین سبکے قصر کیا
تب ایک شخص کے لائق غذا ہوئی تیار

ہوا یہ حکم کہ اب اس غذا سے زاید کو
ہمیشہ کیجیی محتاجون کے لئے ایثار

ہوی ہین پرورش امت نبی کو خلق
کہ ہمکو اپنی شکم پروری ہی ہین دشوار

نہ لاؤ صرف مین زاید جو احتیاج سے ہو
کرو وہ کام جو راضی ہو احمد مختار

جو بھوک پیاس کے شدت ہو کیجیی شکر خدا
کہ فقر و فاقہ ہمارے لئی ہی فخر و عار

ہزار جان فدا ایسے عدل گستر پر
سنا یہ حال نمایان حیدر کرار

نہین ہے وصف و ثنای علیکو حد و حساب
دعا مین چاہئے کر نیکو ختم یہ طومار

شہا بعصمت بنت رسول عالیقدر
شہا بعزت و جاہ آئمہ اطہار

بچایئے میرے کشتی تباہ ہونے سے
شتاب کیجیی دریای غم سے بیڑا پار

شہا برائے خدائے قدیر ادرکنی
شہا طفیل جناب محمد مختار

نصیب فتح و ظفر ہوی مجکو زود و شتاب
خدا کرے کہ ہو مخذول دشمن غدار

ہجوم فکر و تردد ہے اسقدر مجہپر
کہ تنگ جانسے ہون و زیست سے دشوار

مین ایک بیکس و تنہا نہ یار و نی یاور
فساد پر ہین بہت دشمنان خبث شعار

پھر حمایت شہ آسرا انہین کو لئے
کہ رہتی ہے مجہی تشویش و فکر لیل و نہار

مقام رحم ہے ہنگام دستگیری ہی
ہجوم فکر مین ہی اندنون نہین نادر زار

منشی مظفر علی اسیر

شاخ گل صدقے تیرے شمشیر جوہر دار پر — بوی گل قربان تیری اسپ سبک رفتار پر
ماہ ہالہ کیون نہ ہو اوس چاند سے رخسار پر — چاندنی رہتی ہی شبکو تیں دن دیوار پر
فوق ہی سقف مکانکو گنبد دوار پر — شمسۂ ایوان ہی طرہ مہر کے دستار پر
ہی زبان خامۂ قدرت زبان مرتضیٰ — کیون یقین وحی سامع کو نہو گفتار پر
بردباری مرحمت جرأت شجاعت مروت — ختم ہین ساری یہ باتین حیدر کرار پر
برق کہتی ہی یہ دلمین دیکھکر اوسکو سوا — ہون تصدق تیغ پر مین یا فدا رہوار پر
نام مولا کا فقط کافی ہی صحت کے لئی — باندھ دو یہ حرز لکھکر بازوی بیمار پر
کم نہین گوہر سے اشک ماتم شاہ شہید — فوق ہی آنکھونکو میری جوہری بازار پر
ہاتھ کٹواے نہ قبضہ سے دیا ہرگز علم — دل فدا عباس غازی کے علم بردار پر
مدح کرتے ہین تیری اصحاب کے اصحاب کہف — آفرین کہتی ہے نصرت خود تیری انصار پر
کب تیری جانب سے پھرتا ہی میرا روی نیاز — موڑ نہ موڑون مین سپر تلوار گر تلوار پر
فخر ہو جای میرا گر آپ رکھدین سر پہ پانو — کفش کا کل صاف طرہ ہو میرے دستار پر
ترک کی ای خضر جن لوگون نے تیری پیروی — غول انہین بہٹکا کے لایا راہ ناہموار پر
اسقدر پھرتے ہین تیری جستجو مین آدمی — فوق ہی آنکھونکو میری کوکب سیار پر
جان تک بہاگتے اپنی گی نہ حیدر سے عزیز — سورہ ہے بیخوف فرش احمد مختار پر
چار عنصر ہفت دریا ہشت جنت دہ عقول — ساری اسرار نہان ظاہر ہین ہشت و چار پر
بسکہ کرتا ہون رقم مین ثنای ذوالفقار — قط نہین خامہ گویا بارہ ہی تلوار پر
ہون مریض عشق میری ہی یہی شافی دوا — دم نکلتا ہی تمہارے شربت دیدار پر
بت پرستی کرتے ہین جو لوگ ہو نگے سنگسار — حشر مین درے پڑین گے صاحب زنار پر
ہی توجہ شرط درد دل سے عاجز ہی امیر — ای مسیحا چاہئے احسان اس بیمار پر

بلند ہی صفت مدحتمین اب لنشان قلم
کھلی ہی وصف علے مین میری زبان قلم

ہر ایک کا نام بہ ترتیب لوح پر لکھے
ہوا جو حکم خدا بہر امتحان قلم

خدا کے بعد لکھا اوسنے نام احمد کا
شگفتہ نام علی سے ہوا بیان قلم

علی ہے باب علوم نبی نہین کچھ شک
حدیث نو یہی واحد ہے ترجمان قلم

نہ کیون ہو گلشن فردوس اپنا تختۂ دل
چمن طراز جب اوس مین ہو باغبان قلم

بھرا ہوا ہی یہ گلہا ی مدح حیدر سے
چمن سے خلد کی رنگین ہی بوستان قلم

جسمی بیان ہین صفت عدا ہیچ ہمدوی
ہی قتل کرنے کو استادہ ترکمان قلم

جو آئی لڑنی کو میدان مین دشمن حیدر
کرے ہلاک وہی تیر سے ریسمان قلم

جگر مین اوسکے کرے کار خنجر و کارد
بڑھے جو ہاتھ مین لیکرکے وہ سنان قلم

حدیث و وحی الہی سبھی سب مدلل ہے
کہ مدح فاتح خیبر مین ہے بیان قلم

نبی نے جسکو کہا اپنا حقنے نفس رسول
گواہ دو لو مین رکہتا ہون و زبان قلم

ہوئی ہین ظلم و ستم جو کہ آل احمد پر
بلند عرش معلے پہ ہے فغان قلم

ہوی ہی جب سے شہادت علی اکبر کے
سیاہ آنسو نسے روی ہی یہ جوان قلم

ہے بحر مدح علی مین سفینہ جو جاری سے
یہی درست ہی ہوا اوسکا بادبان قلم

علی کے حصن حصین میں قلعہ کا
ضرور ہے کہ معین ہو دیدبان قلم

علے وال نبی کے ثنا کو لکھتا ہے
یہی ہی روح روان و یہی ہی جان قلم

لکھے جو وصف نبی و علی و آل نبی
تو موتیوں سے خدا نے بہرا دہان قلم

سنون جو غمز خضر دی خدا ہی حی قدیر
علی و آل نبی سے ہو داستان قلم

لکھا جو نام خدا و نبی و شیر خدا
بلند دو نو جہان مین ہوا مکان قلم

دعا پہ ختم قصیدہ کو جلد کر رضوان
ثنا سے سوی دعا پھیر اب عنان قلم

الٰہی دوست علی کے رہین سدا شادان
عدو کے فرق و زبان ہوں قلم لسان قلم

## مرزا کلب حسین خان نادر

واہ کیا موزوں طبیعت ہی کہ اللہ صمد
بے تکلف ہی مضامین کی آمد آمد

بلبل گلشن مداحے حیدر میں ہوں
ہوتی ہی روح قدس کی مجھی ہر وقت مدد

کیسے ممدوح کے مداح میں شاغل ہوں میں
مجکو سحبان زمان کہئے تو ہاں میرسید

قرشی و ہاشمی مطلبی ہے وہ شاہ
جد وہی آپکے ہیں تھی جو محمدؐ کے جد

متحد ذات نبی سی ہی علی ہی اسطرح
جیسے مربوط ہے ذات احد سے احمد

سجدہ گہ قدسیونکی سنگ در دولت ہی
اہل ایمانکے لئے کوچہ ہے شہ کا معبد

کہیں فرزند خدا شہ کو تو ہے کفر جلے
یعنے قرآن میں ہے لم یلد ولم یولد

خانہ زادی میں ولیکن نہیں ہا شک باقی
گھر خدا کا ہی ولا شاہ زمن کا مولد

شہ مردان کو ملے خیر نسا سے زوجہ
ہوی فرزند جوانان جنان کے سید

ہی ہمایوں و خجستہ جو ید اللہ کی ذات
ہم عدد نیک ہی اونسے بحساب ابجد

عرش اعلی ہے اگر پایہ کرسے جلوس
گاؤ ہی ثور فلک کاہ کشان ہی مسند

مالک خازن جنت کو اگر پونچے حکم
صورت باغ خلیل اگ کو کر دے آبرد

معجزہ شق قمر کا ہے محمدؐ سے ظہور
چرخ پر شمس کو دو بار کیا آپنے رد

شاہ تھے عالم ارواح میں حامی سبکے
کی رسولان سلف کی بھی مصایب میں مدد

حافظ جنگ پیمبر رہے ہر جنگ میں آپ
چہ بہ خیبر چہ بہ خندق چہ باحزاب احد

جب ہوا مد نظر وصف جبین انور
لوح قرآنکی ملی نسبت عمدہ بیکد

خال پیشانی انور کے مشابہ نہیں نجم
کہ مجھے سورہ والنجم سے پونچی ہے سند

شاہ کا روی کتابی ہی بلاشک قرآن
مینے پونچائی ہی والشمس کی سورے سے سند

صاف رخسارونکی جسوقت کہ باندی صفا
جگر بدر میں جھرنے سے پڑا داغ حسد

ہی یہ جائز جو کہوں چشم سیہ کو مطلق　ابرو ہر ایک ہی بسم اللہ قرآنکی مد
خط کو ترے جلد دل قرآن کہوں تو زیبا ہی　خط بھی ایسا کبھی دیکھا ہی نہ سطر جاکی خد
کون کہتا ہے کہ ہی خال سے جلوہ نما　ہی سویدا ہی دل فاطمہ بنت اسد
چشم بد دور وہ انکھین ہی ہین عین عرفان　دیکھ کے نرگس و بادام کو ہوتا ہی حسد
ہی خطا دون جو مین مشک ختن سے تشبیہ　کہ غضب قدرت کے ہی گیسوے مشکین سے سند
کرے ہمچشمی کے دعوی جو ان انکھون کبھی　دیدۂ نرگس گلزار مین پیدا ہو رمد
رایحہ حد سے فزون میوہ جنت مین جو ہے　بو اوڑ آئی ہی اوسی سیب زنخدانکے شاید
تھا پھپھولا وہ ہتھیلی مین فقط موسی کے　دست قدرتکے بنا ہی ہین یداللہ کی ید
ید بیضا نسبت جو دے ہاتھونکو شہ کے تشبیہ　آدمی تھا مین خطا ہوگئی مجھ سے سرزد
گنج بخشنے ہی اودہر سے تو ادہر سے ہی دعا　عہد دولت مین ہی اوس شاہ کے یہ داد و ستد
غرق دریا ہی ندامت کرین گوہر تو وہ　لب ترا ایسے کہ ہو چشمہ کوثر کو حسد
گردن صاف بیاض سحری سے بہتر　سینہ ایسا ہی کہ کینہ ہی نہ جسمین حسد
پشت ایسی کہ ہمسر نہین جسکا کوئی　صاف و پاکیزہ و ہمرنگ عذار امرد
کف پا کے جو صفا پیش نظر ہو جائے　آئینہ سکے نگاہو نمین ہو سنگ اسود
جی مین آتا ہے کرون مطلع ثانی تحریر　ہوئے اسوقت جو مجکو شہ مردانکی مدد

## مطلع

بذل و جود و کرم لطف کے ہرگز نہین حد　صد ہزار اوسکو ملین کونین جو مانگی یکصد
کی سکندر کو عطا خسرو روی زمین　خضر کو آپ نے انعام مین دی عمر ابد
تھی نہیب صمد سے جود و سخا سی سروار　السخی کی ہے حدیثو نمین بہی موجود سند
باغ دلبستانکو جو سرسبز کیا کرتا ہے　رشحۂ لطف سے ہی ابر بہاری کو مدد

عرش سے بہیجی اللہ نے تیغ دوزبان
کسقدر قدر ہے اوس شہ کے بدرگاہ صمد

سیستا ہین جو کوہی نام علی لیتا ہے
روح رستم کی بہی تہراتی ہے زیر مرقد

ق

رقم اک معجزہ کرتا ہوں از بہر ثواب
طبع موزونکو ہوئی ہے شہ مردانکی مدد

دخل تشکیک نہیں ہے یہ روایت صحیح
متواتر مجہے پونچی ہی کتابونسے سند

ہی یہ منقول کہ تہا ایک غلام حبشی
کہتے تہی خلق مین سب لوگ اوسیکو اسود

گو کہ تہا دور صدور ایسے گنہ کا اوس سے
بشریت سے خطا ہو گئی ناگہ سرزد

ایک کی مال کو اکروز چرایا اوسنی
تہا یہ امر اوس سے بہت دور نہایت العد

باندہ کر ہاتہہ اوسے دار قضا مین لائے
پیش شاہنشہ دارای سفید و اسود

دم تفتیش نہ انکار وہ لب پر لایا
اور اقرار کیا جرم سے اوسنی بی کد

شہ عادل نے کیا حکم عدالت جاری
چور کا کاٹ دیا پونچی کے نزدیک سے ید

اوسجگہ سے وہ گیا گہر کی طرف کو اپنے
تہی مگر ورد زبان شہ کے ثنا ہی بیحد

سنکے اک شخص نے حیدر سے کہا یون آکر
اے شہ عقدہ کشا خالق اکبر کے اسد

جس غلام حبشی کا کہ کٹا پونچے سے ید
کو بکو شاہ کے وہ مدح و ثنا کرتا ہے

یم رحمت کو ہوا جوش و تلاطم اوسدم
اور گویا ہوے خادم سے وہ محبوب صمد

جلد کوئی حبشی کو میرے آگے لائے
تا کہ اللہ سے اوسکے لئے چاہوں مدد

سنکے یہ خادم اوسے شاہ کے آگے لائے
دیکہہ کر اوسکو دعا کرنے لگے شیر صمد

اور یون دست بریدہ کو کیا ضم سے وصل
کہ نہ گویا کہ کٹا تہا کبہی پونچے وہ ید

معجزہ سرور دین سے جو ہوا یہ ظاہر
ایک عالم کو ہوی دیکہہ کے حیرت بیحد

ذات حضرت کے عجائب کی ہے مظہر لاریب
یہ امورات نہین شاہ سے کچہہ مستبعد

یا الٰہی یہ تمنا ہی دلی ہی شب و روز / شاہ کا سایہ فگن ہو بسر مداح ہوید
ہو کبھی ابلق ایام سے مجکو نہ گزند / ہو مددگار [illegible] احمد
دوست جتنی ہین وہ مسرور رہین تا محشر / اور دشمن کو لگے پای حوادث سے لگد
جو معاند ہین رہین خستہ و مخذول و خراب / رہی مداح پہ الطاف و کرم تا بہ ابد
خاص ہی ثنا ور مداح کے حق سے یہ دعا / جلد حیدر کے زیارت سے کری مستسعد

## میر حیدر مہدی صاحب متخلص بہ حیدر

بدلتا ہی ہمیشہ رنگ اپنا گنبد خضرا / کبھی گلگون کبھی میگون کبھی نیلا کبھی پیلا
دکھاتا ہی نئے انداز سے یہ شعبدہ بازی / کبھی صحرا کبھی سبزا کبھی غنچہ کبھی لالہ
کبھی ویران کرتا ہی کبھی آباد کرتا ہے / زوال ہی آج گر دریا تو کل ہی خاک کا تودا
کھلا گر کوی گل آنکھون مین اسکے خار سا کھٹکا / دیا جھونکا خزان کا جب کوی غنچہ چٹک نکلا
چلن اسکا کبھی یکسان نپایا اہل عالم سے / کبھی بستر قالین کا کبھی ہی خشت کا تکیا
نصیبون کے ساتھ توام ہین فلاح و رنج دنیا مین / کبھی عسرت کبھی عشرت کبھی اطلس کبھی دیبا
نجوم و مشک ہتا جنکے لئے دھونی رمائی ہین / لٹاتی تھی جو سیم و زر ہوا اونکے ہاتھ کا فنا
مرصع تاج و چتر زر ملے سر تھے جنہیں کل تک / اونہین سے کاسہ لیکر ٹھوکرین کہاکر ہوی پھیرا
بچھایا خاک ذلت پر اوٹھا کر تخت زرین سے / چہ اسکندر چہ کیکاوس کیا بہرام کیا دارا
ہوا جو نامور گمنام اوسکو کر دیا اوسنے / نہ افلاطون ہی نہ بقراط ہی نہ بو علی سینا
کسی کا اوج دنیا مین پسند آتا نہین اسکو / مٹایا اوسکو فورا جو کہ فن مین ہوا یکتا
کیا پیوند خاک اونکو ہوی جو جو زمانہ مین / سخن فہم و سخن دان و سخن آرا سخن پیرا
اسیکے جان کو روتی ہین میان قبر سوتی ہین / پری پیکر پری چہرہ قمر طلعت قمر سیما
کسیکو شاد ہوتے ہمنے نہ دیکھا دار فانی مین / کہین شادی کہین ماتم کہین خندہ کہین گریا

نہ ریگ وان ڈالدل ہی یا دریا مین طوفان ہے
نہ گل کو مطمئن پایا نہ بلبل کو امان دیکھی
نہین فانوس تھین ہی امان وحو نکی شمعونکو
نرالا ہے چلن دنیا کا دور آسمانی مین
خدا زرکو سمجھتے ہین مگر جب داغ کہاتی ہین
رخ گردونکو نیلا کر دیا آہ غریبان نے
کیا کرتا ہے خون ناحق کو مخلوقات عالم کا
ڈرا کر آہ مظلوما نسے ورنہ دیکھ لیگا تو
خمیدہ بار عصیانسے ہوی پست کمر تیری ہی
نہ شیوہ اب بہی چہوڑا اپنا تونی بیحیائی کے
اری ظالم تجہے بہی سامنا عادل کا کرنا ہے
تکبر کر نہ اتنا ایک قرص آفتابے پر
اوٹھا نا سر کو نخوتسے جھکا دیتا ہی گردنکو
پھپھولی دلکے میننے خوب پہوڑے اپنی غصہ سے
مین نخوتسے تہا سرشار یہ سنکر نہ تاب آئی
چڑہا ئی آستین قہر اور قہر سے دیکھا میرجانب
کہا مجہ سے تغیر سے کہ ای بیدانش وبینش
اری او طفل مکتب تیغ تو ہی نادان ابجد خوان
بڑے بات اور چھوٹا منہ مثل یہ ختم ہی تجہپر
کلام سخت کی عادت تیری معلوم تہی مجکو
اری تو خاک کا پتلا ہی تیر سکیا حقیقت ہے

بہت سے آشناؤنکو اسے مین ڈوبتا دیکھا
اسے گلچین کا ہے کھٹکا اوسی صیاد کا دھڑکا
چراغ زندگی گل ہے فنا کا جب لگا جھوکا
بالفت اس سی جو لپٹا اوسیکو خاک کر دیکھا
تو کہتے ہین کہ تہا چنگاریونپر لال کا دہوکا
نہ کیونکر غل مچائین دل تو ہی عالم کا جل بچا
اری ظالم قضا کا خوب تجکو مل گیا حیلا
کسی بیکس کا تیر آہ کر دیگا تجہے اولٹا
سمجھ اتنا ہوا آخر بڑے بولونکا سر نیچا
وہی طوفان ہی بدعت وہی ہی شور وشر برپا
اری تجہ ر وستم پیشہ نہین کچھ بیم حشر کا دھڑکا
جلا کر ماہ کے قندیل تجھکو ہوگیا غرّا
اری بہولا ہے تو اسپر نہین تجہسے کوی اونچا
مشبک کر دیا تیر ملامت سی جگر اوسکا
ہوا غیض وغضب سے سرخ رنگ گنبد خضرا
عدو پہلے سے تہا اب قاتل خونریز بن بیٹھا
خدا کی شان تجھکو ہی خردمندیکا ہی دعوی
معارض ہو بہلا اگر کوی پیر کہن سالا
ابہی ای طفل تونے کیا ہی خشک وتر دیکھا
مگر مین درگذر کرتا تہا تجکو جانکر لڑکا
نگاہ قہر سے دیکھون تو جلکر کوہ ہو سرما

نہیں معلوم تجھکو کیا ہماری سپاگردی
تجھے بھی ہین ڈالونکا سمجھتا ہی اگر دا تا

نہ تاب آئی مجھی ہی جیسے نکلے ہرزہ درای پر
میرے بہی منہ مین جو ا جوابًا ہی کہ بادہٹا

اری پیر کہن سالہ مجھے آنکھین دکھاتا ہے
غلط ہی زعم تیرا خودستا ہی ہی تیر بیجا

وہ ہونگے اور جو ڈہکی سی تیری خوف کہاینگی
جوان ہون نہین خمیدہ پشت بڈہونسے نہین ڈرتا

نہین ہے گو ہمارے پاس ملک و فوج سیم و زر
غنی ہین فقر کی دولت سی ہی اسودہ دل اپنا

توسل ہے مجھی حاصل شہنشاہ دو عالم سے
ہوا ایسا جہانمین جسکے ضرب تیغ کا سکا

نہین طاقت تجھے میری طرف کو انکھہ اوٹہانیکی
تیری قدرت سے میرا بال بیکا ہو نہین سکتا

نسیم اب آ دا اپنے کام پر یکبک کو جانی دو
نہ اسکے منہ لگو ہی اسکے سر مین علت سودا

سنادو مدح اوستاد خضر اس چرخ گردونکو
اسی بہی علم ہو جای کہ اسکے کون ہین آقا

سنبہل بیٹہو ادب سے دست بستہ ہوکے ممبر پر
وضو کوثر سے کرلو تب پڑہو یہ مطلع زیبا

## مطلع

نثار مرقد عرش آستان سید والا
دُر اشک و گل عنا متاع جان و دل اپنا

قسیم باغ علیّین نسیم گلشن یسین
امام مسجد اقصی خطیب ممبر طاہا

علی حبہٗ جُنہٗ قسیم النّار والجنّہ
امام الانس والجنّہ وصی مصطفےٰ حقا

وصی حق صفی حق امام حق کلام حق
ولی والی و مولا علی و عالی و اعلا

دلیل حق وکیل حق خلیل حق نبیل حق
لسان حق نشان حق بیان حق بیان انکا

انیس مجلس خلوت جلیس پردہ قدرت
رئیس منزل وحدت حبیب خالق یکتا

امیر کشور ایمان وزیر خاصہ یزدان
سریر عدل کے سلطان نظام عالم علیا

وجود پاک اوسکا باعث ایجاد عالم ہے
وہی اول وہی آخر وہی مقطع وہی مبدا

دلیل منزل عرفان حقایق ہین حقایق دان
سبیل رحمت یزدان قسیم کوثر و طوبیٰ

سخاوتمین قناعتمین شجاعتمین عبادتمین
مروتمین فتوتمین نظیر انکا نہین پیدا

سراپا قدرت یزدان مجسم رحمت رحمان
امین خالق سبحان بشیر جنت الماوا

ملک ہین تابع فرمان غلام خاص مین غلمان
وحوش و طیر والنس و جان انہی در پہ سر افگندا

دو عالم میہمان انکے باب جود و احسان پر
زمین سفرہ فلک سرپوش اونکے خوان نعمتکا

دبستانمین اونکی عقل کل ہے طفل ابجد خوان
خضر نے اونکے صحبت مین ہدایتکا ہنر سیکھا

عزیز مصر ایمان ہے خدیو ملک عرفان ہے
ہوا تاج شفاعت اونکی فرق پاک پر زیبا

وصی خاتم رسل امام افضل و اکمل
خلیلی ہے نسب انکا اخی سید بطحا

ید اللہ ہے لقب انکا عذاب اللہ غضب انکا
نبی کی قوت بازو ہین زوج فاطمہ زہرا

جلال انکا جلال حق عتاب انکا عتاب حق
عقاب انکا عقاب حق کرم حقکا کرم انکا

امین راز پیغمبر طریق شرع کے رہبر
شفیع عرصۂ محشر شہ دنیا وما فیہا

## ولہ

آیا ریاض مدح مین موسم بہار کا
عالم زمین شعر پہ ہے لالہ زار کا

کیا ڈر ہے سبزہ فلک کج مدار کا
شاگرد ہوتمین قدسی ابلق سوار کا

پہر خوف کیا ہے برزخ و روز شمار کا
کرار پر مدار ہے دار القرار کا

راکب ہی جوکہ دوش شہ نامدار کا
خادم ہی خاکسار اوسی شہسوار کا

مداح بوتراب کا ہی اوج عرش تک
رتبہ بلند ہو گیا مشت غبار کا

حب ابو تراب سند ہی بہشت کی
لوح جبین پہ صاد ہے خط غبار کا

باب ثنا مین روح قدس کا ہون ہم سبق
مداح ہون مین قاسم جنات و نار کا

کاغذ حریر خلد قلم شاخ طور ہے
مسطر بنا ہے خط شعاعی کے تار کا

شیرین زبان فصیح بیان خوش کلام ہون
ہر لب پہ ذکر ہے سخن خوشگوار کا

شہرہ ہی اپنی سیف زبانیکا دہر مین
یہ فیض ہے ثنای شہ ذو الفقار کا

جنت صلا ہی دوستی بوتراب کا — دشمن ہے مرتضے کا سزاوار نار کا
روز ازل پیا ہے ولای علی کا جام — آنکھوں مین کیف ہے نشہ بی خمار کا
خامہ کی منہ سے گوہر مضمون ٹپکتی ہین — پانی دوات مین ہے دُرِ آبدار کا
شعرونکے کاروانکا ہی نام علی دلیل — خضر ولا ہے سلسلہ جنبان بہار کا
تفضیل تو ابھین خالص ہے اعتقاد — کھوٹا چلن نہین کامل زر عیار کا
آدم سے تا بہ ختم رسل غیر مرتضے — مولد بنا ہے کس کا حرم کردگار کا
پہرتا ہے مہر مرقد شاہ نجف کے گرد — پروانہ ایسا چاہیے شمع مزار کا
احزاب مین بحکم جناب رسول حق — آیا جو رزمین شیر زیان کردگار کا
تہا اوس طرف مقابلہ مین عمر عامری — سر خیل تہا سپاہ ضلالت شعار کا
روئین تن و سیاہ دل و شکل پیل مست — کرتا تہا سامنا تن تنہا ہزار کا
دوہری زرہ تہی بر مین چلتہ ہی خود بہی — پہنا جہلم مین روے سیہ نابکار کا
دو تیغین پر تلے مین حجازی و مغربی — گوشہ کمان کا دو شپہ منہ جیسے مار کا
گینڈی کی ڈہال پشت پہ بخت سیہ کیطرح — گرز گران و ہجپہ ہو شبہ منار کا
ایک گرگدن مثال عراقی ہی زیر ران — لنگر سے کانپتا ہے بدن راہوار کا
میدان مین آکے دیو سا چنگہاڑنے لگا — گویا کہ شیر آیا تہا طالب شکار کا
پیدل تہے معرکہ مین امام فلک جناب — تہا عرش پر قدم شہ دلدل سوار کا
جامی زرہ قمیص نبی حافظ بدن — بالاے سر عمامہ رسول کبار کا
قبضہ مین کار خانہ قدرت کی ذوالفقار — اور پیش رو جلو مین غضب کردگار کا
حضرت کی سمت دیکھکی بولا وہ خیرہ سر — پیدل سے لطف کیا ہی میرے کارزار کا
لشکر مین مصطفے کی نہین تہا لڑائی کا — تہا حوصلہ مقابلۂ یار غار کا
سنکر کہا علی نے کہ ہر دہیان ہی ترا — بہاری ہی تجہپہ روکنا پیدل کے وار کا

ہٹتے نہین پیادونکے رن سے کبھی قدم
مرکب پہ سوار عجب ہے فرار کا

غصہ مین آکے کود کے گھوڑے سے عمر نے
پے کردیا شقی نے قدم راہوار کا

بعد از کلام و بحث بڑہا تول کر حسام
ہنگامہ رزمین گرم ہوا گیر و دار کا

رد و بدل تھی ظہر تک اسلام و کفر مین
غیظ آیا جوش مین اسد کردگار کا

دونو طرف فلک سے گشت اوٹہی تھی رن سے گرد
تھا آسمان بلند تتق تھا غبار کا

تکبیر کہکے شیر خدا نے لگایا وار
نازل فلک سے قہر ہوا کردگار کا

تھا زلزلہ زمین کو فلک کو تھی تھرتھری
دل کانپتا تھا رستم و اسفندیار کا

مثل خیار گردن مغرور کٹ گئی
سر سو قدم پہ کٹ کے گرا نابکار کا

تکبیر کے صدا ہوئی لشکر سے یون بلند
کر گوش ہوگیا فلک بے مدار کا

بولی نبی عبادت کونین سے فزون
پیش خدا ثواب ہے اس ایک وار کا

حیدر ثنا ہی صاحب دوران کا وقت ہی
دکھلا دے دوستونکو تماشا بہار کا

## میر مظفر علی اسیر

کیا کرے دنکو نہین پاتا ستارے آفتاب
ورنہ لا کر روضۂ اقدس پہ وارے آفتاب

تم ہوئی پیدا تمہاری سات سب پیدا ہوئے
عرش و کرسی حور و غلمان چاند تارے آفتاب

ہوگیا جب چہرۂ پرنور شہ سے سامنا
ابر مین چھپ چھپ گیا غیرت کے مارے آفتاب

وہ مسیحا نیز بانونکو اگر گویا کرے
دے صدا مہتاب گرد و نیر پکارے آفتاب

چہرۂ پرنور مولا کا رقم کرتے ہین وصف
ای فلک مضمون پہ روشن ہمارے آفتاب

تیرگی زایل کرو تم بخت عالم کی اگر
دن پہ غالب شب ہو جیسے ماہ پارے آفتاب

چرخ چارم سے شہا مسند تمہاری کم نہین
ہے بسان میر فرش اوسکے کنارے آفتاب

ہر سحر آتا ہی گردون سے دہولانے ہاتہ منہ
آفتابہ بنکے ایوانمین ہمارے آفتاب

او ہم تم چلکے ہون حضرت کے روضہ کے نثار
بس یہی عیسی سے کرتا ہی اشارے آفتاب

نقل ہی سو نقل ہی اور اصل ہی سو اصل ہے
خاک نقشہ روی مولا کا اوتارے آفتاب

نقش پای شاہ کا مضمون لکھا کلک نے
شکر باری ہوگیا تسخیر باری آفتاب

ہے ہو الاول ہو الآخر جو شان ذات رب
یاعلی کہتا ہے وہ حق مین تمہارے آفتاب

نور بخشی پر جو آجاے گا رخسار امام
چرخ پر ہو جائینگی ساری ستارے آفتاب

اسقدر شاہ نجف کا ہی اوسی پاس ادب
دور سے کرتا ہے روضہ کے نظارے آفتاب

دیدہ کم مین اگر دیکھی کبھی دشمن تمہین
نیزہ خط شعاعی پھینک مارے آفتاب

ہون محب شاہ کچھ وحشت نہین مجکو اسیر
جلتے چاہی روز محشر لے حرارے آفتاب

## مرزا محمد زکی خان متخلص بہ زکی

مدح خوان ہو مین از لیے شاہ خیبر گیر کا
قدسیو مین وصف ہوتا ہی تیرے تقریر کا

وصف ہو سکتا نہین سلطان خیبر گیر کا
کند ہے تیغ زبان یارا نہین تقریر کا

ساقی کوثر تیری الفت مین سرمست ہون
دمبدم پیتا ہون ساغر بادۂ تطہیر کا

میرے دل سے پوچھئے کیفیت خم غدیر
کیا مزہ چکھا ہے مینے بادہ تطہیر کا

یاعلی مشکلکشا بیشک نے مانیکا ہی تو
دل قوی ہی نام سے تیرے ہر اک دلگیر کا

آنکھین اپنی دیکھ کر ملتی ہین حوریے و ملک
نقش پا تیرا بلاشک نقش ہی تسخیر کا

بہا گئی خالق کو تیرے صورت عالم پسند
عرش پر پونچا دیا خاکہ تیرے تصویر کا

دوش احمد پر قدم اللہ رے تیرا مرتبہ
خاک مین نقشہ ملایا ہر بت بی پیر کا

مال و زر سے بہر کے دی سایل کو اونٹونکی قطار
اک جہان بندہ ہی تیرے فیض عالمگیر کا

دید پھر اپنا دکھا ای خسرو دلدل سوار
منتظر ہے دل نہایت ہر جوان و پیر کا

نام ہی تیرا ید اللہ ای امیر کارساز
کام چلتا ہی تیری تدبیر سے تقدیر کا

ذو الفقار پر قدم کے یہ چمک کا فیض ہے
کفر کے ظلمت میں ہی عالم بنا تنویر کا

خانہ کعبہ ہوا روشن ولادت سے تیرے
ہو گیا تھا بتخانو مین غل نعرہ تکبیر کا

دیکھہ کر حیدر رکا رتبہ محو و بیخود ہو گیا
ای نصیرے ہو مین دیوانہ تیری تقریر کا

رکہتے ہین ناد علی کو کب حسینان جہان
لوح دل پر نقش ہے اس نام با تاثیر کا

دختر رز کو عنایت کر دیا حسن ملیح
بنگئی سرکہ نمک چہرہ کا ہی اس تاثیر کا

سپہر رہا ہی آنکہو مین وہ گنبد خورشید رنگ
دلمین نقشہ کہچ رہا ہے روضہ کی تعمیر کا

روضۂ شاہ نجف کی صبح کا مشتاق ہے
یا خدا دکھلا اثر اس نالہ شبگیر کا

صحن اقدس کی صفا می کم نہین فردوس سے
خاک مین بخشا ہی خاصیت اکسیر کا

آنکہین دونو ہون منور صورت خورشید و ماہ
شمسۂ ایوان جو دیکہی شاہ خیبر گیر کا

لال پتہر ہو گیا در نجف موتے بنی
کیا جواہر خانہ ہے سلطان عالمگیر کا

سلسلہ بخشش کا ہاتھ آئی نہ الجھی فکر مین
دیکہی جو حلقہ تیرے دروازہ کی زنجیر کا

سیر گلزار نجف کس فصل مین ہوگی نصیب
دیکہئے کہلتا ہے کب غنچہ میرے تقدیر کا

صاف دل ہون صاف طینت سے مجہی ہوتا ہے عشق
یا علی ہالہ ہون تیرے چاند سی تصویر کا

اپنے روضہ پر نہ بلوایا زکی زار کو
کچہہ سبب کہلتا نہین مولا تیرے تاخیر کا

## زکی

بادشاہ دین و دنیا یا امیر المومنین
تاجدار خلد و طوبی یا امیر المومنین

ماہ رمضان مین ہی صدمہ یا امیر المومنین
ماتم ان روزون ہی برپا یا امیر المومنین

مرتبہ کسکا ہی ایسا خانہ اللہ مین
تم ہوئے پنہان و پیدا یا امیر المومنین

کہا کے زخم جان ستان پہنچا نام الوداع
روئی نابینا و بینا یا امیر المومنین

دی نہ مہلت بھی دوا کی موت نے دو چار روز ای غریبون کے مسیحا یا امیر المومنین
انس و جن نے اس شہادت کا ترے ماتم کیا خون مین تر تھا قد بالا یا امیر المومنین
نعرہ اللہ اکبر آپ فرماتے رہے اور کچھہ مونھہ سے نہ نکلا یا امیر المومنین
پیش خالق تا نہ ہر منکر کو کچھہ حجت رہے معجزہ دکھلائے کیا کیا یا امیر المومنین
لاش پر زینب یہ نوحہ کرتی ہین با شور و شین مین پکارون کسکو بابا یا امیر المومنین
نیلگون زخم جبین سے روی حضرت ہو گیا تن بدن مین زہر چھٹکا یا امیر المومنین
نیر برج شہادت پر شفق عارض ہوئے خون مین ڈوبا روے زیبا یا امیر المومنین
سرخ ہے دامن تلک ساری قبای شاہ دین زخم سے فوارہ چھوٹا یا امیر المومنین
بعد احمد آپکا بھی سر سے سایہ اوٹھ گیا آجکل ویران ہی بطحا یا امیر المومنین
ہای بابا کہتا ہے عباس دلبر آپکا روتی ہے اولاد زہرا یا امیر المومنین
ہجر کے تاریک اپنے ہو گئین شبہای قدر چھپ گیا حضرت کا جلوہ یا امیر المومنین
زلزلہ کون و مکان مین ضربت حق سے ہوا ہل گیا عرش معلی یا امیر المومنین
بی ادب کافر نے قدر مصحف ناطق نہ کی لوح قدرت تیغ بیجا یا امیر المومنین
شاہ دین نے آپ جو کھایا وہ قاتل کو دیا ختم ہے یہ زہد و تقوی یا امیر المومنین
قوت بازوی احمد حیدر خیبر کشا قبضہ مین ہے دین و دنیا یا امیر المومنین
نوح و آدم دو ترے مرتبے کے ہین گواہ جانتے ہین کوہ و صحرا یا امیر المومنین
منتہی معراج احمد کیا کوئی جانی بھلا جانتا ہی حق تعالی یا امیر المومنین
ہو زکی خستہ کی یہ عرض یا مولا قبول کربلا کا دیکھون نقشہ یا امیر المومنین

## منقبت شفیعہ روز جزا حضرت فاطمہ زہرا علیہا

## آلاف التحیۃ والثنا کلب حسین خان نادر

ہی فزون مریم و حوا سے بہی شان زہرا
ہی خداوند جہان مرتبہ دان زہرا

اوسکی عصمت کے ہی قرآن مین موجود دلیل
ہے عیان آیہ تطہیر سے شان زہرا

من اذاہا پہ اثبات ہی کافی مجھکو
خارج ایمان سے تہی رنج رسان زہرا

ہے پدر خیر ورا آپ ہے وہ خیر نسا
سب جوانونکے ہین سید پسران زہرا

پیشتر لاتے تھے تشریف وہان ختم رسل
عرش سے کیون نہ فزون ہے اوج مکان زہرا

سجدہ گہ مومنونکے کیون نہ در عالی ہو
بسکہ تہا مہبط جبریل مکان زہرا

واہ کیا مرتبہ قدر ہی اللہ اللہ
کہ نبی کہاتے تھے سوگند بجان زہرا

فخر کرتے تھے نبی دختر نیک اختر سے
ارفع و اشرف و اعلی تہی یہ شان زہرا

جب وہ آتی تہین تو کرتے تھے پیمبر تعظیم
حبذا قدر رہی رتبہ و شان زہرا

روز کو دیدۂ دل سوی خدا رہتا تہا
شب کو وا رہتی تہی چشم نگران زہرا

بات ہر ایک تہی حدیث نبوی کی مانند
وحی و قرآن سے جدا تہا نہ بیان زہرا

کبھی ممکن ہے نہتا دعوی باطل اوس سے
حق اگر پوچھو تو حقگو تہے زبان زہرا

جور اعدا سے گلہ وہ نہ کبھی کرتے تھے
صبر ہر وقت رہا قفل دہان زہرا

کذب کا کوی تصور کرے کیونکر اوسپر
ماہی بحر صداقت ہی زبان زہرا

فاقہ پر فاقہ کیا سیر نکہایا گا ہے
تہی فقط نان جوین نعمت خوان زہرا

چشم خورشید نے دیکھا نہ کبھی سر عریان
اہل عصمت ہین جو دنیا مین بشان زہرا

باغ مین سنبل و گل نرگس و غنچہ ہین ایک
مثل گیسو و لب و چشم و دہان زہرا

حسن رخسار سے گل خار ہی کہاتی تہی مدام
تنگ غنچہ ہے دیکھا جو دہان زہرا

ابیاری سے سر شکونکے وہ تر کرتے تھے
خشک ہو جاتی تہی جسوقت کہ نان زہرا

شکوۂ جور و جفا آہ نہ آیا مونھ پہ
شاکر حق رہے دن رات زبان زہرا

خشک روٹی کو بہ از لقمۂ تر جانتی تھی
آشنا ذائقہ سے تھی نہ زبان زہرا

واہ کیا صابرہ و شاکرہ تھی بنت نبی
سود سمجھے جو ہو کچھ بھی زیان زہرا

برکت اوٹھ گئی رحلت کی نبی نی ای وای
جور افلاک ہوا یہ بزبان زہرا

رنج و کلفت مین کٹی زیست کے دن تا شہ شاہ
باپ کے ساتھ گئی راحت جان زہرا

لوگ ہمسایہ کے رو دیتی تھی جب سنتے تھے
گریہ و نالہ و فریاد و فغان زہرا

جب کہ دنیا سے اوٹھا آہ رسول عربی
توڑی باد غم دوری نے میان زہرا

گوش گل باغ مین ای باد صبا ہو مجروح
اخذ بلبل جو کرے طرز فغان زہرا

منفعل ابر ہو شرمندہ ہو شمع گریان
دیکھ لے جو مژۂ اشک فشان زہرا

مرتے دم تک نہ اوسے یاد پدر کی بھولے
باپ کا نام رہا ورد زبان زہرا

سہر قلم باغیون نے وای ستم کر ڈالا
یعنی شبیر جو تھا سرو روان زہرا

زہر سے ہو گئے شبر کے جگر کے ٹکڑے
ذبح شبیر ہوا فاتحہ خوان زہرا

کربلا مین اوسے پانی نہ ملا وای دریغ
جو ستاتا تھا جو شب روز زبان زہرا

آہ صد آہ وہ خولی کے چڑھا نیزہ پر
تکیہ جسکا کہ بنا کرتی تھی ران زہرا

میوہ کہا نیکو ملے حلہ پہننے کے لئے
پیارے اللہ کو تھے کیا پسران زہرا

نہ لگا ہاتھ کبھی زخم جگر کا مرہم
ہائے اچھا ہوا درد نہان زہرا

آہ سے ہوتی تھی تا ایک دم ضعف اوسکو
ناتوانی تھی فقط تاب و توان زہرا

فاطمی مارے گئی مارے میں وای دریغ
باقی سجاد سے ہے نام و نشان زہرا

حیدر و زینب و کلثوم و شبیر و شبر
مرگ زہرا مین تھی یہ نوحہ گران زہرا

ہم تہیدست ہین تحفہ نہین کچھ پاس مگر
بھیجے لاکہ تحیت بروان زہرا

یہ دعا ہے کہ بپا ہوئے جو ہنگامۂ حشر
نادر زار حزین ہو با مان زہرا

## رضوان

اس طرح ہے ریاض مین تحریر | انجم اک عرش پر تہا مہر منیر
جسکے چہرہ کے نور رخشان سے | سب منور تہا عرش رب قدیر
جب گروہ ملاء اعلے نے | دیکھ کر اوسکے نور کے تنویر
عرض کے بارگاہ خالق مین | اے خبیر و بصیر و حی و قدیر
کس کا یہ نور جلوہ افزا ہے | جس سے روشن ہے سارا عرش قدیر
حقنے اوسدم ملائکہ سے کہا | ہے یہ ایک دختر رسولؐ کبیر
نام اسکا ہے فاطمۂ زہرا | باپ کا نام ہے بشیر و نذیر
خاتمہ اس پہ ہوگا عصمت کا | اسکو ہم دین گے چادر تطہیر
خاتم الانبیا کے بیٹی ہے | اور ہے ام شبیر و شبیر
اسکا شوہر ہے حیدر صفدر | جسکو بہجین گے عرش سے شمشیر
جب یہ معبود کے ندا آئے | سنکے پڑہنے لگے ملک تکبیر
جب ہوئین خلق خلق مین زہرا | ہوگئے زرد مہر کے تنویر
سن مین کم تہین کہ حکم حق سے گئین | سوئے جنت خدیجۂ دلگیر
مادر مہربان شفقت سے | پرورش مین رہے رسول کبیر
جب کہ حد بلوغ کو پہنچین | بعنایات خالق تقدیر
خواستگارے کو مکے و مدنی | صاحب جاہ و منصب و جاگیر
باادب مثل چاکران ملکین | آئے پیش شہ بشیر و نذیر
سب کو حضرت نے یہ جواب دیا | مجکو ہے انتظار وحی قدیر
مطلقاً اس مین مجکو دخل نہین | مین ہون محکوم حاکم تقدیر

عقد زہرا بحکم حق ہوگا | کہ وہ ہر اک شی کا ہے علیم وبصیر
ایک دن جبرئیل نے آکر | حکم خالق سے کی یہی تقریر
کفو اس کا نہین سوائے علی | عقد اس کا پڑہو بشیر ونذیر
عرش پر خطبہ خوان ہوئے جبرئیل | اور میکال خطبہ کے تکریر
بعد ازان صبح کو یہان حضرت | خطبہ عقد کے ہوئے تقریر
ہوئی رخصت رسول سے زہرا | لائے گھر اونکو تب جناب امیر
کی سفارش علی سے زہرا کے | میرے بیٹی ہے منبع تطہیر
یا علی میرے میوہ دل ہے | بخشدو بھولے سے ہو گر تقصیر
عرض کی دست بستہ حیدر نے | ذات انکی ہے مجمع توقیر
انکی لونڈے کبھی نہین خاطے | اوس نے پائی کبھی نہین تعذیر
بعد ازان ختم انبیاء رسل | کی دعا حق سے اے سمیع وبصیر
زن وشوہر مین دے تو الفت کو | نسل مین کر عطا بہت تکثیر
ختم کر کے دعا یہ کر رضوان | پیش خالق کہ اے مجیب وخبیر
بخشدے بہر حق بنت رسولؐ | جو گنہ ہون میرے قلیل وکثیر
حشر کے روز فضل سے تیرے | قرب حیدر ملے مجھے جاگیر
مین نجف مین پونہچ کے مرجاؤن | کفش کن مین سجدے کے ہو تغییر

## منقبت جناب امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام

### مرزا کلب حسین خان نادر بہاریہ

ابر نیسان نکے جو ہین شبنم گلشن مین اثر | جو خذف پر گرے قطرہ تو بنی وہ گوہر

بادشاہان جہانکے لئے زیبا ہے اگر
بلبلونکو جو ہوے عشق جو اپنے خبر
کہ رہا ہون جو مین وصف و صفت و لطف بہار
مجکو پایا دم تحریر جو خواہان دوات
ہون جو طالب پی قرطاس برا تحریر
یہ اثر باد بہاری نے کیا ہے پیدا
اسقدر جوش پہ انرو زون ہے تاثیر بہار
فیض عالم کو ہے اشجار چمن سے حاصل
صاف کتنی در و دیوار چمن ہین ایوا
خوشنما سبزۂ تر ہے روشو پر اسطرح
نہرین ہر روز جو ہنگام سحر لیتے ہے
باب جنت کی رہی قدر نہ اب رضوانکو
غیرت کوچۂ عطار ہین اطراف چمن
بن گیا طرۂ دستار حسینان جہان
قدر کچھ تنگدلونکی چمنستان مین نہین
چاندنی پہولی ہے تو اوس سے یہ ہوتا ہی عیان
توب جو سر ہو تو وہ جائین صدا کے غنچہ
صورت دستۂ گل پیشہ سے ہوتی ہی عیان
بنکے گل ہاتھ مین آتا ہے زہی فصل بہار
لطف گلزار خلیل اوس سے نظر آتا ہے
برگ برگ چمنستا ہی بہرا جادو سے

فصل گلمین گل طرہ کے بنائین افسر
باب پنجم کو گلستانکے کیا ہے از بر
پر بلبل ہے قلم تو رگ گل ہے مسطر
لائی ہی غنچۂ سوسن کو ابھی باد سحر
تو کہی مرغ چمن ہے ورق گل بہتر
ریشۂ خامۂ خشکیدہ بنا سنبل تر
کہ قلمند ا کین قلم نیتی ہین سب مو کے پر
مثل طوبی ہے ہر اک شاخ سے سایہ گہر گہر
کیا کرے قصد پی سیر پھسلتی ہے نظر
مخمل سبز سے خوشرنگ ہو جیسے بستر
آب جو مین نظر آجاتی ہے موج کوثر
مہدیکی ٹٹیونکے دیکھین ہین جو باغمین در
عطر افشان ہی ہر ایکسمت شمیم گل تر
پیرہن مین گل گلزار سماے کیونکر
گرۂ غنچہ ہے خالی کف گل ہی پر زر
ماہ کی صحن گلستانمین بچھی ہے چادر
صورت زاغ کمان مرغ چمن مین نظر
فصل گلمین جو بتاتا ہے کوئی بت آذر
چمنستانمین اگر کوئی اوٹھاے پتھر
آتشین نار جو چھٹتا ہے چمن کے اندر
ہی بجا سحر سے رکھتی ہین جو تخلیس شجر

گرتے ہین آنکے کس شوق سے مرغان چمن
دام صیاد کو سمجھے ہین گلون کی چادر

زینت تخت ہوا ہے جو شہنشاہ بہار
اشرفی نذر کرے باغ سے گلچین لاکر

صاف ظاہر ہے کہ امادہ ہی از بہر نثار
کف گل مین جو سر دست مہیا ہے زر

دلکے واشد کے لئے ہین پی گلگشت گیا
اورکی غور سے سرسبزی گلشن نظر

وجہ دریافت جو کی حسن گل و گلشن کے
ہاتف غیب نے تب دی یہ ندا خوش ہوکر

آج وہ خلق ہوا خلق مین فضل حق سے
جسکے جہولیکو جہلاتے ہین فرشتے آکر

## مطلع

رابع آل عبا بادشہ جن و بشر
حسن سرسبز قبا نور نگاہ حیدر

سب مین ظاہر ہے شرافت ہی کسیکی جیسے
باپ وہ قلع کیا جسنے کہ باب خیبر

جد ہین ختم رسل اور بہائی ہین اوسکے شبیر
شرف آسیہ و مریم و حوا مادر

بطن زہرا سے ہوا خلق جو وہ پاک نژاد
نام پایا ہے جناب احدی سے شبر

خلق مین خلق حسن ہے کا ہر اک سو شہرہ
جاکے پاس آپکے ناراض ہنوفی تہی بشر

سب یہ حاصل ہوے بی کسب بغیر از تعلیم
ہنر و علم و ادب فضل و کمال و جوہر

باعث امن جہان رکن رکین دوران
فیض بخشش غربا حامی و عاجز پرور

لکھتے سر خط غلامی سے مجھے ہوتا ہے یقین
دیکھکے حسن دل آویز کو یوسف بہی اگر

نام جو حسن کے تجنیس ہوا ہے واقع
وقت ہی پڑہے ہے جو مطلع کوئی ہوا از بر

## مطلع

قد موزون سے ہین دون سرو کو نسبت کیونکر
پہ بر و مند ہی اونمین نہ شگوفہ نہ ثمر

متفق قول ہے یہ فاختہ و قمری کا
سرو و شمشاد سے ہی قامت موزون بہتر

منعکس صبح مصفای جبین ہے ہر روز / داغ سجدہ سے عیان ہو صفت نجم سحر

چشم انسان تو ٹھہرتی نہین کیا نور ہے واہ / دونون رخسار ہین خورشید و قمر سے انور

آیت مصحف خوبی ہین وہ دون ابرو / مد بسم اللہ قرآن بھی جو سے کہئے بہتر

چہرہ سے خوبی والشمس عیان ہوتی ہے / زلف شبرنگ سی ہین معنی واللیل از بر

چشم حق بین کے مقابل نہین دیکھا کوئی / آنکھ جس سے کہ چرلیتے ہین چمن مین عبہر

وا بہ ہنگام تبسم کبھی ہوتے ہین اگر / لیتے ہین دام صفا انونسے صافی گوہر

جامہ زیبی کے صفت ہو نہین سکتی موزون / یہ قبا اوتری ہوی پہنے ہوے ہی گل تر

صفحہ دہر مین پیدا ہین کہان ایسی صلاح / راست خم تیغ اگر کہئے تو نقطہ ہے سپر

ردلش ابروی پر خم ہے کمر مین شمشیر / منعکس خال سیہ رنگ ہے اوسکی ہے سپر

ایک جا جسنے نہ دیکھی ہو ان کبھی بدر و ہلال / کمر و دوش پہ اب دیکھ لے شمشیر و سپر

وہ سپر ہے جو نہ گاہی تہ شمشیر آئے / تیغ وہ ہے کہ نہین جسکے زبانیمین سپر

کہکشان نیزہ و خورشید علم قوس کمان / مہ نو تیغ سپر بدر کواکب اختر

جی مین آتا ہے پڑہو مطلع برجستہ کوی / عدل والنصل فلکے جس سے کہ نمایان ہو خبر

## مطلع

شاہ کا موج مین دریا سے عدالت ہو اگر / گرگ و بز ایک ہی جا پانی پئین سب آکر

کبھی مچھلی کو اذیت دے جو دریا مین نہنگ / کنڈ مین قید ہو موجو نکلے نہ نکلے باہر

ظالمونکا نہین آفاق مین اب نام و نشان / حبذا عدل شہ عادل و عاجز پرور

ضعفا پروری شاہ زمن ہی مشہور / پر شاہین کو نکیون صعوہ بنائے بستر

برق طور آکے گرے حضرت موسی کے قسم / کسی شیشہ کو کرے چور جو کوی پتھر

اوسکی تشہیر بلا ریب ہو صحرا صحرا / سامنا باد بہاری سے کرے جو صرصر

بالیقین خاک بسر اوسکو کری گردش چرخ — سر کشیدہ جو بگولا ہو بنا کر چکر
جب عصا فیر اوڑا کرتے ہین بر روی ہوا — سایہ کسو لسطے تب باز کے کہلجاتی ہین پر
یرقان اوسے آزار دہین پیدا ہو — ہوی نرگس کے کسی پر بہی اگر تیز نظر
بزم مین دہیان جلانی پہ اگر ہو اوسکو — پر پروانہ بنے شمع کے سر کو خنجر
کرے خونریزے ہو جب اگر دلمین خیال — آب باقی نرہے تیغ مین کم ہو جوہر
سختی و سنگدلی کا نہین عالم مین رواج — اب ہر اک سنگ مین ہین سنگ جراحت کے اثر
کرے پہلو جو تہی روکنی سے زخمون کے — ضرب شمشیر کے بیشک پڑے بالائی سپر
خو بروی کے اگر یا غنچین ہون گل کو غرور — رگ تن پہ پڑے ہر خار بجای نشتر
قبل سے مورچہ پیش آتی ہین باتجرم جنگ — اقویا سی ضعفا ہوتی ہین کب زیر و زبر
چو رہ راست سے دریا مین کجی پر آئے — پای کشتی مین پڑے قہر سے بہاری لنگر
ہوئی سرکوب وہین کوکب دیدار اوسکا — ہین دنسے جو زیادہ رہی عقرب مین قمر
چور جز دزد حنا خلق مین باقی نرہا — پر نہین قبضۂ محبوب سے وہ بہی باہر
تلوے سہلاتی ہین چوری جو کیا کرتے تھے — پانون پہیلائے ہوے سوتی ہین سب اپنے گہر
جی مین آتا ہے کہ دو مطلع حاضر پڑہئے — کرم و جود و عطا بذل ہو جس سے اظہر

## مطلع

تجہ سے فیاض کی توصیف رقم ہو جسپر — قدر مین ہووے وہ قرطاس بہ از کاغذ زر

## مطلع

لاے انعام مین کیا کیا نہ صفا کا جوہر — پڑے زینت کو اگر آئینہ ہو پیش نظر
نرہے مفلسی و فقر زمانہ مین کہین — کہ زر و مال کے انبار لگے ہین گہر گہر

دست فیاض سے جو جو دہوا ہے ظاہر
ایک چٹکی کوئی مانگی تو عطا ہو سو من
رشحۂ دست کرم کہتے ہین عالم مین اوسے
باغ مین عالم جسے دیکھئے ہر ایک نہال
کون عالم مین ہی ممنون کرم جو کہ نہین
ہی صدف آپ ہی محتاج اونہین کیا دیتی
ہو کبھی معرکہ جنگ مین آپ کی ہین
کفش زرین سے جو کچھ تار گرا کرتے ہین
تحت ہی فوقین جو خیر و کرم ہی جارے
آئی جاروب کشی کو جو کوئی کوچہ مین
صبح ہوتا ہے جو ایثار در دولت پر
رات کو گرسنہ عالم مین رہی کیا کوئی
پائی ہی مطبخ عالی سے فلک نے خیرات
سرد مہرے نہین منظور بحال غربا
رشک سے بدرنگیون داغ جگر پر کہاے
تلخ کامی سے کسیکو نہین شکوہ باقی
خلعت زرد ملا ہی گل داؤدی کو
آبرو بلکہ تلوار نے حاصل کی جواب
پہلی تاریخ مہ نو کو ملے تھے تلوار
صحن گلشن مین جو طاؤس نے رقاصی کے
کشتیان گوہر خوش آب کے اونسی پائین

ایک دنیا مین نہین دوسرے کا دست نگر
خاک کا حکم یہان رکہتی ہی اکسیر اثر
فیض کا ابر بہاری مین جو پیدا ہے اثر
پائی انعام مین اشجار سے گل اور ثمر
لعل کہسار کو بخشی تو صدف کو گوہر
آب و دانہ اوسی سرکار سے پاتی ہین گہر
اہل شمشیر کو زر دیتی ہین بہر بہر کے سپر
شمع محفل نے بنایا ہے اوسی طرہ زر
ابر نیسانکو گہر ملتے ہین دامن بہر کر
خاک سے پائی وہ بس سیم و طلا لعل و گوہر
لاے کیونکر نہ صبا جھولیان اپنی بہر کر
در دولت سے بٹا کرتا ہی دن بہر لنگر
گردہ نان سے مشابہ ہی جو یہ قرص قمر
گرم تنور رہا کرتا ہی بس آٹھ پہر
پائی خورشید نے خلعت مین کلاہ پر زر
کہ نمک خوار ونکو سرکار سے ملتی ہی شکر
پائی ہی لالہ احمر نے بہی شال احمر
چمن خاص سے انعام مین گل لائی سپر
ایک دو ہفتہ مین بس بدر نے جاملکی سپر
پائی انعام مین گلزار قبائی اخضر
کبھی سائل جو ہوا موج مین دریا آکر

ای کریم ابن کریم ای شہ ارباب نوال
ای امیر ابن امیر اہل سخا کے سرور

اس قصیدہ کو بصد عجز و نیاز و تسلیم
پیش کش کے لئے لایا ہے یہ تفتیدہ جگر

تیری مداحی کے تو کب ہے لیاقت حاصل
پر شفاعت کے لئے چاہتی ہیں ہم محضر

وصف ہیں تیرے طویل اور یہ قرطاس قصیر
سچ ہے کوزہ میں ہو دریا کی سمائی کیونکر

ایک شمہ ہوا جبکہ صفت کا آغاز
لکھ چکا ہوی کوی گو کہ ثنا کا دفتر

پر توقع ہے تیری نکتہ نوازی سے بہت
ہوئی مداح پہ اب لطف و عنایت کے نظر

کردی لبریز میرا دامن امید ایسا
کہ نجاؤں میں کسی اہل دول کے در پر

جو گرفتار رہو یہ نزعۂ اعدا میں کبھی
اپنے مداح کی تب ہوی مدد مد نظر

بسکہ اوصاف و محامد کو نہیں حد و حساب
ختم اس نظم کو ہوتا ہے دعا کی اوپر

تا کہ ہی صحن زمیں نیچے فلک کے ساکن
دور میں گشت میں ہے تا کہ یہ چرخ اخضر

ماہ رخشندہ کو ہی دہر میں تا سرعت سیر
نور افشان جہان تا کہ ہے مہر انور

قوت نامیہ سے تا کہ ہی سبزہ کو نمو
گل کھلا دینگے ہیں تا باد بہاریہ میں اثر

تا کہ آرائش گیسو کے لئے ہی شانہ
تا کہ آئینہ میں پیدا ہے صفا کا جوہر

دست فیاض ہے جو دو سخا میں مصروف
لطف عام آپکی ہوں خلق میں سایہ گستر

دوست نادر کے جو ہیں خرم و مسرور ہیں
اور مخذول جہاں ہوی عدوی ابتر

## میر مظفر علی اسیر

نائب مرتضےٰ امام حسنؑ
وارث مصطفےٰ امام حسنؑ

ماہتاب سماے عز و شرف
آفتاب ہدا امام حسن

موسے طور رازہاے خدا
خضر راہ ہدا امام حسن

خضر و یونس کم ایک قطرہ سے
بحر بے انتہا امام حسن

خلق مین فیض مین مروت مین | مرتضے مصطفے امام حسن
ہیں مثل خالق ہین واجب التکریم | مثل خیر الورا امام حسن
مشکلین کرتے ہین جہان کی حل | مثل مشکلکشا امام حسن
کشتی دین مصطفے کے لئے | بخدا ناخدا امام حسن
قلزم عزت و شرافت مین | گوہر بے بہا امام حسن
مصطفے اور مرتضے کیطرح | پیشوا مقتدا امام حسن
ہے شب قدر جس سے نور انے | ہین وہ بدر الدجے امام حسن
روز نوروز جس سے ہو پر نور | ہے وہ شمس الضحے امام حسن
صف شکن قلعہ گیر قلعہ کشا | مثل خیبر کشا امام حسن
جگر حضرت شہ مردان | جان خیر النسا امام حسن
رہبر خلق صاحب اعجاز | صورت مصطفے امام حسن
جسکو چاہین کرین قیامت مین | باغ جنت عطا امام حسن
بخشوائین مجھے بھی روز جزا | یا خدا یا خدا امام حسن
سخت رنج و ملال مین ہے اسیر | آئے جلد یا امام حسن

## رضوان

ہے کتب مین یہ راویون نے لکھا | اس طرح سے یہ حال غم افزا
جب ہوئی قتل شاہ کون و مکان | یعنی زوج بتول شیر خدا
دی منادی نے غیب کی یہ ندا | گر گیا گھر مین حق کے رکن ہدا
سنکے شہزادگان عالیقدر | پہونچے مسجد مین کرتے آہ و بکا
و اعلیا کا شہر کوفہ مین | شور ہر اک کے گھر مین تھا برپا

تھی شب آخرین بست و یکم
دار فانی سے انتقال کیا

لے گئے لاشہ دفن کے خاطر
دونو سبطین پاک خیر ورا

دفن سے بعد آئے کوفہ مین
اور منبر پہ جاکے خطبہ پڑھا

بعد حمد خدائے عز و جل
اور نعت نبی ہر دو سرا

حاضرین سے حسنؑ نے فرمایا
آج وہ تم سے ہو گیا ہے جدا

اولین اور آخرین مین جو
عمل خیر سر سے تھا تا پا

اون کو دیکر علم رسول کبیر
بھیجتے تھے جہاد کو جس جا

بائین میکال داہنے جبرئیل
ہوتے تھے ہمرہ وے خدا

بے جھم سر گئے نہ پھرتے تھے
قتل ہوتے تھے سیکڑون اعدا

اور وہ دن وفات کا پایا
جس مین عیسے گئی باوج سما

شب وہ تھی جس مین یوشع بن نون
گئے دنیا سے سوے دار لقا

زہد و ورع و سخا و بخشش مین
کوئی عالم مین اونکا مثل نتھا

جمع زر کا کبھی کیا نہ خیال
مل گیا جو وہ راہ حق مین دیا

سات سو نکلے مال سے درہم
یہ سب اسواسطے تھا جمع کیا

تا خریدین کنیز اک حضرت
وہ کرے کار و بار گھر کا ادا

کہکے یہ خوب روے سبط نبی
اور حضار مین یہ شور ہوا

پھر کہا سب سے تم سنو مجھ سے
مین ہون ختم الرسول کا بیٹا

سب پہ ہے فرض دوستی میری
ہے مصدق مودۃ القربیٰ

ابن عباس نے کھڑے ہوکر
جملہ حضار سے خطاب کیا

کہا لو ابن رسول سے بیعت
ہوگے تم رستگار روز جزا

کی خوشی سے ہر ایک نے بیعت
راویون نے ہے متفق یہ لکھا

سال چالیسوان تہا ہجرت کا
اور بست و یکم تہے رمضان کی
یہ خبر جب معاویہ کو ہوئی
ایک جاسوس شہر کوفہ مین
تھا حمیرے بخانہ حجام
فوج کے افسرون نے یہ سنکر
یہ خبر پائی سرور دین نے
نامہ پیغام با امام حسن
چونکہ تھا وہ شقی زنا زادہ
کوفیون نے براہ مکر و فریب
یک زبان سب نے عرض کی شہ سے
وہان کرین گے معاویہ سے جنگ
پر یہ مخفی صلاح تہے سب کے
انکو کردین معاویہ کے سپرد
اونکے کہنے سے چہوڑ کر کوفہ
جب کہ پہونچے عراق کے اندر
جا کہ ممبر پہ مختصر خطبہ
بعد خطبہ کے اوترے منبر سے
سنکے برہم ہوے سران سپاہ
جب نفاق اونکا کھل گیا انکو
چند اصحاب لیکے ساتھ چلے

جس مین یہہ واقعہ وقوع ہوا
تھا دنون مین وہ روز جمعہ کا
بہیجا مردود نے براہ دغا
نام جس کا نجس حمرے تہا
ابن عباس نے اوسے مارا
قتل پر شہ کے اتفاق کیا
رکہتے ہین یہ خیال اہل دغا
معویہ نے بہت سا لکھ بہیجا
اپنے تحریر پر نہ صادق تہا
ایک دن ہو کے مجتمع یہ کہا
آپ چلئے عراق مین شاہا
اوس سے خالی کرین لے شام کے جا
کر کے محبوس وہان براہ دغا
لین عوض اسکے اوس سے سیم و طلا
لے کے لشکر چلے امام ہدا
تعنایات خالق یکتا
بفصاحت امام دین نے پڑہا
اوس مین کچہ صلح کا بیان بہی تہا
بر ملا ہو گیا نفاق اون کا
شہ نے شب کو طلب کیا گہوڑا
ناگہان وان سے ایک تیر چلا

ہوگیا دست پاک شہ زخمی
تیر عبد اللہ ابن حنظل سے
دوسرے ایک موالے شہ نے
لے گیا شاہ کو بروے تخت
سعد جو نام تھا تو سعد تھا وہ
تھا وہ مامور کردہ حیدر
گھیر کر سب خوارج آپہنچے
نہ گئے پھر کے شاہ کوفہ مین
اوسکے بھای کا نام تھا مختار
اپنے قابو مین اگئے ہین حسن
ہم حوالہ معاویہ کو کرین
جب سنا اس کلام کو اوس نے
دور ہو مونھہ دکھائین گے کیونکر
حق علی والے کے ہین اپنے
ہین امام زمانہ سبط رسول
مین نمک خوار ہون اسی گھر کا
تب بھی نکلے بد نسے حب علی
اسطرح سے بھی اس روایت کو
سعدہ کا بو عبیدہ تھا بھائی
افسران سپاہ سے سنکر
فوج لیکر جو تو قریب آئے
کاٹ کر گوشت پڑے کو توڑا
دشمن دین کے پیٹ مین مارا
ایک ضربت مین اوسکو قتل کیا
تھا جو حاکم وہان مداین کا
نام مسعود اوسکے باپ کا تھا
دل مین رکھتا تھا شہ سے صدق وصفا
اوسکے پاس شہ نے زور کہہ بنر چلا
تا بصحت وہین قیام کیا
اوسنے اک روز اوس سے جا کی کہا
مصلحت ہے کہ کرکے بند حسن کا
دیگا وہ ملک مال وسیم وطلا
غیظ مین آکے یون ہوا گویا
مصطفےٰ رسول خدا کو رد زجرا
بار سے جنکے سر نہین اوٹھتا
انکے بھی حق ہین مجھہ پہ حد سے سوا
ٹکڑے ٹکڑے جو ہو بدن سارا
دور ہو او لعین ستم آرا
ہے کتابو مین راویون نے لکھا
اور مختار اوس کا بیٹا تھا
ابن سفیان کو یہ پیغام دیا
قید ہو جاین سرور بطحی

جب سنا اس پیغام کو اوستے — فوج لے کر قریب آ پونچا
یہ خبر جب امام کو پونچے — کابن سفیان قریب تر آیا
ابن عباس کو شہ دین نے — کر کے سردار اپنے لشکر کا
بعد پند و نصایح بسیار — بہر جنگ مخالفان بھیجا
ابن عباس لے کے فوج آئے — جس جگہہ تھا معاویہ اوترا
معاویہ نے براہ مکر و فریب — ابن عباس کو پیغام دیا
جانب صلح ہین امام حسن — اور خلافت کو مجھکو چھوڑ دیا
اپنے لشکر سے میرے پاس آؤ — تا کروں مال و زر مین تمکو عطا
جب ہوی رات تیرہ و تاریک — اپنے لشکر سے بے خبر نکلا
اہل لشکر نے صبح کو جانا — کابن عباس معاویہ سے ملا
قیس سعد بن عبادہ نی کے — بہ جماعت نماز صبح ادا
اور خطبہ پڑہا فصیح و بلیغ — جس کا تہا حصل وہان نکلا
لشکر معویہ سے چند شریر — آئے لشکر مین ہین سپے اغوا
جب یہ پونچے قریب تر اونکے — حملہ آور ہوے سوے اعدا
یہان سے جب شیر جنگ کو نکلے — ڈنکی وہا نکے بہاکے دم کو دبا
کر دعا ختم یہ حدیث ہوے — کہ کہلا باب ہے اجابت کا
ہاتھ اوٹھا کر بدرگہ یزدان — عرض کر یا خدا اے ارض و سما
ہی یہ رضوان تیرا عبد اثیم — سر و پا ہی گناہو مین ڈوبا
بخشدے بہر چاردہ معصوم — کہ وہ ہین شافعان روز جزا
تیرے بخشش کا کچھہ نہین پایان — میرے جرم و گناہ بہلا ہین کیا
یا آئے باہل بیت سبنے — دور ہو جملہ عارضہ میرا

اب زہون مین صحیح اور سالم
رہین علت سے دور سب اعضا

دل مین میرے یہی تمنا ہے
جلد پہچون میان کرب و بلا

اپنی آنکہون سے دیکہہ لون مقتل
طوف ہووے نصیب روضہ کا

یا خدا جسقدر مشاہد ہین
اون مین مجہہ ناتوان کو پونہچا

## منقبت جناب امام حسین علیہ السلام سید الشہدا علیہم الاف التحیۃ والثنا منشی ہنر ترجمہ

### فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ

سبب کیا ہی صبا کیون خاک بسر ہی گلستان مین
سبب کیا ہی جو ہین لخت جگر گلگلے دامان مین

سبب کیا عندلیبان چمن ہین نوحہ خوان ہر دم
سبب کیا شور ماتم کیون ہی مرغان خوش الحان مین

سبب کیا آتش گلزار سے کیون شعلہ اوٹہتی ہین
سبب کیا ہی دہوان پیدا ہوا کیون سنبلستان مین

سبب کیا قمریان کیون گردنون مین طوق پہنی ہین
سبب کیا داغ کیصورت ہی کیون سرو بستان مین

سبب کیا آسمان سے کیون صدا ایسی آتی ہے
سبب کیا ہی جو بیتابی ہی قلب و سوزان مین

سبب کیا ہی جو ابر تار و تیرہ گہر کے آیا ہے
سبب کیا رعد کیون مشغول ہی فریاد و فغان مین

سبب کیا ہی ستارہ دنکو جو معلوم ہوتے ہین
سبب کیا ہی جو تابندگی ہی قرص مہر تابان مین

سبب کیا ہی الٰہی کیون زمین کو زلزلہ آیا
سبب کیا ہی جو یون جنبش ہے قصر چرخ گردان مین

سبب کیا ہی بہشت کیون شوق پہونچے ہے گردون پر
سبب کیا ہی لہو کا رنگ ہے کیون آج باران مین

تحیر تہا مجہے اس انقلاب دہر سے کیا کیا
کہینچے یک بیک یہ صدا گوش دل وجان مین

عجب ہے تجہکو حیرت مین سبب اسکا بیان کردون
تعجب ہی کہ چاک اب تک نہین تیرا گریبان مین

اری غافل یہ روز قتل فرزند پیمبر ہے
ہوا تہا پرورش جو فاطمہ زہرا کی دامان مین

حسین بے وطن مجروح تن خونی کفن بیکس — کیا ہے ظالمون نے آج بے پیر اوسکو بیداگین
یہ غم ایسا نہیں ہے جس سے کوئی چیز خالی ہو — جن و انس و ملک مصروف ہین فریاد و فغان مین
اگر مجبور ہے تو دور ہی سے تو زیارت پڑھ — کہ لکھے حق تعالیٰ زائران شاہ ذیشان مین
یہ سنتے ہی کیا رخ بیٹھ سوئے روضۂ انور — پڑھا مطلع تو فوراً درد اوٹھا قلب نالان مین

## مطلع

سلام اوسپر رہا جو تین دن پیاسا بیابان مین — سلام اوسپر بہا ہی خون جسکا راہ یزدان مین
سلام اوسپر نپایا غسل جسکے لاش بے سر نے — سلام اوسپر ہوا جو غرق آب تیغ برّان مین
سلام اوسپر کہ نفس مطمئن حق نے کہا جسکو — سلام اوسپر کہ جسکے صبر کے ہی مدح قرآن مین
سلام اوسپر مدد سے غیر حق انکار تہا جسکو — سلام اوس شاہ پر جن و ملک ہے جسکے فرمان مین
سلام اوسپر وطن کی آرزو دلمین ہے جسکے — سلام اوسپر گیا جو کربلا سے باغ رضوان مین
سلام اوسپر کہ جس پیاسے پہ تیرونکی ہو بارش — سلام اوسپر کہ جسکے غم کا نشتر ہی رگ جان مین
سلام اوسپر کہ جسکے نوحہ خوان جن و ملائک ہین — سلام اوسپر کہ جسکے رونیوالی قید زندان مین
سلام اوس سر پہ زانوی پیمبر جسکا تکیہ تہا — سلام اوسپہ پہری ہے گرد جس گیسوئے پیچان مین
سلام اوس فرق انور پر جسے تنور مین رکہا — سلام اوس جسم انور پر جو بے سر تہا بیابان مین
سلام اوسپر ملیگی داد جسکے خلق سے پہلے — سلام اوسپر جو بے سر آئیگا محشر کے میدان مین
سلام اوسپر جو پیشانی ہوی مجروح ناوک سے — سلام اوسپر جو غازی رہگیا سجدے کے ارمان مین
سلام اون عارضونپر جنکا غازہ خاک صحرا ہے — سلام اونپر کہ جنپر چاک دل گل ہین گلستان مین
سلام اوس دستۂ مژگان پہ جو آلودۂ خون تہا — سلام اون ابروؤنپر خم ہے جنسے تیغ برّان مین
سلام اون انکہونپر نور نظر کے غم مین جو روئین — سلام اون آنسوؤنپر جو بہی مرگ عزیزان مین
سلام اوس ریش اطہر پر مخضب جو ہوئی خون سے — سلام اون ہونٹونپر مصروف جو تہی ذکر سبحان مین

سلام اون بچون پر جو ڈھونڈتی تھی پھرتے تھے خضر جنکو
سلام اون بیبیون پر جو سر برہنہ تھی میدان کین
سلام اونپر کہ جنکے چادرین چھینین لعینون نے
سلام اونپر پھرین جو ننگے سر کوہ و بیابان
سلام اونپر کہ فوج ستم نے جنکے لاشونکے
سلام اونپر لگے تھی آگ جن خیمونکے دامانمین
سلام اوسپر کہ جنمین شغم تھا جسکا ششکے دو برسکا
سلام اوسپر ہوی جو مبتلا از ہجر اکبرمین
سلام اونپر کہ جنکے دشمنونکا ہی مکان دوزخ
سلام اونپر محب جنکے گئے بیشک باغ رضوانمین
سلام اونپر کہ جنکے شفاعتکا بھروسا ہی
سلام اونپر کی بخشش عاصیونکی جنکے ہاتھمین

## میر مظفر علی اسیر

اول نہ چمن امام حسینؑ
آخر پنجتن امام حسینؑ

مرد میدان مجاہد یکتا
غازی تیغ زن امام حسینؑ

زور بازوے احمد مرسل
تیغ خیبر شکن امام حسینؑ

زندہ جب تک رہی جہانمین چلے
مصطفے کا چلن امام حسینؑ

خلق راضی تھی سب کہ رکھتے تھے
خلق مثل حسنؑ امام حسینؑ

باعث نہ سپہر و ہفت زمین
خامس پنجتن امام حسینؑ

مثل حیدر مقیم کعبۂ عجز
بت نخوت شکن امام حسینؑ

سجدۂ تسلیم مالک کوثر
شاہ تشنہ دہن امام حسینؑ

مالک قصر و حلہ ہاے بہشت
بے لحد بے کفن امام حسینؑ

رنگ ہر باغ و نکہت ہر گل
شمع ہر انجمن امام حسینؑ

حامی بیکسان و بیوطنان
بیکس و بیوطن امام حسینؑ

دست کفار سے اوٹھاکے گئے
کیسے کیسے محن امام حسینؑ

رہنے پائے نہ چین سے دو دن
زیر چرخ کہن امام حسینؑ

بنائی پائے نہ دشت غربت سے · پھر کے سوی وطن امام حسین ع
پہنچے خالق کے پھر سے عید کے دن · خواہش پیرہن امام حسین ع
قتل کے روز زیب پیکر ان · پہنے رخت کہن امام حسین ع

ق

کربلا مین گرے جو گھوڑے سے · شاہ گلگون کفن امام حسین
بھر امت خدا سی کرتے تھے · مغفرت کے سخن امام حسین
چاہتا ہے اسیر خلق حسن ع · یا امام زمن امام حسین ع

## مرزا اوج

سلامی سوز ماتم تہ سر گرم فغان کیون ہو · نہون آتش فشان نالی تو مجلس مین دہوان کیون ہو
حقیقت کنہ خالق کی عیان کب ہو بیان کیا ہے · نہ سننے کا تحمل ہو تو کہنے مین زبان کیون ہو
اوسیکے لطف سے ہی ارتباط عالم امکان · جو وہ نامہربان نکلے تو کوئی مہربان کیون ہو
شہادت دیتا ہی امتزاج اپنے عناصر کا · نہو گر مرتبط کوئی تو ربط جسم و جان کیون ہو
زمین کیسی کہان تک آسمان سب اوسکے جویان ہین · کہین اتنا نہین وہ بی نشان خاطر نشان کیون ہو
اطاعت اور خداوند کی جب نسبت بہم ٹھہرے · تو اس ناچیز مشت خاک پر یہ امتحان کیون ہو
حجاب نور ہو یا آنکہ کا پردہ ہو جو کچھ ہو · تمہین تم ہو اگر دل مین تو کوئی درمیان کیون ہو
زمین عجز پر بیٹھی ہین نخوت سے علاقہ کیا · نہین ہم جب طرفدار اوسکا طرفدار آسمان کیون ہو
جو آئی دوست کی جانب سے یون خوش خوش سر آنکھون پر · بلا میری مقدر کی نصیب دشمنان کیون ہو
فشار سر زمین حرص بادی کو کافی ہے · ملا کر خاک مین ہمکو گنہگار آسمان کیون ہو
ازل سے قبلہ ایمان ہی ذات قدس احمد ص · نہ مسجود حرم حضرت کا سنگ آستان کیون ہو
ہی اونکی ہاتھ میزان قیامت اور شفاعت ہے · نہ پلہ اونکے عزت کا دو عالم سے گران کیون ہو

کی جیسے کافران کوفہ نے مسلم کے مہمانے
تو پھر غربت زدہ کوئی کسیکا میہمان کیون ہو

چھدا دیکھا ہو دل برچھی سے جسنے اپنی دلبر کا
نہ اوس مانگی جگر مین کاوش نوک سنان کیون ہو

کہا زینب نے اکبر سے کہو تم مین جاؤ مرنے کو
یہ مونہہ اور یہ سخن تو بہنین کے بعد یہان کیون ہو

اگر ہم شکل زہرا ہو گے مین صابر نہین پیارے
تو پھر تم ہم شبیہہ خاتم پیغمبران کیون ہو

کہان اے اوج یہ شیوا زبانی اور کہان شیون
چمن مین بلبل دستان تیرا ہمد ستان کیون ہو

## مرزا کلب حسین خان نادر

حاصل جو بندگی شہ ہر دوسرا کی ہے
مداح کو دلیل یہ فضل خدا کی ہے

تائید ہے یہ مبدء فیاض کی مجھے
جودت جو مدح شاہ مین ذہن رسا کی ہے

روح القدس کے کیون نہ ہو تائید غیب سے
در پیش فکر مدح امام ہدا کی ہے

آواز یہ سروش کے آتی ہی وقت غور
رحمت خدا کی ہے یہی رحمت خدا کی ہے

لکھتا ہون آج وصف سراپای شاہ دین
امید سامعین سے مدح و ثنا کی ہے

یوسف درود پڑھنے لگے دیکھ لے اگر
کیا شکل واہ خامس آل عبا کی ہے

زیبندہ ہے جو اول الحمد مین الف
تشبیہ اوس سے قد امام ہدا کی ہے

رخسار پر ضیا ہین جو والشمس والقمر
تو روشنی جبین مین بہی والضحی کی ہے

قوسین کا جو آیہ ہے قرآن پاک مین
تفسیر ابروان امام ہدا کی ہے

آنکھین کسینی دیکھی ہین کب ایسی آنکھ سے
جن مین جگہ مروت و شرم و حیا کی ہے

واللیل کا جو آیہ ہے مشہور خلق مین
وہ شرح زلف خامس آل عبا کی ہے

اسطرح سے ہی صفحہ رخسار پر وہ خط
جدول سے جیسے زیب کتاب خدا کی ہے

مشک ختن مین کیا کہون زلف سیاہ کو
تشبیہ بر خلاف ہی نسبت خطا کی ہے

خط سیاہ پشت لب تر ہے بے نظیر
گویا قریب بحر سیاہی گھٹا کی ہے

زلف سیاہ مین رخ پر نور ہے عیان
خوبی نظر کے ساتھ یہ والدجی کی ہے

خوبی سے جو پاک ہین صاف کہتے ہین
یعنی شبیہ نسبت خدا کی ہے

ہین حضرت مسیح جو جان بخش مردگان
تقلید شاہ کے لب معجز نما کی ہے

کیا وصف شاہ کے در دندانکی نظم ہون
ظاہر یہ ہے کہ سلک در بے بہا کی ہے

گردن صراحی ہی عرفان ہی لا کلام
جلوہ نما ذقن مین ہی قدرت خدا کی ہے

سینہ ہے صاف کینہ و رشک و غبار سے
جا دلمین صبر و شکر و وفا و رضا کی ہے

حق سے قوی ہین زور ید اللہ کی ہاتھ مین
تاثیر شیر حضرت خیر النسا کی ہے

جاری ہی فیض دست مبارک جہانمین
ہر اونگلی موج چشمۂ جود و عطا کی ہے

پنجہ جو رشک پنجۂ خورشید چرخ ہے
تو جا ہتھیلیون مین ازل سے صفا کی ہے

جنکو نظارہ اوس لب تر کا نصیب ہو
حاجت کب اونکو خلق مین آب بقا کی ہے

ہی صاف انعکاس کف پای شاہ کا
خوبی یہ آئینہ مین جو لطف ضیا کی ہے

اعضا جو نا سے ہین کف پای پاک تک
نسبت ہر اکمین عضو رسول خدا کی ہے

شمشیر شہ کے وصف کرے کیا کوئی بیان
تشبیہ جس سے ناخن شیر خدا کی ہے

خیبر مین جبرئیل کے پر اوسنے کاٹی تھی
کافی یہی ثبوت سند لافتی کی ہے

کہتکر اوسکے غم مین ہوا ہی ضعیف و زار
صورت ہلالمین جو عیان انحنا کی ہے

بھیجا خدا نے عرش سے اوسکو بلطف خاص
یہہ تیغ زیب دہ کمر مرتضے کی ہے

گھوڑے کے وصف ہو نہین سکتی کبھی بیان
برق جہندہ کہئے کہ قدرت خدا کی ہے

صورت پری کی حور کی یا آدمی کی خو
رفتار راہوار مین بالکل صبا کی ہے

دست و قلم مصور قدرت کے چومئی
تصویر سے کہچی ہوئی گویا ہوا کی ہے

جنگاہ مین جو اسکے ہین تشریف شاہ دین
کیا دہوم چار سمت سے روحی فدا کی ہے

مشہور ہی جو پیرہن گل جہان مین
اوتری ہوئی قبا شہ گلگون قبا کی ہے

آئی ہی کیا یہ باغ شہادت کی سیر سے
بہولونسی جو بہری ہوئی بو ہوی صبا کی ہے

کہتا ہی جسکو عرش زمانے مین ہر بشر
کرسی ہی پست شاہ کے دولتسرا کی ہے

ہمسایگان شاہ یہ کہتے ہین فخر سے
کیا احتیاج سایہ بال ہما کی ہے

جو خاک راہ شاہ کو سرمہ سمجھتے ہین
آنکھون مین اونکے قدر کہان کیمیا کی ہے

جنکو غبار روضہ سرور لگا ہے ہاتھ
کیا قدر اونکے سامنے سیم وطلا کی ہے

صد شکر جو ہاتھ آگئی ہین خاک پاک کے
کیا احتیاج زایرونکو کیمیا کی ہے

کیا خاصہ بیان کرین خاک پاک کے
یعنی دوا یہ ہر مرض لادوا کی ہے

بیمار کیا کہ مردہ بہی کہائی تو جی اوٹہی
تاثیر طرفہ شاہ کے خاک شفا کی ہے

شہ کہتے تہے کہ کرب و بلا ہین کیون نہ سچ
تاثیر اس زمین کے آب وہوا کی ہے

نہر فرات مہر مین تہی فاطمہ کے آہ
پیاسے رہے امام یہ قدرت خدا کی ہے

عابد سے جو دست نہ اوٹہی تو بولی شاہ
قایمقام آہ حزین بہی عصا کی ہے

فرماتے تہے یہ شہ جسے کہتے ہین کربلا
تفسیر و شرح نسخہ کرب و بلا کی ہے

ہو کر سیاہ پوش فلک اشک ریز ہے
بارش مین کب سیاہی یہ کالی گہٹا کی ہے

چادر گری جو سر سے تو نکلا نہ آفتاب
کیا قدر واہ خواہر شاہ ہدا کی ہے

صد حیف بعد شہ کے وہی زینب حزین
محتاج بال کہولے ہوی اک ردا کی ہے

شہ کربلا مین شام سے ترکے تہی زبان
خواہش نہ آب کی ہی نہ رغبت غذا کی ہے

ڈالے تہے گہٹے بار کے غل کے پشت پر
بہوکے لئے شہ کو اتنی رعایت عطا کی ہے

رکہا جو روزہ شہ نے رضاعت کے تئین
حالت عجیب دیکہئے خیر النسا کی ہے

افسوس پانی ہاتھ نہ آیا بوقت ذبح
وہ پیاس ابتدا کی تہی یہ انتہا کی ہے

خندان بروز حشر وہ ہوگا یہی یقین
جو آج غم مین شاہ شہید اونکی با کی ہے

وصف امام پاک ہی بیحد و بیحساب
اب روک لے قلم کہ یہ ساعت دعا کی ہے

سن سنکے اس قصیدہ پر معز ونغز کو / تا آسمان بلند صدا مرحبا کی ہے

ممکن نہین کہ شمہ اوصاف ہو رقم / ممدوح نور حق ہے تو مداح خاکی ہے

ہوش و حواس گم ہین نہین فکر سے بجا / مجکو خبر ہے ہی نہ مبتلا کی ہے

کیا شہ سے مانگے کہ نہین جانتا طلب / یعنے سوال آپ ہی صورت گدا کی ہے

دینگے صلہ فراخور قدر اپنی ہی یقین / ہمت بہت بلند شہ اسخیا کی ہے

تا در خدا کے فضل سے حل ہونگے مشکلات / تائید نور دیدۂ مشکل کشا کے ہے

## مرزا رفیع السودا

ادب سے بھیجے ہے تجھپر تیرا غلام سلام / قبول ہو تیری خدمت مین یا امام سلام

تو وہ امام ہے جسپر کہ روح نبیون کی / درود بھیجے ہے دنرات صبح و شام سلام

پری و دیو و دود آدمی و جن و ملک / ہر ایک بھیجے ہے تجھپر علے الدوام سلام

جو اہل شرع کا ہے رکن وہ سدا تجکو / کرے ہی تم پہ ہمیشہ درود اور سلام

جو عرش پہ ہی مخاطب بجبرئیل امین / ہمیشہ بھیجے ہے تیرا وہ لیکے نام سلام

تو وہ امام ہے جس پر نماز کے بعد از / جو مقتدی ہو وہ بھیجا کرے مدام سلام

قبول ہو نہ عبادات روزہ دارونکی / نہ تجھپہ جب تئین بھیجے یہ صیام سلام

جناب اقدس خالق سے روحکو تیرے / ہمیشہ بھیجے ہے الشاہدین پیام سلام

رکھین ہین باب سے تیرے یہ آرزو ملکوت / کہ سرنگون ہو کرین لیکے اوس سے جام سلام

غرض زمین سے تا آسمان کی خلقت / سبھو نپہ دین تیری بندگی ہی دام سلام

تیرے وہ ذات مکرم ہے ای امام شہید / کہ تجھپہ بھیجین گے تا حشر خاص و عام سلام

یہ سودا عرض بعجز و نیاز کرتا ہے / شروع مرثیہ ہو نیکو ہے تمام سلام

## رضوان

ساقیا جلد پلا دے تو رحیق مختوم
جسکو خالق نے کیا ہی بطہارت موسوم

جسکے پینے سے بڑھی ہوش بصد جوش وخروش
تاکرون مدح حسینؑ ابن علیؑ مین مرقوم

اوسکی کیا مدح رقم ہوئی قلم سے میرے
جسکے مان فاطمۂ اور باپ علیؑ باب علوم

بھائی تھی حضرت شبرؑ تو بہن تھین زینبؑ
دوسری آپکی ہمشیر جناب کلثومؑ

جنکو ایزد نے کیا خلعت تطہیر عطا
رجس کو اونسے کیا صورت عنقا معدوم

ذات تھی شاہ شہید انکی عجب فیض خدا
مغفرت کے لئے فرمایا خدا نے منظوم

تین دن آپنے غذا سے نہوی لب آگاہ
از ازل تا بہ ابد کون ہی ایسا مظلوم

جسنے امت کے لئے سارے عزیز رفقا
نذر خالق کئے اور اپنا کٹایا حلقوم

شافع امت عاصی ہی تیری ذات حسینؑ
کھل گیا آپ پہ جسوقت یہ سر مکتوم

شکر خالق کیا اور سرکو رکھا سجدے مین
یہ دعا کی کہ میرے خالق حے و قیوم

بخشدی امت عاصی کو میرے نانا کے
جس سے ہو تجکو ولا ہی شہ مردان معلوم

ہوگیا ساری زمانے مین اندھیرا طاری
دنکو ظاہر ہوی افلاک پہ سیارہ و نجوم

شور تھا گریہ و زاری کا جہان مین برپا
واحسینا کی صدا مین تھا عجب رنج و غموم

قبل اسکے نہ فلک پر تھا کبھی رنگ شفق
ہی تیرے قتل کے دنسے یہی سبکو معلوم

خون برسا تھا فلک سے اور زمین ہلتی تھی
جب تیرے حلق پہ کہی تھا چھری قاتل شوم

برگ ریزان ہوا ہر نخل گلستان علیؑ
اسطرح ظلم کے چلتی تھی وہان باد سموم

قاتلان شہ مظلوم کو خالق نے دیا
جبۂ نار سقر اور حمیم و زقوم

ہین شہنشاہ زمین اور زمان سبط نبیؐ
عشرۂ ماہ محرم کے خلایق مین ہجوم

پہونچے روضہ پہ یہ رضوان شہ عرش نشین
زایر و محبین تیرے ہوجاؤ مین شاہا مرقوم

## مرزا رفیع السودا

سوای خاک نہ کچھ پونگا منت دستار — کہ سرنوشت لکھی ہے میری بخط غبار

چمن زمانہ کا شبنم سے بھی رہی محروم — اگر نہ روئی میرے روزگار پر شب تار

کرون مین تیز نہ دندان اشتہا ہر صبح — زمانہ سنگ ملامت سی توڑتا ہی نہار

عجب نہین ہے کہ جاتی رہی ہو دنیا سے — زبس خوشی نے کیا میرے دلسے اب ہی کنار

شراب خون جگر ہے مجھے گزک دل خویش — صدائے نالہ دل ہے مجھے ترانۂ یار

رہی نہ شیشۂ صحبت کے بیچ کیفیت — تب اوسکے سنگ سے اس سر کا توڑتا ہی خمار

زمانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب — شکست سی نہین دیتا ہی ایک آن قرار

زبسکہ دل ہی مکدر میرا زمانہ سے — بجای اشک مین آنکھونسے پونچھتا ہون غبار

کہان تلک وہ کرین روزگار کا شکوہ — کہ جسکے بخت کی سوگند کھائی ہی ادبار

دلا تو اپنے غم دل کو اب غنیمت جان — بدل خوشی سی اسی دور مین نکر تکرار

جو گوش ہوش تو رکھتا ہی تو برابر ہے — صدائے نغمۂ داؤد و نالۂ دل زار

کسی سے غم دل یون نہ لیگیا دوران — کہ شادی مرگ کیا ہو نہ اوسکا آخر کار

تو سادہ لوحی سے ایدل جہانکی ہی کج فہم — کرے ہی راستی اپنی سے ہر زبان گفتار

مین حرف حق کو سنا ہے زبانی منصور — کہ راست گو کو زمانہ مین کھینچتے ہین دار

عجب نہین ہے کہ ہی ابلیس اس سبب مخفی — کہ ہو جئیگا عجب مردم جہانسے دوچار

شب گذشتہ نپٹ درد سے مین تہا بیتاب — گذر گیا چمن فلک کے طرف ناچار

ثنا مین ایک غزل بلبل طبیعت سے — کہ لخت دل گری آنکھونسے اب ہزار ہزار

**مطلع**

سنو مجھ سے کدہر ہی خزان کہان ہی بہار — کہ بلبل قفسے کو ہی گل سے کیا سروکار

عجب نہین ہے کہ باد سموم ہو جائے — نسیم گر کرے یکدم میرے چمن سی گذار

نہین ہے شادی منعم چمن مین دنیا کے
کہ گل ہنسے ہی گریبان پیرہن کو پہاڑ

کہان بہار کہان ساقی اور کہان ہے شراب
کہان مغنی و مطرب کدہر ہے ناخن و تار

فلک کے ہاتہ سے اتنی ہی وارہی نہ ہی
کہ خوب روی گا دل کہول کر پکار پکار

شکستگی سی مجہے دلکی یون ہوا معلوم
فلک نے گوشہ خاطر کو ہے کیا مسمار

پڑا پہرے ہی اسی فکر مین سدا ظالم
کسو طرح سے کسو دلکو دیجئے آزار

رکھے ہے مجہ سے خصوصًا عداوت قلبی
خیال خام کو یون دیکے اپنی دلمین قرار

کہ خاک کرکے اسی ہند مین بناؤن گا
چراغ بتکدۂ وحشت خانۂ خمار

کدہر خیال کو اب لے گیا ہی یہ بی مغز
زلبس پہرا ہے سر اوسکا ہوا ہی گرفتار

دکہاؤنگا اسی اب مردیون کرین ہان عزم
مشیت ازلی ہی جو ہو وہی ہمسے برار

تورہ و سیاہ کر اس ہند کا کوئی کہین
اوسی دیار کے گلیونکا ہو جئے گا غبار

جہانکی خاک کا ہی یہ شرف عجب کیا ہی
کہ فخر عرش ہی گر ہو وہان وسکے قرب وجوار

جہانکی مرگ کو کہتا ہے خضر عمر ابد
خدا نصیب کرے مجکو زندگے یکبار

جو کچہ کہ مجہ سے سنے صدق سے تو باور کر
محمدی سے فرنگی ہو جو کرے انکار

خدا نخواستہ گر آسمانکی گردش سے
قضا طبیب ہوئی گر مسیح ہو بیمار

فلک سے اوسکو ملایک کی آگی وہان ہین وین
جب اوس دیار کے جاروبکش ہے منت دار

اگر وہ خاک دے اوسکو شفا کی نیت سے
قضا قضا ہی کرے ٹک اگر کری تکرار

ہی اسقدر وہ زمین فخر سے ہی مالا مال
کہ جسکے راتکی آگے نہین ہے دنکو قرار

اسی ہی غم سے جہانمین ظہور کرتے ہی صبح
ہمیشہ پنجۂ خورشید سے گریبان تار

ہوا کے وصف مین اوسکے گر لکہو یہ غزل
میرا سخن رہے سرسبز تا بروز شمار

## مطلع

زبس ہوا کو تراوت نی وان کیا ہی نثار
شرار سنگ مین ہین یہ شکل دانہای انار

گر اوس طرف سے صبا ہو کے جای ہمت مین
نہو سوائے زمرد عقیق وان زنہار

جو نخل خشک کے تصویر کہیچیے وہان نقاش
ہر ایک شاخ وہین سبز ہو کے لای بار

عجب نہین ہے کہ ہو اس ہوا سی دانہ سبز
اگر زمین پہ گرے ٹوٹ سبحۂ زوار

غرض مین کیا کہون یارو چمن مین قدرتکی
عجب ہے لطف کے اوس قطعۂ زمین پہ بہار

یقین دلکو اگر ساکنان جنت سے
جو کوئی سیر کرے اوس دیار کا گلزار

زبس تماشی سے آنکہونکو وہان نہو سیری
پلک کو موندنا نرگس کیطرح ہو دشوار

اونہونکی نظرون مین ہوگی بہشت کے کیا قدر
جنہین ہی مسکن و ماوا کیواسطے وہ دیار

بہشت عرض کرین یہ جناب اقدس مین
عجب نہین کہ اسی شرم سے برو نہ شمار

جو کربلا کی ہین ساکن اونہونکو ہو یہ امر
سوای عرش نہ بہیجے کسی طرف کو گذار

تیری تو ذات پہ روشن ہے جزو کل کا حال
بہلا ہی پردہ ہمین یہ کہنی جنتونکا وقار

غرضکہ دیکہ کے اسجا سے مرتبہ کتنین
لگا زمین سے کرنی فلک یہ استفسار

خبر دی اسکی مجھے ای زمین کہ تجہ مین سے
ہوا ہی کسلئے اوس خاک کا یہ عز و وقار

دیا جواب زمین نے کہ ای فلک ہیہات
نہ پوچھیو مجھہ سے تناسب اسی تو دیگر بار

نہین ہی خاک وہ ہی آبروی آب حیات
نہین ہے خاک وہ کحل الجواہر الابصار

اگر نہ چشم کواکب کو پہنچے اوسمین سے
نکر سکے شب تاریک بیچ نور فشار

مجھے ہی نسبت اوس خاک سے کہان جسمین
ابو تراب کے فرزند نے کیا ہے قرار

امام مشرق و مغرب شہ زمین و زمن
رموز دان خدا و ندیجہ اسرار

زہی امام کہ جز خاک در سے یہ جسکے
قبول ہو نہ کبہو سجدہ نماز گذار

اگر نہ ہو قلم صنع ہاتہہ مین اوسکے
تو لوح دفتر قدرت مین فرد ہو بیکار

مہندسین نے قضا اپنے ہندسونسے اگر
سوای مشورت اوسکی جسبی لکہین یکبار

عجب نہین ہے کہ نکلے نہ تا دم محشر
زبان خامہ سے کچھہ لفظ غیر استغفار

خدا نخواستہ دیوے چہار عنصر مین
گر اوسکی راے بدلتا طبیعتونکو قرار

ابہی فنا کری منفذ ہوا کا ذرہ خاک
نچہوڑے پانیکا قطرہ جہان مین ایک شرار

گر اوسکا حلم اوٹہاوی جہانسے رشتہ کفر
مجال کیا جو مسلمانی مین رہی زنار

یقین تو جان کہ میزان عدل مین اوسکے
ہوا ہے دانہ خردل برابر کہسار

اوسیکے عدل سے ہی یہ چیونٹی کے حضور
مجال کیا ہے کہ دم مارے اژدر خونخوار

شکوہ خیمہ کا اوسکے بیان کرون لیکن
کہان خیال کو ہی پوہنچنے کا وان تک بار

کہ جسکے دیکہہ کے رفعت فلک ہے چکر مین
اوسیکے بوجہ سے ہی صفحۂ زمین کو قرار

نہین ستاری ہین یہ بلکہ لوٹتا ہے گا
اسی حسد سے انگارونپہ چرخ لیل و نہار

گرے ہی عرش اوسے اپنے جبہہ پر صندل
گر اوسکے فرش کا جاروبسے اوٹہی ہی غبار

کمیت خامہ نے اب اوسکے وصف گلگون مین
کیا ہے صفحہ کاغذ کو تختۂ گلزار

چمن مین صنع کی جسکے سبکروی آگے
کبہو نہ ایک قدم چل سکے نسیم بہار

غرض وہ گرم عنان ہو کے کب چمکتا ہے
نہین پوہنچتے ہی برق اوسکے گرد نور نہار

بیان جلدیکا اوسکے کہان تلک مین کرون
ملک کو جسکے سواریکا عزم ہو دشوار

چڑہا براق کے راکب نے دوش پر اپنے
سکہای جسکو سواری ہی ہوا و سپہ وار

امیدوار ہون غیبت سے اب بلا مجکو
حضور یا خلف الصدق حیدر کرار

کہے ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
عدم مین کفر سدا یاد کر تیری تلوار

مقابلہ سے کمانکے تیرے عدو تیرا
کبہو نہ تہہ سکے زور بنر دکرگے فرار

جہان نہ پوہنچے ہے تیر خیال کا پیکان
گرے ہی وہانسے گذر تیرے تیر کا سوفار

تیرے دیار کے چیونٹی کے زور سے شاہا
کہان زبانکو ہی طاقت جو کیجئے گفتار

امور سلطنت اوسکے بغیر مرضی کے
جو ہو وین لاکہہ سلیمان نکر سکین نہ ہزار

نمط حباب کے قالب تہی کرین دریا — گرین جو اونپہ تیرے آتش غضب سے شرار
بیان حلم کا تیرے مین کیا کرون ہیہات — تو ہی گواہ جو کچہہ تجہہ سے ہو چکا ہموار
کرین ہین نہ ورق آسمان کو تا ہے — شہا اگر تیرے بخشش کا کیجیے طومار
بہر از بس شکم حرص جود نے تیرے — نہین اب اوسکے تئین در د امتلا سے قرار
گہر ہنون جو تیرے ابر فیض کے آگے — گرے نہ گر عرق انفعال ابر بہار
نگاہ فیض تیرے کیمیا اثر سے تئے — اگر وہ ہو کرۂ خاک کیطرف یکبار
نہ نکلے کانسے فولاد تا ابد ہرگز — عجب نہین ہے بغیر از طلا و دست افشار
شہا ہمیشہ تیرے بندگان عالی کے — جہا مین ہی سودا رکہے ہے عرض چہار
چہار عرض سے اب عرض اولین یہ ہے — کہ ہنین ہیچ پریشان نہو یہ مشت غبار
صدف نعال مین اپنے بلا کے دی جاگہ — کہ نو یہ معرفت اوسکے تئین ہو شمع قرار
سوائے خاک در اپنے سے اوسکو یا مولا — دویم ہے یہ تو کسی در سے اب ندی سرکار
سوم اگرچہ سراپا ہے جوہر ذاتے — ولی ہمیشہ تہے دست ہی برنگ چنار
چہارم آنکہ ہمہ دوستان بہر دو جہان — قبول ہو وین بحق ائمہ اطہار
رہے فلک پہ مہر جب تلک قایم — جدا نہو سر اعدا سے ہیکل ادبار

## منقبت جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

### ملتمس میر مظفر علی اسیر

ربع مسکون ذرہ صحرای زین العابدین ع — ہفت گردون قطرۂ دریای زین العابدین ع
مثل قمری ہین فلک شیدای زین العابدین ع — سرو جنت قامت بالای زین العابدین ع
ہی زمین مردمہ مینای زین العابدین ع — گنبد گردون کف دریای زین العابدین ع

رشتۂ عقد گہر دیکھا تو ہمنے رو دیا
یاد آیا آبلون مین پای زین العابدینؑ

حور و غلمان اپنی چہرون پر ملین غازہ کیطرح
ہاتہ آجای جو خاک پای زین العابدینؑ

خانہ باغ رفعت مولا ہی جنت سے سوا
رشک رضوان ہی چمن پیرای زین العابدینؑ

پیش طاق لامکان ہین یے شب معراج مین
پردہ ہای دیدۂ بینای زین العابدینؑ

چشم وحدت سے جو دیکھو فی الحقیقت ایک تہے
جامی احمد جامی حیدر جامی زین العابدینؑ

ہاتہ رکسی کے رگڑسے جب چہلی حیران ہوے
دیکہکر موسی ید بیضای زین العابدینؑ

آفتاب دین ہوا جب کربلا مین زیر خاک
روز روشن تہا شب یلدای زین العابدینؑ

جسکو موسی طور سمجہے تہے تجلی کے چمک
تہے شعاع آفتاب ای زین العابدینؑ

ہے ازل سے دعوی یکتای اللہ پر
شاہد عادل قد یکتای زین العابدینؑ

خاک نعمتہای دنیا پر کہ تہے روز ازل
گندم بریان من و سلوای زین العابدینؑ

سامنا اللہ سے ہوتا ہی جب وقت نماز
آنکھین بنجاتی تہی سب اعضای زین العابدینؑ

کیا دولہن تہی شہربانو واہ کیا دولہا حسینؑ
درمیان آئینہ سیمای زین العابدینؑ

ہی جو عالی ظرف مست بادۂ خم غدیر
جانتا ہی نشۂ صہبای زین العابدینؑ

گلشن اسرار خالق مین ہین ہنگام بیان
طوطی گویا لب گویای زین العابدینؑ

دی خدا جسوقت زین العابدین اونکو خطاب
کیا ہو طاعتمین کوہی ہمتای زین العابدینؑ

ہو فصاحت مین وہ سحبان سے سوا حصہ سوا
گنگ کے جانب جو ہو ایمای زین العابدینؑ

مہر کہتے ہین جسے اک گل ہے اونکے باغکا
ماہ بہی ہے لالۂ صحرای زین العابدینؑ

نصف ظلمت کو گیا اور نصف سوے زنگبار
ہوکے دو ٹکڑے دل اعدای زین العابدینؑ

جلوہ گاہ رفعت واجلال مین وقت خرام
عرش بہی تہا فرش زیر پای زین العابدینؑ

کون گلشن مرگ خضر سے نہین ماتم سرا
ہی لب ہر برگ گل پر ہای زین العابدینؑ

نوح و آدم کی گواہی سے ہوا ثابت اسیر
اشکباری مین جو تہا دعوای زین العابدینؑ

## مرزا کلب حسین خان نادر

مہر تابندہ اوج کرم و عز و شرف — حجت خالق و ہمنام شہنشاہ نجف

کیا عجب پیر فلک خم ہے جو بہر تسلیم — عرش پر جبکہ ہین مجرای ملک باندہ کی صف

باپ شبیر چچا شبر و حیدر دادا — کسکو آفاقمین اسطرحکے حاصل ہین شرف

سنگ اسود نے گواہی دی امامت کے لئے — بسکہ اوس سرور ذیجاہ کے حق تہا بطرف

شرم سے باغ مین پہلکے نہ آگے آئے — سرو جو غورہ کرے قامت موزونکیطرف

خط نہین زیب وہ روی لکتا ہے ہرگز — پر طاؤس کو رکہا ہے میان مصحف

یون ضرورت صفت شہ کے ہی مداحونکو — آب نیسانکی ہو جسطرح سے محتاج صدف

مدح سلطان زمانہ مین ہین سب گرم نوا — دہل و کوس و جلاجل نی و طنبور و دف

شاہ پر ختم عبادت تہی کہ ہنگام نماز — رخ رہا قبلہ کیجانب کو تو دل حقکی طرف

پانی کیا حلقسے اوس شہکے اوترتا ہائے — جان لی آب سے شبیر نے جسکی ہو تلف

کربلا مین نہو کیون کرب و بلا حضرت کو — تہا وہ میدان بلا خیز بلا آب و علف

رتبہ عرفانکی تہی روز ازل سے حاصل — رمز توحید کی تہی سرور عارف اعرف

ہمسری آپکا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہے — شہ فضایل مین ہوئی فخر رسولان سلف

یون دعا آپ کی مقبول ہوا کرتی تہی — تیر جسطرح سے ہوتا ہے رسا تا بہ ہدف

بار اندوہ سے کیون قد نہ کمان ہوجاتا — تیر جور و ستم و ظلم کے تہی شاہ ہدف

زلف والیل تو والفجر سے بہتر تہی جبین — ابرو بسم اللہ و رخسارہ کتابی مصحف

رخسے جو دعوی کیا اوسکے سزا یہ پائی — روی مہ پرنہین بیوجہ نمایان ہی کلف

چاہ زمزم تہی ذقن سبزہ نوخیز وہ خط — پارۂ لعل تہی لب دانت ہر اک درنجف

دانتونکو ماہی کے دریا مین جو گلی پھیلکے — ہوگئی گوہر شاہوار سے لبریز صدف

پاؤن میدان سے اوٹھ جائین نہ ٹہری ہرگز — دیکھہ لے لشکر اعدا الٰہی مژگانکی جو صف

دیکھیے نسبت اوسی بالونسے اوس شاہ کی کیا
یہ کف پای مبارک کو شرف حاصل تھا
یون عدو بہاگتے تہے شیر سے جیسے روباہ
یون جما تہا دل صافی مین غبار غم و رنج
مال قارونکی خزانین نہ کیون ہو معدوم
غوطہ زن بحر الم مین جو رہا کرتے تہے
مال دنیا کے نہ کچہہ قدر ہوی سرورکو
شام کی راہ مین پیادہ جو چلے تہے حضرت
فیج ہونا شہدا کا جو رہا یاد مدام
کیا اثر تہا کف دست شہ دین مین الہواہ
ہوتی کیا فکر عطش دشت بلا مین شہکو
ہوگئے عابد ذرہا دہت سے لیکن
باقر علم نبی جانتے ہین سب اوسکو
رتبۂ عالی سرور کہی کیا کوی بیان
خاتمہ خوبیونکا حقنے کیا ہے شہ پر
رتبۂ تفضیل کے بخشے ہین خدانے شہ کو
کہاتے تہے نان جوین مثل علی ال علا
مغفرت حشر مین ہو اوسکے نہین ہے ممکن
شاہ کے رتبہ شناسی مین کمی کرتے تہے
اب دعا مانگے کر ختم قصیدہ مداح
دوستدارونکی گران قدر رہین تا بابد

سنبل باغ ہے اک کا سیاہ الست
ہوگئے لعل و گہر آپکے پامال خذف
آب سیدا انہین آتی تہے اگر تیغ بکف
ماہ کے جرم مین جسطرح سے ہوتا ہی کلف
سیم و زر کا ہی کف شاہ سے ایسا مصرف
گوہر اشک سے پر رہتے تہی آنکہونکے صدف
لعل و گوہر کو نہ سمجہا کبہی مانند خذف
زخمی کانٹونسے ہوا جسم لطیف الطف
بہول کر بہی نہ کبہی جاتی تہی جسکے کیطرف
سنگریزہ کو کیا مس تو ہوا در نجف
حورین دکہلاتی تہین جام مے تسنیم بکف
شاہ سا ایک بہی گذرا نہ بایام سلف
تہا محمد شہ دین کا جو وہ بالصدق خلف
عرش سے زینۂ ایوان ہی بلند و اشرف
حسن مین یوسف کنعانسے بہی تہا اشرف
کرسے کا پایا نہ کیون عرش سے ہوی اشرف
آپکا دہیان نہ تہا لذت دنیا کیطرف
بغض جو دلمین رکہے اوسکے ہو تقدیر میں خسف
اعتقادات مین جو لوگ کہ تہی مستضعف
صدق نیت سی اوٹہا ہاتہ کو گردونکیطرف
دشمنان شہ دین ہوئین سبہ عالم مین خسف

جنتی ہو مین اور کی ہین جای تشکیک     شاہ کے غم مین اگر کوی کری جان تلف
یہ دعا شاہ ور مدح کی ہے اب شاہا     دشمنون پر ہو ظفر یہ شیعیان اضعف
منت سے جای زیارت کے لئی آنکھو سے     دفن ہونیکے لئی ہاتھ لگے ارض نجف
آپکے قبہ عالی سے کے زیارت ہو نصیب     روضہ پر جای نبی کے جو مدینہ کیطرف

## رضوان

یون امالی مین ہے روایت سے کے     اسکے زہری نے ہی حکایت سے کے
مین تہا اک دن حضور زین عباد     ایک شیعہ نے یہ شکایت کی
چارسو اشرفی کا ہون مقروض     فکر نے اوسکے غیر حالت کی
فضل حق سے ہے کثرت اولاد     ہے مجھے طاقت نہین کفالت کی
سنکی مومن کے حال عسرت کا     سرور دو جہان نے رقت کی
زہری نے عرض کی کہ اے مولا     آپنی اپنے کیون یہ حالت کی
شہ نے فرمایا سن کے حال اسکا     رنج نے دل مین یون سرایت کی
پھر کہا شاہ دین نے ای بہاے     شکل گم ہے روا ے حاجت کی
اوسی جگہ ایک دشمن دین تہا     اوس نے سنکر یہ بات حضرت کی
اپنے جلسہ مین جا کے ذکر کیا     بات شیعون مین ہے قیامت کی
ہین کبھی مالک زمین و زمان     اور شکایت کبھی ہے دولت کی
جب سنا اس سخن کو سایل نے     دشمن دین نے جو شماتت کی
عرض کی یا امام دین سجاد     طعن کے دشمنون نے شدت کی
سن کے فرمایا شاہ دین نے اب     حق نے تیرے روای حاجت کی
صوم سے تھے جناب شام کیوقت     نان افطار آے حضرت کی

نان افطار بخش کر اوس کو
لے لیا اوس گدا نے اوس نان کو
اور بازار میں گیا وہ غریب
دیکھ کر اک دوکان ماہی گیر
نان افطار دیکے اوس سے کہا
اوس نے روٹی کو لیکے اوسکے عوض
اوسکی برکت نے رنگ دکھلایا
جب مکان پر گیا وہ ماہی گیر
اوس نے خوش ہو کے نان بھی دیکے
جیک مچھلے کو اوس نے چاک کیا
بطن ماہی سے ایک گوہر نکلا
وہ گدا اس قدر ہوا پر زر
خادم خاص نے گدا سے کہا
دیدے اب نان جو یہ تجھکو
دیدے سایل نے روٹی خادم کو
شاہ نے شکر کرکے نوش کیا
دیکھ لیں مومنین فیض امام
کیا ہے مذکور قرض سایل کا
اس قدر ہو گیا وہ مالا مال
معجزہ شہ کا لکھ چکا رضوان
یا شہ انس و جن وصلے خدا

شاہ دین سے روائی حاجت کی
کیونکہ رکھتا تھا ہو کے شفقت کی
تا کہ مشکل رفع حاجت کی
اس نے بھی مچھلیوں پہ رغبت کی
ایک مچھلی دی اسکی قیمت کی
ایک مچھلی اوسے عنایت کی
بیچکر مچھلیوں کو فرصت کی
ساتھ سایل نے بھی رفاقت کی
اور کہا مچھلے سے رعایت کی
پیٹ کی صاف سب غلاظت کی
حد نہ تھی جسکے کوہی قیمت کی
انتہا جس کی تھی نہ دولت کی
حق تعالی نے رفع حاجت کی
ہے غذا خانۂ رسالت کی
جسکی ہی اوس نے پیش حضرت کی
اور کی مدح رب کی نعمت کی
دے کے اک نان کیا سخاوت کی
انتہا تھی نہ اوسکے ثروت کی
ہو گئے دو ہزار اوسکے دولت کی
اب جگہ ہے یہ عرض حاجت کی
قرض خواہوں نے مجھ پہ شدت کی

جلد کیجئے روا میرے حاجت ۔۔۔ مضطرب ہو کے ہی شکایت کی
دین میرا ابھی یون ہے کیجئے ادا ۔۔۔ جیسے سایل کی ہے حمایت کی
دین ابھی ہوا ادا نہ ہو کچھ دیر ۔۔۔ ہو اگر ایک نظر عنایت کی
قرض سے جلد رستگاری دے ۔۔۔ کر نظر مجھ پہ عین رحمت کی

## منقبت جناب حضرت امام باقر علیہ الصلوۃ والسلام

### بصنعت غیر منقوط مرزا کلب حسین خان نادر

اہل ہمم امام محمد علم ہوا ۔۔۔ اوس کا مدام دل کو ملال و الم ہوا
عالم مدام مادح رحم و کرم ہوا ۔۔۔ اس طرح کا وہ حاکم ملک ہمم ہوا
دادا امام عصر ہوا اوس امام کا ۔۔۔ وہ لا کلام سرور ملک کرم ہوا
اہل دول گدا ہر ایک اوس عہد کا رہا ۔۔۔ اس طرح کا وہ سرور اہل ہمم ہوا
سرآمد و رہبر و سردار و سرگروہ ۔۔۔ اہل دل اہل علم و عمل اور کرم ہوا
رحم و کرم عطائے ہمم کا مدار کل ۔۔۔ اہل عطا و اہل کرم اور حکم ہوا
ممدوح امام دہر سراک کا رہا مدام ۔۔۔ اس طرح کا وہ راحم حال امم ہوا
کار عطا و مہر رہا اوس امام کا ۔۔۔ واللہ مدام داور رحم و کرم ہوا
لعل و در و طلا کو رہا حکم کل مدام ۔۔۔ اس طرح کا وہ اہل عطا و کرم ہوا
حلم و عطا و رحم و کرم عدل و داد و مہر ۔۔۔ معصوم امام عہد کو کار اہم ہوا
محکم وہ حکم سرور معصوم کا رہا ۔۔۔ اوس کا عدول ہر کلمہ گو کو کم ہوا
اسرار کا وہ عالم کامل رہا مدام ۔۔۔ اہل علوم کو علم اوس کا علم ہوا
محمود ہر گروہ وہ حامد اللہ کا ۔۔۔ اس طرح کا امام وہ اہل کرم ہوا

کس طرح مورد کا ہو دل یار کو گلہ | عادل امام عہد محمد علیم ہوا
حامد الہ کا وہ رہا ہر سحر مدام | واللہ مال و ملک کو دل داد کم ہوا
اس طرح دور دور عدو کا رہا مدام | صد آہ اوس امام اسم کو الم ہوا
اللہ کا مدام رہا مورد کرم | حاسد ہوا سو رہبر و ملک عدم ہوا
محسود مہر حسود وہ مولا رہا مگر | اللہ کا وہ مورد رحم و کرم ہوا
اوسکا حسد رہا دل حاسد کو گو مدام | حاصل مگر حسود کو واللہ الم ہوا
مورد رہا ملال و الم کا وہ کل عمد | صد آہ آہ مہلک معصوم سم ہوا
سرگرم مہر و رحم امام ہدا رہا | نادر عدو کو گو کہ ملال و الم ہوا

## منشی میر مظفر علی اسیر

اہی خوشا نام خوش انجام محمد باقر | کہ محمد بھی ہین ہمنام محمد باقر
شامل حال یہ تائید خدا تھی کہ ہوا | بہتر آغاز سے انجام محمد باقر
ہاتھ مین کاتب قدرت نے اوٹھایا جو قلم | لوح پر جلد لکھا نام محمد باقر
چہچہی کرتے ہین جبریل بھی بلبل کیطرح | دیکھکر چہرۂ گلفام محمد باقر
ماہ و خورشید تو کیا اور ملایک شب روز | پھرتے ہین گرد در و بام محمد باقر
کہتے ہین اہل جہان جوہر اول جسکو | وہ بھی ہے جوہر صمصام محمد باقر
جانتے طور کے چوٹی سے نہ کم اوسکو کلیم | دیکھہ پاتے جو لب بام محمد باقر
دلمین آتا تھا وہی تھا جو خدا کو منظور | کم نہ تھا وحی سے الہام محمد باقر
غم کونین سے آزاد رہا کرتا ہے | بستۂ زلف سیہ فام محمد باقر
مہر آتا ہے جو ہر صبح نظر گردون پر | ہے یہ آئینہ حمام محمد باقر
انجم افلاک کو حضرت نے دی خاک کو بھول | ہے برابر کرم عام محمد باقر

پھر بہر یاد خدا سے گئے غافل ہو گئے | یون ہی گذری سحر و شام محمد باقر
جسکو کہتے ہین صلواۃ وہی حضرت کا سرمایہ | بنے اذان کسی اب نام محمد باقر
وہ یہ کہتے تھے وہ حضرت جو زیادہ اکتا تھا | حق کے احکام سنے احکام محمد باقر
روح ایمان ہے جو ایمان ہے محبت مولا کا | جان اسلام ہے اسلام محمد باقر
علم کے بحث مین رہ رہ گئے سارے علما | سب ہوئے مورد الزام محمد باقر
رتبہ مومن کا سلیمانکو ابہی ہاتھ آئے | ہو اگر نقش نگین نام محمد باقر
لذت بادہ عرفان سے وہی واقف ہے | جو ہوا جرعہ کش جام محمد باقر
انکی جا بخشی جان ایک ہی مشکل سے ہے | صدق دل سے جو لیا نام محمد باقر
عاقبت زہر سے حضرت نے شہادت پائی | کیا کہون تلخی ایام محمد باقر
خو کر فقر تھے ایسے کہ رہا تا دم مرگ | بوریا بستر آرام محمد باقر
خلد مین ساقی کوثر سے کہونگا یہ امیر | مین بہی ہون جرعہ کش جام محمد باقر

## رضوان

ہی امالی مین یا دن سے یون مرقوم | جو محمد جہان مین ہین ہو موسوم
کرتے ہین اس خبر کو یون تحریر | ایک شاعر تہا اسم نا معلوم
خدمت باسعادت باقر | اوسپہ گویا تہے ہو گئے ملزوم
یون وہ رہتا تہا شاہ دین کے حضور | جیسے رہتے تہے خادم و مخدوم
ایک دن اوسنے عرض کی شہ سے | دوستی کا سبب نہین معلوم
ظاہرا علم اور فصاحت ہے | جس سبب سے ہوا ہون مین محکوم
مجھسے بڑھکر کوئی نہین دشمن | سب کو ہے دشمنی میرے معلوم
یہہ جو کثرت سے تہے آمد و شد کے | اس مین بہی اک نفاق تہا مکتوم

سن کے حضرت براہ لطف وکرم — اوسکے بازونکو کرتے تھے مفہوم
اتفاقاً وہ ہوگیا بیمار — اور طبیبون کا ہوگیا محکوم
اس طرح کا مرض شدید ہوا — کہ دوا کا اثر ہوا معدوم
اوسکے جب جانکنی کا وقت آیا — وارثون سے کہا جو تھا مکتوم
اور کہا جس گھڑی مین مرجاؤن — عرض کرنا بخدمت معصوم
آپ پڑھیئے نماز میت پر — تا کہ بخشے گناہ میرے قیوم
الغرض جس گھڑی وہ فوت ہوا — اور حال اوس کا ہوگیا معلوم
عرض کی وارثون نے حضرت سے — اوسپہ پڑھ دیجئے نماز یا معصوم
شہ نے فرمایا وہ تو زندہ ہے — حال اوس کا تمہین نہین مفہوم
کہ کے یہ شاہ دین نے کرکے وضو — ہوگئے محو طاعت قیوم
رات بھر ذکر کبریا مین رہے — جب ہوی صبح کی جہانمین دھوم
تب اوٹھے شاہ اور وہان آئے — تھا جہان پر وہ شاہ معلوم
دیکھ کر اوس کے لاش کی جانب — نام لیکر پکارا وہ معصوم
سنتی ہے اوسنی یہ جواب دیا — میری آقا گزیدہ قیوم
کچھ سویق اوس کو پھر دیا شہ نے — تا کہ وہ کھائے اور ہو مطعوم
کھاکے اور کرکے شکر رب اوسنی — کان مین شاہ کے کہا مکتوم
تیرے صدقے سے جان تو پائی — ہے ملک تیرا تابع ومحکوم
تو ہے بیشک امام ابن امام — اور ہے عالم جمیع علوم
تجھ مین اعجاز ہین مسیحا کے — اور امام اور ہین ملک ماموم
ختم کرکے حدیث ای رضوان — کر دعا پیش خالق قیوم
دوستونکو ملے شراب طہور — دشمنون کو نصیب ہو زقوم

## منقبت جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مرزا کلب حسین خان نادر دہلوی

مدح مین دل زمزمہ پرداز ہے — طائر قدس آج ہم آواز ہے
نطق کے قوت ہے جو حاصل مجھے — حضرت صادق سے یہ اعجاز ہے
مخبر صادق کے ہین صادق پسر — دیکھئے کس مرتبہ اعزاز ہے
جسکہ مین ہون طوطئ ہندوستان — خامہ میرا بلبل شیراز ہے
مدح مین کس طرح سے ہے نغمہ زیر — صوت ہے خامہ مین نہ آواز ہے
آپ ہین اس مرتبہ عاجز نواز — بستر صعوہ پر شہباز ہے
واقف اسرار وہ کیون کر نہو — مونس شہ جو کوئی ہمراز ہے
عہد مین اوس شاہ کے ہی عدل و داد — کوئی نہ مفسد ہے نہ غماز ہے
ورد جو کرتا ہے وہ نام بزرگ — پھر اوسے کیا حاجت احراز ہے
فاختہ کہتی ہے وہ قد دیکھکر — سرو سے بالا ہے یہ طناز ہے
صاف ہین دندان در شہوار سے — لعل سے لب رنگ مین ممتاز ہے
دیدۂ حق بین سے ملے ایسے کہان — نرگس گلزار کو کیون ناز ہے
ساق کی پابوسیان کہین ہین بہت — شمع جو محفل مین سرافراز ہے
آئینہ روکش کف پا سے ہوا — خوبے پر آب اپنی اوسے ناز ہے
وہ ید بیضا نے نہ پایا شرف — آپکے تلوؤن مین جو اعجاز ہے
ہین جسے پابوس کے حاصل شرف — خلق مین وہ شخص سرافراز ہے
کبک کے ہوتے نہین کچھ پیش رفت — چال مین اوسکے عجب انداز ہے

قوس کے رہنے کو تو گوشہ ملا — تیر کو حاصل سپر پرواز ہے
زہرسے شہ راہی جنت ہوئے — چرخ بھی کیا تفرقہ پرداز ہے
شوق یہ ہے زایر حضرت میں ہون — دلمین نہ کچہہ حرص ہے نہ آز ہے
سنکے ان ابیات کو بولے فہیم — طول سے بہتر کہین ایجاز ہے
زخم نہ کیون سینۂ اعدامین ہون — نیزۂ خامہ جو سرفراز ہے
مدح جو دو بحرون مین موزون ہوئے — فکر پر اپنے مجھے اب ناز ہے
کیون نہوا نادر مخزون خراب — دشمن مغرور جو غماز ہے

## منشی میر مظفر علی اسیر

سخن آیات مین ہون کیون نہ صادق جعفر صادق — بریب کعبہ مین قرآن ناطق جعفر صادق
جہان طوفان شور انگیز کشتی شرع پیغمبر — خدا ہے ناخدا باد موافق جعفر صادق
مسیحا نوح اسمٰعیل یوسف حضرت موسیٰ — کہین اعجاز مین ہین سب سے فائق جعفر صادق
وہی تمکین وہی آئین وہی اعجاز پیغمبر — نبی کی جانشینی کے تہے لائق جعفر صادق
ہلال ابرو تو عارض مہر جبہہ بدر خال اختر — غرض سر تا قدم ہی نور خالق جعفر صادق
بجا ہی آفتاب آسمان برتر سے کہنا — کہ مغرب سے ہی روشن تا بمشرق جعفر صادق
نتیجہ چار شکلونکا فقط تحصیل حاصل ہے — اگر ہون ملزم ارباب منطق جعفر صادق
سمجہی کیا نگاہ پاک مین معشوقۂ دنیا — خدا کی ذات کے ہین ولسی عاشق جعفر صادق
خدا کا عشق کامل تہا کیا تہا ترک دنیا کو — کوئی ہوتی تہی پابند علائق جعفر صادق
وہی فرماتی تہی سب سے جو حضرت کا ارادہ تہا — زبانکو وسے رکہتی تہی موافق جعفر صادق
نجابت بہی شرافت ہے عبادت ہے شجاعت ہے — امامت کے خلافت کی تہی لائق جعفر صادق
محبونکو رہے اندیشہ کیا روز قیامت کا — جو بخشش کا کرین اقرار واثق جعفر صادق

[illegible] رزق سب عالم کو ملتا ہے
حقیقت مین ہین دست رب رازق جعفر صادق

ہوا تھا عہد جو روز الست اونکو بجا لائے
رہی ثابت سے وعدہ پہ صادق جعفر صادق

نمایان ہین جو ہادی اوپر ذرہ ذرہ حال عالم کا
جو مغرب مین طلوع کریں حال مشرق جعفر صادق

غیر اہل نظر کو ہو نہ پستی و بلندی مین
کرین جو دو طبق کو گر مطابق جعفر صادق

کتابونکی ذرا حاجت نہتی وقت بیان اونکو
کہ تہی خود دفتر احوال سابق جعفر صادق

نہیا دق ہین چشم کور مادرزاد کو حضرت
تہ [illegible] گنگ کو کرتے ہین ناطق جعفر صادق

بلا تأمل جباہی فرمان جب زبان پاک سے نکلے
اشارہ کین کرین دفع صواعق جعفر صادق

کسیکو ہو ذرا اندیشہ تو دل جعفر نکاد کر جاکے
خدا کی خلق پر ایسے ہین مشفق جعفر صادق

ظہور روشنی عالم امکانکی باعث ہین
برنگ آفتاب صبح صادق جعفر صادق

اسیر ایسی زیادہ گوئی محشر مین وسیلہ ہی
کہ ہین مختار عالم عیش خالق جعفر صادق

## رضوان

ہے بخرایج مین اسطرح تحریر
ابن مہران تہا ایک با توقیر

ساکن ارض ما وراء النہر
شیعہ خالص جناب امیر

صاحب جاہ اور حشمت تھا
اور رکہتا تھا وہ زر و جاگیر

جب ہر ایک سال حج کو آتا تھا
ایک ہزار اشرفی و مال کثیر

بہر نذر امام دین صادق
گہر سے لاتا تھا وہ بلا تقصیر

اوس کی زوجہ کہ مومنہ تہی کمال
اوس نے بہی پارچہ بغیر کثیر

مول لے لیکے جمع رکہے تھے
تاکہ حضرت کو دی وہ نذر حقیر

عرض کی اوسنے اپنے شوہر سے
حج کو مین بہی چلون نے بے تقصیر

واسطے اہل بیت عصمت کے
مین نے جمع تحفہائے کثیر

ہوئے تھے ہنوز ختم دعا
جان ہوئے آکے تنگی دامنگیر

مرد مومن سے شہ نے فرمایا
جلد جا گھر مین اب نکر تاخیر

ایک لحظہ نہ یہان توقف کر
دیکھ وہان جا کے فضل حی وقدیر

اوس نے آکر جو دیکھا زوجہ کو
اوٹھے بیٹھے ہے کچھ نہین دلگیر

کچھ اثر سب نہین علالت کا
ہے لیئے اب پہ دمبدم تقریر

میرے مولا میری امام مجھے
تو نے بخشے حیات کے جاگیر

میرے صادق میرے امام زمان
سب یہ تیرے دعا کی ہے تاثیر

ختم کر منقبت کو اب رضوان
تو بھی پائے گا خلد کی جاگیر

التجا کر جناب صادق سے
آپ آقا ہین مین ہون عبد حقیر

عبد پر ہو اگر کرم آقا
یہ رہے دو جہان مین با توقیر

دین نے ہے کیا پریشان حال
اور اداے کوے نہین تدبیر

آپ اگر چشم مہر سے دیکھین
خاک پا جاے رتبہ اکسیر

دین گر کوہ ہو تو کاہ سے بنے ؂
نہ رہے کچھ بھی باقی عشر عشیر

## منقبت جناب امام موسی کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

### مرزا کلب حسین خان نادر

امام جن و بشر پیشواے اہل نعیم
جناب حضرت کاظم لقب ہمی کلیم

لقب جو حضرت کاظم ہوا تو وجہ تھی یہ
کہ کظم غیظ و غضب آپکی تھی خوے قدیم

ہی ابتدا مروت تو انتہاے کرم
جو نام پاک مین واقع ہوی ہی اول میم

ہوئی جو واسطہ داداکے رجعت خورشید
کیا ہے بدر کو نانا کی معجزہ کو دونیم

بلند عرش سے ہی ہشت نشین کرسی سے
خرد سے اوج مین ارفع ہے شاہدینکی حریم

اوسے ہین خازن جنت کی مرتبہ حاصل
جو کوئی کوچہ نشین ہون صدق دلسے مقیم

بہم ہوئی مشابہ امام ہفتم کا
چراغ لیکے اگر ڈہونڈہے کوئی ہفت اقلیم

جو نور بار ہو قندیل قصر سرور دین
تو گل ہو شرم وحیا سے چراغ طور کلیم

مراد ہے ید بیضا کے اوس کف پا سے
وہ آبلہ کوئی ہوگا جو تہا بدست کلیم

مثال موسی کاظم کی دی جو موسی سے
تو بلع کرلے اوسی دم مین اژدہائے کلیم

یقین ہے کہ سوائے جو آپ کے نکلے
تو اہتمام کو ہوئے عصا بدست کلیم

غریب پرور و عاجز نواز و ذی اخلاق
علیم و عالم و علام و اہل علم و حلیم

ہی صاف ترک دیا اوسنے نسبت حاتم
کہ اسخیا سے ہوئی خلق مین اوسی تقدیم

عطا و جود و کرم کا نہین ہے حصر و حساب
کہ ہوتے ہین گہر و لعل و سیم و زر تقسیم

عطا کئی اوسے دریا دلی سے سو دریا
گہر کے واسطے سایل ہوا جو کوئی یتیم

سحر کو آپ جو وارد ہوئے پی گلگشت
چمن سے جہولیان بہرلائی بوئے خوش کے نسیم

کجا سحاب کے بارش کہجا فیوض امام
کہ اوسکو فضل کے تخصیص ہی یہان تعمیم

زہی سخاوت و جود و عطا و لطف و کرم
وہ پائی شال کے کپڑی جو مانگی ایک گلیم

ہو جو دہمل و بلے سے معنے اور بی رونق
جو اولین نہ اگر اوسکے جیب خاص سے جیم

صلہ مین مدح کے ہو گنج گنج کے بخشش
نہ مثل میری ہی سائل نہ آپسا ہی کریم

صفت مین زہد کے ہی فکر مطلع نو کے
قلم کو چاہئے اب ختم کرے سر تسلیم

## مطلع ثانی

ہمیشہ میل رہا سوے بوریا و گلیم
ق
نہ شوق تاج ہوا تہا نہ خواہش دیہیم

کہین موسیٰ سے برتر ہے مقام موسی کاظم
زمین جتنی ہی سبو ہے درد جام موسی کاظم
خدا نے جو کہا موسیٰ سے وہی باہر نکلتا ہی
نماز صبح پڑھنے کے لئے جنت مین اوٹھتی ہین
بہشت اتنے کئے انکے محبونکے لئے پیدا
نماز ین پڑہ چکے جب تو آیا تحفۂ جنت
عبث کرتے نہین ہین یہ اتنے ہفت آسمان گردش
سراپا نور کا عالم ہی جس عالم مین ہی ہین
ہوئی بنت رسول محترم جس سے پیدا
ہدایت پاتی ہین انسان ملک تعلیم لیتے ہین
پہاڑ سارے لوہا مانتے ہین تیغ حضرتکا
افاقہ غش سے پایا بچ رہی برق تجلی سے
زمین رہگذر ہی لوح محفوظ اونکی چلنی سے
ملک وپیر نمازین پڑہتے ہین بدلے مصلے کے
خدا اکا ہو طالب راہ کچہہ ہو لاسے پیدا کر
خدا کے حلم سے پایا ہی شہ نے رتبۂ موسیٰ
زیادہ صفحۂ ایجاد مین ہو آبرو اپنے
اسیر خستہ ہے پیدا لشی یہ اعتقاد اپنا

عزیز مصر ہے ادنی غلام موسی کاظم
فلک ہی بادہ و تمام موسی کاظم
کلام اللہ ہے بالکل کلام موسی کاظم
ملک سنکر صدای کوس بام موسی کاظم
خدا نے جتنی پائی حرف نام موسی کاظم
پیام حق تعالے تہا سلام موسی کاظم
پہرا کرتے ہین یہ گرد خیام موسی کاظم
سحر سے بہی سوا روشن ہے شام موسی کاظم
معطر اوسکے بوسی تہا مشام موسی کاظم
دو عالم مین ہی جاری فیض عام موسی کاظم
نہ چہوے عرش پر کیونکر حسام موسی کاظم
لیا جب طور پر موسیٰ نے نام موسی کاظم
روش ہی کالک قدرتکی خرام موسی کاظم
نہی دامان کوہ احترام موسی کاظم
کہ اس دربار مین ہی اہتمام موسی کاظم
کہ کوہ طور عرفان ہی مقام موسی کاظم
نگین دل پہ کیجئے نقش نام موسی کاظم
ازل کے روز سے ہین ہم غلام موسی کاظم

راوی صدق گو و صدق اساس — لکھتا ہے یہ حدیث بر قرطاس

تھا جو منصور نام عباسی — بھیجا خط یہ جناب کاظم پاس

جشن نوروز آپ فرماوین — تہنیت کے ہون جمع جملہ اناس

تحفہ اور ہدیہ جیسے شاہ ہدا — سبھی لاوین بروں ز حد و قیاس

کہا اک شخص نے خلیفہ سے — لکھتا تھا جو ہدایہ و اجناس

نہین اس عید کے خبر ہرگز — اہل اسلام سے کسی کے پاس

کرتے اس عید کو تھے شاہ عجم — نہین اس باب مین کوئی وسواس

کہا منصور نے کہ یہ مین نے — عید کے ہے برائے لشکر و ناس

کہا منصور نے کہ یا حضرت — آپ اب بیٹھئے ہمارے پاس

بادشاہ و امیر و اہل دول — لاتے تھے نذر گوہر و الماس

آنکر اک گدا نے عرض یہ کے — درہم و زر نہین ہے میری پاس

ہون بہت فقر سے نحیف و نزار — مفلسی نے کیا ہی مجکو اوداس

آپ سے چاہتا ہون ابن رسول — کھوئے جلد میرا یہ افلاس

سنکے حضرت نے یہ کہا اوس سے — تیری حاجت روا ہی میری پاس

کہا خادم سے جا کے تو یہ پوچھہ — زر جمع ہے بروں ز حد و قیاس

حق مین اس مال کے ہی اب کیا حکم — گیا خادم جو پھر دوانق پاس

کہا اوسنے کہ سب ہی مال امام — صرف جو چاہین وہ ہو بیوسواس

دے دیا مال وہ گدا کو سب — اس سخاوت کا کون حد و قیاس

ختم اب منقبت ہوی رضوان — دفع ہون دل سے جملہ ہم و ہراس

سب مشاہد مین جاؤن زیارت کو — دل رہے اس الم سے آپ نہ اوداس

## منقبت جناب امام موسی رضا گل گلزار علی و مصطفیٰ علیہ الاف التحیۃ والثنا منشی مظفر علی خان اسیر

ہی بجا رضوان اگر کرتا ہی دربار رضا ۔ ہی مقام ہشت جنت زیر دیوار رضا

گوش گل ہین باغبان مشتاق گلزار رضا ۔ چشم نرگس طالب دیدار رخسار رضا

لا سکے کیا کوئی تاب آفتاب دیدار رضا ۔ چشم مومن ہو تو دیکہے نور رخسار رضا

اوسطرف طالب زلیخا اسطرف سارا جہان ۔ سرد ہی بازار یوسف گرم بازار رضا

باغ جنت مین ہی حسرت سے یہ رضوانکا کلام ۔ کیا رسا ہے طالع گلچین گلزار رضا

مومنونکو داخل جنت کریگا جب خدا ۔ حاجیونکے آگے آگے ہونگے زوار رضا

کیا فصاحت تہی کہ جتنی تہے فصیحان عرب ۔ وجد کرتے تہے ہمیشہ سنکے گفتار رضا

جب تلک جانا نہو شہر خراسا انکیطرف ۔ دور سے کیجئے زیارت پڑہکے دربار رضا

خدمت مولا ہی بہتر سلطنت سے بہر خلق ۔ تاجدار روئے زمین سوا ہین کفش بردار رضا

وہ تو پہرتی ہین خوشی سی روضۂ اقدس کی گرد ۔ طوف کرتے ہی سعادت گرد زوار رضا

رعب سی پانی دل اہل تماشا کیون نہو ۔ مہر بن جاتا ہے شبنم عشق رخسار رضا

آسمان پر چشم انجم سے نکل پڑتی ہین اشک ۔ وقت طاعت دیکہکے چشم گہربار رضا

م آسمان پر جنکی سیدہی تہے ثابت ہو گئی ؛ کون عالم مین ہین حیران رفتار رضا

آدمی کیسی فرشتے آتے ہین بہر سلام ۔ جبکہ سنتے ہین کہ آیا وقت دربار رضا

دیپی ازار تہے اعدا تو اونکو کیا ضرر ۔ ہر جگہ تہا خالق عالم مددگار رضا

اور شاہونکے نہین دربار کو خاطر پسند ۔ اگئی ہی ہاتہ ہمکو جبسے سرکار رضا

آشکارا ہر کسی پر حال مولا کا نہین ۔ جانتے ہین واقف اسرار اسرار رضا

آیہ نصر من اللہ کیون نہو نقش نگین ۔ نامور عالم مین ہین نصرت سے انصار رضا

ہر سحر آتے ہین گردون مین پہ ای امیر

مرزا کلب

امیدگاہ غریبان بیدل و مایوس
کبہی خلل نہین ہوتا ہی اوسمین کچہ پیدا
یہ پہر مردہ دلا ہین وہ تہا ئی اموات
جو پایمال شہ دین ہو تو یقین یہ ہے
مرجع اوسکی سخاوت سے جود حاتم سے
نہ حد ہی پہر سخاوت نہ پہر جود حساب
بہہنگی المسی جو رات بہر روئے
ہی بخت گل سے بہی جاہی رشک عالم مین
پئی جو شربت شیرین لطف کا جرعہ
ہی صرف اشرفیون کا بجا ہی خرمہرہ
ترقیون مین ہی اسلام زور پر ہی دین
ہمیشہ ذاکر حق ہو بصورت یا ہو
اوٹہا ہی صاف زمانہ سی رسم خودبینی
کباب سیخ کرہی اوسکو عدل کا شحنہ
اسی سبب سے ہوئی دنکو بوی خوش زائل
ہر ایک طرف جو نظر کے بطرز بے شرمی
حرم مین آ پہنچے جب ہی اذان وقت نماز
ہی نغمہ نیز جو قانون عدل مجلس مین

ہین ملایک بسقدر مشتاق دربار رضا

**[…]سین خان نادر**

امام ضامن ثامن رضا شہنشہ طوس
جو مال ہوی ضمانتین آپکے محروس
نہین ہین کم دم عیسی ہی شاہ نیکی نفوس
ہو طرہ سر کے لئی ہر گل کما در پوس
ہی عہد دولت شاہ زمن جو کنجوس
عطا ہو گنج اوسی جو کہ مانگتا ہو فلوس
تو شمع بزم نے پایا ہے خلعت فانوس
کبھی تو زر اوسے ملتا ہی اور گہ ملبوس
تو تلخکام ہو جو نسے ہی جالینوس
فقط ہی جہانیو نکے پشت پرنشان فلوس
صدای کلمۂ توحید کیون نہ دی ناقوس
ضرور ترک کرے شغل رقص کو طاؤس
عجب نہین ہے جو دلکش ہو آرسی سی عروس
بلند اگر کبھی ہو وقت ہو صدای خروس
چمن مین ہی گل شبو جو صورت ناقوس
رہا نہ دیدۂ نرگس کو باصرہ محسوس
نظر کے برہمن دیر کے گرا ناقوس
تو ٹوٹ جاتی ہی مردنگ صورت فانوس



بچشم قہر کسی کو اگر کوئی دیکھے — نگاہ ہو حدقہ مین یقین ہے محبوس
پلائی ہر کو ہی شیر شیر بادہ یون — ہوا پنے بچے سے جسطرح جانور مانوس
بظلم جید مامون نابکار شقی و لئیم — شہادت آپکے سم سے ہوی ہزار افسوس
وہ جیتی جیسے ہی بلا ریب جیسا ہے کتاب — جو کوئی شاہ کا ادا آثمین ہے عتبہ بوس
ملایک آتی ہین گردون سے پیشوائی کو — جو کوئی ہوئی کبھی زائر شہنشہ طوس
ہتی دشمنو نسے ہی سلوک دوستی کے طریق — کرم سے شاہ زمن کے ملو کیا کوئی مایوس
عجیب دشمنو نکا حال ہے جیسے دیکھو — منافقانہ وہ ملتا ہے از رہ سالوس
پناہ کی کوئی جا سبب نظر نہین آتے — سوای عتبۂ عالی جو دلکو ہی مانوس
یہی سبب تیرے مداح کو ستاتی ہین — عدو خراب ہون جلد ای امام پاک نفوس
طفیل شاہ خراسان امام ہر دو سرا — تباہ جلد ہون **نادر** کے دشمن منحوس
ہو حاسد و نکو یہ امراض جلد تر لاحق — صداع و نقرس و ذات الریہ وایلاوس
جو دوستدار ہین مسرور شادمان وہ رہین — حسود کو نہو حاصل بجز غم و افسوس

**رضوان**

ہی کتابون مین اس طرح سے لکھا — جب کہ مامون نے براہ دغا
شاہ موسی الرضا کو بلوا کر — اپنا قایم مقام اوسنے کیا
اس ولایت کا اس وصایت کا — بنی عباس مین ہوا چرچا
ایک حاجب کہ جسکا نام حمید — باپ کا نام اوسکے تہا مہران
اوسنی مامون سے تخلیہ مین کہا — اس خلافت کا امر تمنی کیا
منتقل کردیا علی کے گھر — تمکو یہہ بات تہی نہین زیبا
تمنے جیسا کیا کوئی نہ کرے — اس خلافت کو ہاتھ سی کہویا

اوسکو مامون نے تب دیا یہ جواب
مین نے یہ امر ہے چھپا کے کیا

تا کہ سب سے کہے یہ حال و مال
اور ظاہر ہو مرتبہ اپنا

رفتہ رفتہ کرین گے ہم تدبیر
اسکو کر دین گے خلق مین رسوا

تب یہ حاجب نے عرض کی اوس سے
گر کہی تو کرون مین استہزا

مجتمع کر کے عالمان جہان
مین کرون اک معارضہ پیدا

اوس نے فرمایا تو مرخص ہے
تجھکو ہے اختیار جا بیجا

کر کے اک مجمع حاجب ملعون
اس طرح شاہ سے ہوا گویا

سب صغیر و کبیر کرتے ہین
تیرے اعجاز کے بیان کیا کیا

کوئی دنیا مین تیرے مثل نہین
دوستونکو تیرے ہے یہ دعوا

مرتبہ جس سے یہ ملا تجھکو
اوس سے کرتا کبھی نہ مکر و دغا

منع کر اب فضول گوئی سے
وہ کسے کو نہ کچھ کبھی دے گا

اس طرح کا کلام نالایق
حاجب زشت نے بہت سا بکا

سن کے اوس کا کلام نامعقول
سرور دوسرا ہوے گویا

امر حق ہے جو لوگ کہتے ہین
سچ ہے کہنے سے کچھ نہین پروا

تب لگا کہنے حاجب ملعون
حاضرین کو دکھا کمال اپنا

تجکو دعوی ہے گر امامت کا
معجزہ کچھ خلیل کا دکھلا

اوس کا سنکر کلام مجمع مین
معجزہ شاہ دین نے دکھلایا

چار طایر کو ذبح کر کے بہم
گوشت اون سبکا کر دیا یکجا

پہر کوہ گوشت کو رکھ کے
طایرونکو پکارے ہو ندا

حکم خالق سے ہو کے زندہ سب
اپنی آواز مین ہوے گویا

ہو چکا جب یہ معجزہ ظاہر
تب لگا کہنے وہ سگ دنیا

تم جو سچے ہو اپنے دعوے مین
شیر قالین مین جان ہو پیدا
سن کے اوسکا کلام شہ نے کہا
دیکھ اب قہر قاہر یکتا
اب سزا اس کلام کے تجھکو
دم مین دیتا ہے شیر قالین کا
حکم شیرون کو پھر دیا شہ نے
پھاڑو اس زشت خو کو تم ایکجا
شیر قالین بحکم شاہ زمین
بن کے ہر ایک شکل شیر آیا
حملہ ور ہو کے دونو جانب سے
ایک نے چیرا ایک نے پھاڑا
نہ رہا کچھ نشان حاجب کا
دونون شیرون نے خوبسا کھایا
دیکھکر اسطرح سے حاجب کو
سب کو خوف و ہراس نے گھیرا
نہ زبان ہلتے تھے نہ سنتے تھے
کوئی گونگا تھا اور کوئی بہرا
دیکھکر اسکو غش ہوا مامون
تھے کھڑے شیر دونون اپنی جا
بید مشک اور گلاب جب چھڑکا
تب وہ ملعون ہوش مین آیا
عرض شیرون نے کی کہ اے مولی
حکم دو تا کرین اسے پارہ
جب سنا یہ کلام مامون نے
پھر وہ غش مین اوسیطرح سے ہوا
اور وہ شیر مثل شیر عرین
ایستادہ تھی اپنی اپنے جا
پھر دوبارہ منگا کے عطر و گلاب
موںھ پہ مامون کے خوبسا چھڑکا
غش سے جسدم وہ ہوش مین آیا
پھر یہ شیرون نے عرض شہ سے کیا
دیجئے اب اجازت اے مولا
تا کہ کرین طعمہ اسکو ہم اپنا
سنکے اس بات کو کہا شہ نے
ابھی اس مین نہین ہے حکم خدا
اب بنو اپنے صورت اصلی پر
ہوچکا امتحان قدرت کا
سنتی ہے شیر شیر قالین تھے
پھر نہ کچھ عذر کرسکے اصلا
سطح غبرا سے تا بچرخ برین
شور تحسین و آفرین کا ہوا

جبتک یہی حسب وہان نذر شریف
سب نے خوش ہو کے چومی دست رضا

معجزہ اسکو کہتے ہین یارو
جیسا شہ سے ظہور مین آیا

اسکو اب ختم کرکے ای نظران
عرض کر شاہ سے کہ ای آقا

تہ ختم الرسل کے نور العین
تم سے یہ التماس ہون رکھتا

از براے نبی و آل نبی
میرا بر آے مدعا دل کا

نہ رہون فکر دین مین محزون دل
جلد ہو جاے میرا دین ادا

دوستان علی کو خلد ملے
دشمنون کو ملے جحیم مین جا

## منقبت جناب امام محمد تقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مرزا کلب حسین خان نادر

کس لئے فرط غم و رنج سے اے دل ہی اداس
اب پڑا ہی کسی حال مین کچھ غیر سپاس

کثرت رنج و تردد سے زمین رنگ ہی زرد
صاف معلوم یہ ہوتا ہی کہ پھولی ہی کپاس

درد دل کا نہین ہوتا ہے مداوا ساکن
اس مرض کو نہین آتی ہی دوا کوئی راس

رنج دوری وطن کا نہین کچھ حصر حساب
اقربا دور ہین احباب بھی آتی نہین پاس

امرا عہد کے بی فیض نظر آتے ہین
گل تصویر مین جسطرح سے ہوتی نہ باس

نہین باقی ہی کسی شخص کو عالم مین فراغ
سب ہین پابند تہیدستی و رنج و افلاس

جسکو دیکھا اوسی آفاق مین خالی پایا
چرخ کا بھی نظر آتا ہی تہی سامنی طاس

کوئی امید کی صورت نہین آتی ہی نظر
سب کے آفاق مین ہین دست گریبان غم و یاس

فربھی اوسکو سمجھتا ہی حسود دید مین
کسی مستسقی کی ہوی جو بدن پر آماس

رات دن رہتی ہی تشویش مین جان پر غم
ہوش پر جا ہین تفکر مین نہ قایم ہین حواس

باعث رنج ہی لوگونکی صفا سے ظاہر / کاٹ دیتا ہی جگر ہوی جو سودہ الماس
شش جہت مین جو ڈہونڈہو تو نہین ہی ہمراز / طاقت و تاب و توان و خرد و ہوش و حواس
غوطہ زن بحر تردد مین ہون ہر چند کہ مین / لیک صد شکر لبو پر نہین جز حمد و سپاس
مرض فکر و تردد نے کیا ہی جو ضعیف / ہوتی کس طرح سے اب نبض قلم کا احساس
نہین حاصل ہی طمانیت خاطر اصلا / دلکو رہتا ہی شب و روز غم و رنج و ہراس
مدد غیب سے ہے دلکو ترصد ہر دم / اور امید ہی کوئی نہ سہارا ہی نہ آس
تہا ہی سوچ کہ آئی یہ صداے غیبی / اسقدر فکر سے کس واسطے مختل ہین حواس
عرض کر حال امام دو جہان سے اپنا / ہو نہ اس مرتبہ تشویش و تردد سی اداس
ہین جو ہمنام نبی اور ملقب بہ تقی / اونکی اوصاف رقم کر نہین سکتا الماس
شان مین جنکی آیہ تطہیر ہوا جب نازل / اہلبیت نبوی سے ہوئی زایل ارجاس
دلمین آتا ہے اک مطلع تازہ لکھیے / یہ ثنا و صفت و مدح شہ قدر شناس

## مطلع

کوئی جسکا نہین جز ذات خدا رتبہ شناس / اونکی توصیف مین کرتا نہین کچھ کام قیاس
روی انور کی جو تعریف قلم بند کرون / [illegible] سے ہو بڑہ کے منور قرطاس
ابرو و چشم کو دیکھا تو یہ سوچا مضمون / [illegible] کہ دئی ہین بادہ عرفانکی گلاس
عنبرین زلف کی کیا دیجیے نسبت اوسکو / سنبل تر ہے فقط باغ کی کالی اک گھاس
باغ مین ہی دہن تنگ سے غنچہ دل تنگ / رنگ گلبرگ سے اون ہونٹونکی آگی ہی اداس
کیا صفائی ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی / موتی اون دانتونکو گر دیکھیں تو کہائی الماس
مس اگر دست مبارک سے اوسے شاہ کرین / زر خالص ابہی بنتا ہی بلا ریب نحاس
اگر اشیا کو نہ تاثیر دی لطف شہ دین / سود ستہ ازپی اسہال ہو جب الآس

معجزات شہ کو نہین ہین شک ہو جسکو — اونکو پیدا ہو نہ کیون علت وہم وسواس
گرد مرتبت اگر مرتکب ناصیہ ہوئی — گرد کو بھی نہ رسا ہو فرس وہم و قیاس
نقد جان اسکو بھی بہا ہین جو صف کری — ایسے گھوڑی نہین آتی ہین میان نخاس
کیا [illegible] رقم کیجیے فیض اقدام — جس خذف ریزہ کو ٹھکرائین بنی وہ الماس
نہین [illegible] نسبتہ شناس شہ دین خلق مین جو — جب کیا غور تو ہین مشتق لنسان و ناس
قاسم و اکبر ثانی سے اگر سیرت مین — رکھتے تھے مرتبہ وصورت وشان عباس
سیر و سیراب جو ہین خوان کرم سے ہر روز — بھوکے ہون نہ وہ شاکی نستاہی اونہین پیاس
لاتعد اسکو عطا شاہ زمن کرتے ہین — ہاتھ پھیلا کے جو مانگے کوئی دس بیس پچاس
عمر بھر کے لئے محتاج غنی ہوتے ہین — شاہ کرتے ہین عطا جبکہ نقود و اجناس
عور جو لوگ کہ تھے اب تو عطائی شہ سے — بر مین اون لوگونکی زرین نظر آتی ہین لباس
سہمہ دو لیقین جو شہ کے ہی وفور نصفت — ظالم کے خلق مین باقی نہین بنیاد واساس
فرش ایوانسے اگر پست ہی عرش اعظم — او جمین کرسی سے کچھ کم نہین تخت اجلاس
خاک ڈیوڑھی دروالا کی ہے فخر امرا — ہین سلاطین زمان کوچۂ شہ کے کناس
جیسے بہ لطف وعنایات شہ دین ہو اگر — تو زیارت کے لئے دوڑ کے جاؤن بالراس
مدحت شہ کے سوا کچھ نہ لبون پر لاؤن — استخوانونکو مری چرخ کرے جو دست آس
کیا ضرورت ہی صلہ مانگنی کی ای نادر — شہ فیاض ہین مداحونکی خود قدر شناس
مدح کا خاتمہ ممکن نہین مداح کو جو — خضر کے عمر ملے یا کہ حیات الیاس

## رضوان

کہتے ہین یہہ حلیمہ خاتون — ام عیسی سے تھے دختر مامون
مین گئی اوس کے حال پرسے کو — اوس نے ظاہر کیا عجب مضمون

پہلے تو روئے مثل ابر بہار | پھر بیان مجھ سے یہ کیا مکنون
جب میں عقد امام میں آئی | اون کو پایا زیادہ تر مفتون
جاریہ اور زنان حرہ بھی | متعہ و عقد سے ہوئیں ماذون
مجھ کو اس امر میں شکایت تھی | باپ سے جا کے یہ کہا مضمون
سن کے اوس نے کہا کہ ہیں چپ رہ | اوسپہ روشن ہے واجب و مسنون
اونکا شکوہ خدا کا ہے شکوہ | اون سے راضی ہے خالق بیچون
ہے خرائج میں اس طرح مسطور | راوی اسکا ہی صدق سے مشحون
اپنے افعال نامناسب سے | منفعل ہوکے ایک دن مامون
بولا یاسر سے دل میں آتا ہے | کچھ تحائف امام کو بھیجون
اشرفی دے کے اوسکو بیس ہزار | اور اک اسپ بادپا میمون
رخصت خدمت امام کیا | جو کہ ہے خاص بندۂ بیچون
جب کہ یاسر حضور میں پہونچا | اور کہا ہے یہ ہدیۂ مامون
شہ نے یاسر سے تب یہ فرمایا | میرے اور اوسکے عہد تھا مکنون
یہ تھا عہد شب کو باشمشیر | آئے وہ میرے گھر پہ شبخون
میرا حافظ خدا ہے غالب ہے | وہ ہر اک شر سے رکھتا ہی مصئون
عرض کی یاسر نے شاہ دین سے کیا | نہ ملامت سے کیجیے مقرون
تھا یہ نشہ کا فعل یا حضرت | جس کے باعث سے تھا وہ تیرہ درون
توبہ اب کی ہے بادہ خواری سے | اب نہوگا شراب سے مقرون
اب نہ کچھ آپ اوس کو فرمائیں | اوسے خجلت سے ہوگیا ہی جنون
سن کے یہ شاہ اور بھی یا شم | آئی اوس جا پہ تھا جہاں مامون
دیکھ کر سرور دو عالم کو | بہر تعظیم اوٹھا وہ ملعون

اور بغل گیر ہو کے حضرت سے
عذر کے سب ادا کیے مضمون

لطف سے شاہ دین نے فرمایا
فکر دشمن سے تو نہین مضمون

چاہتا ہون کہ حرز لکہ دون تجہے
تا رہے سب بلیہ تو مامون

رات کو گھر سے تو نہ نکلا کر
تیرے دشمن بہت ہین تشنہ بخون

عرض کی اوسنے شہ کا ان سے
اب نہ نکلونگا گھر سے مین بیرون

پوست آہو طلب کیا سکو اکر
حرز لکہا برا سے دشمن دون

خلق اور حلم اسکو کہتے ہین
اس کے ہین ال مصطفے موزون

تہا جو حضرت کا دشمن جانی
اوسپہ یہ لطف و رحم حد سے فزون

حرز تیار کرکے مامون کو
راست بازو سے کردیا مقرون

عذر خواہی بہت سے کی اوسنے
محو خلق تقی ہوا مامون

اور کہا شرق و غرب کا حاصل
آپ جس کو کہین ابہی دیدون

جو تہے دشمن امام دین کے وہان
غم سے اون سبکے ہوگئے دل خون

عرض کر شاہ دین سے اب رضوان
قرض سے ہوگیا ہون خوار و زبون

کر ادا میرے قرض دین کو شاہا
نہ کہون تم سے پہر مین کس سے کہون

دین و دنیا کے آپ مالک ہین
ستم و جور کس طرح سے سہون

قرض خواہون سے ہو نجات کہین
رات و دن دلمین ہی یہی مضمون

آپکے دوست اور موالی سب
جملہ آفات سے رہین مصئون

تنگدستی نہ آئے اونکے پاس
عزت و جاہ سے رہین مقرون

رنج دنیا او نہین نصیب نہو
غم شبیر مین رہین محزون

## منقبت جناب امام علی النقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

## مرزا کلب حسین خان نادر

کس لیے ایدل ہے مصروف فغان مثل جرس
کوئی دنیا مین نظر آتا نہین فریادرس

گلشن عالم سے اب بوی وفا جاتی رہی
سب گل و ریحان ہین باغون مین برنگ خار و خس

شکل امید و سرور ان و نہین جاتی رہی
رنج وغم ہین دہنی بائین یاس و حرمان پیش و پس

اب ہراک تشدید ہے بالجزم جو آتا ہی پیش
زیردستونکا نہین چلتا زبردستون سے بس

سونیکو مس کیجئے تو مس بنا جاتا ہی یہ
ہاتھ سے جاتا رہا ہی ندیون افسوس حس

اسقدر کم ہوگیا ہی خلق سے نام خوشی
لاگہ اگر معلوم ہوئینگی تو ہین مسرور دس

ہوگئی گنجینہ خالی مال و زر جاتا رہا
ایک پیسہ پر نہین ہی اغنیا کو دسترس

چرخ دون پرور نے ایسی کی ہی سفلہ پرورے
ناکسونکو جانتی ہین خلقمین سب لوگ کس

اپنی اپنی قافلے سے لوگ جو وامانده ہین
نارہ زن ہراک ہے مانند آواز جرس

ہی ہراک موصوف وصاف ذمیمہ خلقمین
آدمیت سی نہین باقی رہا ہی حس و مس

تنگنا ہی ہمین ہی جان حزین اسطرح قید
طایر پربستہ ہو جسطرح پابند قفس

جان آجاتی ہی ہونٹون پر عجب ہوتا ہی حال
روح گھبراتی ہی تنمین جبکہ گھٹتا ہی نفس

دہ زمانہ مین نظر آتی ہین اہل اقتدار
ترس خالق سے نہین کرتے کسی پر جو ترس

اوٹھ گیا آفاق سے بالکل قناعت کا رواج
کوئی پابند ہوا ہی کوئی پابند ہوس

جسکو دیکھو حرص کا پابند ہی آفاق مین
جانتی ہین سب کہ ہی اللہ بس باقی ہوس

دلکو جب دیکھا بہت مضطر کیا اسنی خطاب
ای اسیر دام نادانی و پابند ہوس

آگئی قید الم سے دن رہائی کے قریب
ذکر فکر و رنج تا کی بس ہے اب خاموش بس

عرض کر حالات اپنی سرورکونین سے
اپنی مداحونکی جو ہین دادرس فریادرس

نام جسکا علی کہتے ہین سب اوسکو نقی
عرش سی اونچا ہی اونکی قصر عالیہ کا کلس

رشک سبزہ زار کردی آج کاغذ کی زمین
خوب برسا ہی پر قلم مضمونکا باران برس

جچی مین آتا ہی کہ اوسکو کھینچے صرف قلم
ہاتھ آجائی کبھی اگر برگ گل تر کے جونس

شاہ کا ثانی نظر آتا نہین آفاق مین
مہر طلعت مہوش یوسف لقا عیسیٰ نفس

صاف ظاہر ہی یہ وجہ روشنی مہر و مہ
دو نو ہاین خسارہ انور سے شہ کے مقتبس

صاف بنتا ہی زر خالص انکا خلق مین
آپ فرماتی ہین دست پاک سے جوسکو بس

مس جسی اکبار ہوئی پای پاکشاہ سے
آشیانہ مین ہما اپنے لگاتا ہی وہ خس

جو نسیم لطف شہ آئی نہ صحن باغ مین
ہین گل و ریحان و نسرین چمن مانند خس

باغ جنت کیطرف کرتی نہین ہین رخ کبھی
کوچہ سلطان دینکی جسکے دلمین ہے ہوس

ایک اک نقطہ بڑہائی جاتی ہین شاہ جواد
دس ہزار اوسکو عطا ہوتی ہین مانگی جوکہ دس

شہ عطا فرماتی ہین بیحصر و بیحد و حساب
لینے والی کہتے جاتی ہین کہ بس یا شاہ بس

جو نئی خشکیدہ کو دست مبارک مس کرے
نیشکر کیطرح سے ہوجای پیدا اوسمین رس

زیر بریانی عطا ہوتی ہی مطبخ سی اوہنین
تیسرے فاقہ سے جو پاتی نہتی ہونی عدس

جاتی ہی گاہی سواری آپکی گر سیر کو
ساتھ ہوتی ہین ملایک طرقو گوپیش و پس

اسپ خامہ کے صفت مین لنگ ہے رخش قلم
ماہ نو افلاک پر ہی روکش نعل فرس

جسجگہ گرد سواری اوسکی رہجاتی ہی ور
وہم کا ہر گز رسا ہوتا نہین اوسجا فرس

قصد ہمراہی اگرچہ کرتی ہی برق فلک
اوسکے سایہ تک نہین ہوتا ولیکن دسترس

جاگنے والونسے سونیوالی ہین بیدار دل
ہی نفیر خوابمین تاثیر اوانہ عبس

ایک پتا بی اجازت بل نہین سکتا کہین
سب ہین زیر حکم برگ غنچہ و گل خار و خس

شاہ کے مانند دنیا مین نہوئیگا کوئی
نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ رس

طایران سدرہ اوسکو دیکہہ کرتے ہین بیشک
اور نی جسوقت شہکے قصر عالیکی مگس

پشت سر سے دیکھتی ہین صاف مثل پیش رو
شمع کی مانند یکسان شاہ کا تہا پیش و پس

دم نہ ماریں جو کہ جب شاہ کا آفاق میں
اونکو مولا حق الٰہی علت تحقیق النفس

رجس سے ہے پاک ذات اہلبیت مصطفیٰ
آیۂ تطہیر کو پڑھ دیں حسود ان نجس

جسم شہ کے جسم سے جس شخص کو مس ہوگیا
آتش دوزخ نہیں کرنیکی ہرگز اوسکو مس

اوس امام پاک کا مداح ہوں صد شکر ہے
جسکے جد کے جسم پر بیٹھی نہیں گاہی مگس

روضۂ عالی سے جو اوس شاہ کی میں دور ہوں
رات دن کرتا ہوں نالہ مثل آواز جرس

دوڑ کر جاؤں طواف قبر انور کے لئے
تنگ آتا ہی اضطراب ہند کا مجکو قفس

مانگ لے جو کچھ کہ ہو درکار ہوئیگا عطا
اپنے آقا سے طلب کر نہیں کیوں ہے پیش و پس

وصف امام پاک کا باہر ہے حد و حصر سے
طول اے نادر نہ دے یہ نظم اب کر ختم بس

شمۂ اوصاف شاہ دین رقم ہو ذکر کیا
خامۂ مداح گو لکھا کرے سو سو برس

## رضوان

ہے کتاب عیون میں یہ رقم
راوی اسکے ہیں احمد اعلم

کہ علی النقی امان زمان
وہ ہے نائب رسول امم

ایک دن عازم عراق ہوے
بوالحسن تھے کنار میں اوسدم

اون سے شاہ زمن نے فرمایا
تمکو کیا تحفہ وہاں سے لائیں ہم

عرض کے بوالحسن نے اک شمشیر
برق وش مہر تاب آتش دم

دوسری اپنی بیٹے موسی سے
پوچھا تم چاہتے ہو کیا اسدم

عرض کی اوس نے اسپ خوش رفتار
تا کہ ہو میں سوار اوس پہ ہم

سن کے یہ شاہ دین نے فرمایا
بوالحسن مجھ سے ہے قدم بقدم

موسی رکھتا ہے ماننے اک تشبیہ
امتحان اوسکا ہو گیا اسدم

ہے امالی میں اس طرح مرقوم
راوے منصور ہیں بوجہ اتم

واخل شہر شام جب کہ ہوا
ایک دن اتفاق سے مین سنے
شرب مین وہ خمر کے تہا مشغول
جعفر ہم نے کیا کہ اے آقا
عرض کے تو نہین شناسا ہی
ذکر اوس کا امام سے نہ کیا
متوکل کے پاس کچہہ جو گیا
اوس نے مجہہ سے کہا کہ متوکل
رافضے اور شیعیان علے
لاتے ہین کچہہ ہدیہ ہا دے
لانے والونکو جا کے کر لو قید
اوس سے منصور نے کہا فورًا
لائین گے قید کر کے تیرے پاس
خدمت شہ مین آئے پہر منصور
سن کے شاہ زمن نے فرمایا
نہ کہی تو نے کس لئے یہ بات
قابل التماس حال نہ تہا
متبسم ہوئے امام زمان
پہر یہہ فرمایا مال آجکی شب
کہکے محو نماز شاہ ہوئے
با خضوع و خشوع و صدق لسان

مست متوکل خلیفۂ ظالم
اوسکے بزم طرب مین رکہا قدم
مجہہ سے کہنے لگا کہ پی اسدم
کبہی پیتے نہین شراب کو ہم
ذات اوسکی ہے ارفع و اکرم
تہا جو وہ قول ظالم اظلم
ابن خاقان وزیر تہا اوسدم
یہہ سخن مجہہ سے کہتا ہے بہم
قسم سے اسباب و مال کرتے بہم
اسمین کچہہ شک نہین خدا کی قسم
تا نہ پونہچے اونہین کوئے درہم
اون کا جسدم سراغ پائین ہم
معہ اسباب و مال و سیم و درم
اور کیا اطلاع امر اہم
حال سے خمر کے ہین ہم اعلم
عرض کی اوس نے سید اکرم
جو کہ بیہودہ بولا وہ اظلم
اور کہا خیر کچہہ نہین ہے غم
لانے والون سے جلد لین گے ہم
اتنے مین لائے مال اہل حشم
پڑہ چکے جب نماز شاہ امم

[illegible] ابن خاقان

اپنے خادم سے شہ نے فرمایا — او سے چلکے جبہ جا کے لایا شم
لے گیا جب کہ خادم دیندار — خدمت شاہ مین جبہ درہم
پیش کش کر دیا جو لایا تھا — شہ نے فرمایا جبہ لا اسدم
پھر گیا وہان جو وہ مع منصور — اور کہا جبہ کیون گیا ہے کم
اوسنے کی عرض میرے بیٹی نے — جبہ وہ لے گیا تھا شاہ امم
دوسرا جبہ پھیر دیا اوس نے — لا کے پیش حضور بحر کرم
شہ نے فرمایا یہہ میرا جبہ — تو جو رکھے ہے دوسرا اسدم
ہے میرے مال کا خدا حافظ — اوس مین ہوگا کبھی نہ بیش نہ کم
دوش پر سے اوتار کر جبہ — رکھہ دیا پیش سید عالم
گھر سے اوسدم امام دین نکلے — غش ہوا طاری اوسپہ داعی ستم
اوس سے پھر شاہ غیب دان نے کہا — شک تیرا دفع ہو گیا اسدم
جو امامت مین میری تھی تشکیک — تجھپہ ثابت ہوئے بوجہ اتم
ختم کرکے روایات یہ رضوان — کر دعا یہہ بخالق اکرم
یا خدا بہر آل پاک نبی — دار دنیا مین رکھہ مجھے خورم
زندگے بھر نہ کچھہ الم ہووے — ہو اگر غم تو ہو حسین کا غم

## منقبت جناب امام حسن عسکرے علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مرزا کلب حسین خان نادر

کرینگے مدح سرور ذی نسب — حسن نام ہے عسکری ہی لقب
معاون ہوے ہین امام ھدا — جو عقدہ یہان مشکل کے وا ہونگے سب

جو افکار لاحق تھے لیل و نہار
وہ سب دور ہونگے بتائید رب

عنایات شہ شامل حال ہے
گئے سب جو تھے ایام رنج و تعب

جو موسم تھے اندوہ و غم کے لیئے
قریب آگئے فصل عیش و طرب

حمایت پہ آئے امام ھدا
تردد کے پھر کون ہے جا ہی اب

نزول تفکر نہ تھا دہیان مین
مسبب نے پیدا کیا کیا سبب

اوٹھایا قلم بہر وصف امام
کہ ہے مدح شہ افضل و مستحب

عبادت ہے مصر گاہ مدح امام
قصیدہ صفت مین مین لکھتا ہون اب

سراپا سرفرازی ہوگی حصول
سراپا لکھونگا اگر با ادب

دون یوسف سی تشبیہ کیونکر اوسے
حسینون مین وہ شاہ ہین منتخب

وہ حسن دلاویز ہے واہ واہ
ہی شہرہ ہر اک سو میان عرب

مشابہ کہون قد کو کیا سرو سے
کہ آزاد بندہ ہے اوسکا لقب

کرے سرو قد سے اگر ہم سرے
تو مثل چنار اوسکو عارض ہو تب

گل گلشن حسن رخ کو لکھا
نہ تشبیہ رنگین ملے اور جب

بیاض رخ صاف و شفاف مین
ہی بیت ابرؤن کی عجب منتخب

قرین دونون رخسار ابرو جو ہین
قران مہ و مہر کا ہے عجب

ہے آئینہ روئے صافی پہ صاف
کہ قیمت ہی اوسکی خراج حلب

جو آنکھون سے تشبیہ نرگس کو دے
تو ہے فکر پر اپنے مجھکو عجب

جو نقطہ دیا خال کا بہر زیب
تو سب اوسکو سمجھے شفا کی ہی حب

ہے حال منور سے یون حسن زلف
کہ تارون بھری جیسے ہوتی ہی شب

بنین زلف مشکین وہ صاف رخ
ہے قبضہ مین اہل ختن کے حلب

جو زلف سیہ آئے رخسار پر
کہا سب نے یکجا ہوی روز و شب

عیان ہین یہ معنے بدر الدجے
خجل ہو گئے لعل و گوہر تمام
شکر مین نمک ملکے دیتا ہے لطف
وہ لب ہین کہ جس کا نہین ہے نظیر
کبھی پاؤن سے جنکو ٹھکرا دیا
نہ آئینہ کے قدر پہرا انکو ہو
نہین ہے سپر نیچے تلوار کے
نہان لب پہ ہے بو خوب تیغ
یہ ہے کہکشان جلوہ گر بدر ہے
طلا بنتی . ہی خاک پائے شریف
نہین ہے شرافت مین شہ کا نظیر
ٹھکانا لگے کیون کر اوس کا کہین
نہ الطاف شہ ہوئین اوس پر اگر
اثر جو دکھائے دعا شاہ کے
شفا پاتی ہین آکر اکثر مریض
یہ رائج قوانین شرعی ہوئے
ہین آئین ملت کے یہ زور شور
گدایان کوئے شہ دین ہین وہ
میسر نہ نان جوین تھی جنہین
عیوض قصر کے مصر فرملتے ہین
فقرا ہم ہتے عالم در شاہ پر

ہی رخ بدر گیسو ہی تاریک شب
جو دیکھے وہ دندان صافی و لب
تبسم کرین شہ نکیون زیر لب
ہی شیرینی سے اونکے پیکا رطب
وہ زندہ ہوئے گرچہ تھے جان بلب
کف پا کو دیکھین جو اہل حلب
یہ تونگے ابر سیہ ہے عقب
سپے برق کیا ہے یہ دامان شب
سپر نیزہ کے نیچے جو ہی عقب
قدم وقت رفتار اوٹھتی ہین جب
عجم کے شرف ہین تو فخر عرب
ہو جس پہ نگاہ عتاب و غضب
مزے مین ہو حنظل سی بدتر رطب
تو ہو ذی ولد جو کہ ہوئے عزب
کہ ہے کوچہ شاہ گویا مطب
کہ منسوب عفت ہی بنت العنب
ہوئے اہل دین تھی جو دنیا طلب
یہ فغفور و قیصر ہے جنکا لقب
وہ کہاتے ہین بادام سیب و عنب
کرم کرتے ہین شہ بجائے غضب
پئے کسب اخلاق و علم و ادب

نہ مومن مین ہو جب سر درا گر
عجب ہے عجب ہے عجب ہے عجب

گنہگار آئین گے جب حشر مین
شفاعت کے ہونگے شہ دین سبب

کرے اب ختم نادر تو اس نظم کو
کہ اطناب بھی ہے خلاف ادب

جو ہو ختم یہ نظم مدح امام
تو کر عرض با صد نیاز و ادب

جو سرگرم الفت نہو شاہ کے
جلین وہ جہنم مین مثل حطب

وہ آفاق مین ہو اسیر بلا
کرے دشمنی تم سے جو بے سبب

جو رنج دلی ہین وہ سب دور ہون
بسر زیست ہووے بعیش و طرب

رہون الفت شہ مین ثابت قدم
نہ جنبش ہو پاؤن کو بھی اک وجب

جو تحریر تقاریب مین لکھی یہ نظم
تو احسنت کہنے لگے مجکو سب

## مرزا رفیع السودا

عیب پوشی ہو لباس جو کسی کیا ننگ ہے
ہان اگر آئینہ بہتر اس صفا سے زنگ ہے

وضع کے کم مایہ اپنی کیا ترقی کر سکے
چاہئے دریا ہو یہ کیا آب گہر مین ڈھنگ ہے

بخش بہم پہنچا نہ محروم سے تجلے دلکو رکھ
صیقل اس آئینہ کی گرد شکست رنگ ہے

مرد وہ اپنی ہنر پوشی ہی جو مارے ہی دم
فی الحقیقت تیغ کو جوہر سے بہتر ننگ ہے

اپنی ہی جوہر سے ہون منت ہون شیخ عالی ہمتان
کوہ کی شمشیر کو کب احتیاج سنگ ہے

تک بھی رکھنا قدم اس آستانے گرد باد
خاکسار یکو ہماری سرگشتی سی ننگ ہے

ابروانکی کھینچی ہے شمشیر مژگان نے چھرے
حسن کے خوبین تیری تجھسے باہم جنگ ہے

آہ کس منھ سے کہون تجکو کہ ٹک ادھر تو دیکھ
شکل سے میرے سدا بیزار میرا رنگ ہے

تجھ سے کچھ تین ہے دوست اور دشمن سے کیا
آئینہ تصویر کا دور از غبار و سنگ ہے

سمجھے ہم سودا چمن مین مجکو آیا تھا نظر
اندلون شاید وہ کچھ شور جنون سے تنگ ہے

پاس کلہن پہ دماغانہ سا کچہ بیٹہا ہوا
اک غزل پڑہتا تہا یہ مطلع کا جسکے ڈہنگ ہے

## مطلع

شمع کا میری صدای خندۂ گل سنگ ہے
تنگ پڑی جا بول بلبل تو سر آہنگ ہے

ہو سکین نازک دلان کب روکش حرف درشت
عکس بال طوطی اپنی آئینہ پر سنگ ہے

یان سموم عشق سے کسکو ہے جوشش کا دماغ
شعلۂ آتش میری کانٹی پہ گل کا رنگ ہے

گرد ہوئین تو نہین خاطر نشینی کا دماغ
آئینہ ہون تو صفای میری مجہپر زنگ ہے

تنگ میری گلشن سے میری شور کر ابر بہار
یان صدای رعد آواز شکست سنگ ہے

اسمین حیرانی مین اوسکا قطع کر طول کلام
یہ کہا چرخ منقش کیا زمرد رنگ ہے

گوشۂ خاطر سے کرتا ہی عوض اس قصر کو
سر اوٹہا دیکہا تو تنگ اتنا ہی بولا تنگ ہے

ناگہ اس اثنا مین اک منعم نے یہ اوس سے کہا
بندہ خانہ کیا تمہین تشریف لانا ننگ ہے

ہر مکانمین مسند و ہر ایک جا فرش سمور
ہر طرف مطرب پسر ہر سو رباب و چنگ ہے

نوش کرنیکو کباب اور پینی کے خاطر شراب
دیکہنی کو رقص محبوبان خوش آہنگ ہے

یہ کہا سنکر جو ترغیب آپ کرتے ہین مجہے
اوسکو باور کیجئے گا یہ خیال بنگ ہے

ناز پروردہ جو مستغنا کی ہین اونکے تئین
یکقدم راہ طلب طی کرنا سو فرسنگ ہے

دیکہنا مراہ اجل اونکو تماشا رقص کا
درد دل سننا کسیکا اونکو عود و چنگ ہے

نعمت کیسی دلسوختہ پر اونکو کہانا ہی کباب
نت اونہین خون جگر پینا می گلرنگ ہے

خاک دنیا ایسے ہین وہ زیر مسند سے ہی کیا
عرش کے دامن پہ گر بیٹہین تو اونکا ننگ ہے

قبلۂ دنیا و دین یعنے امام عسکرے
جسکے میزان عدالت اتنی ہی پاسنگ ہے

ایک پلہ مین ہو کاہ اور دوسری پلہین کوہ
کاہ کو باور تو کرنا کوہ سے ہم سنگ ہے

پشت خارا ہوی تہرا ہوی پنجہ شیر کا
باز کا چہرہ پا انکا طائر آشیانہ چنگ ہے

گر قصیدہ کہتین سودا دعائیہ پہ ختم
قافیہ کو وسعت اب آگے نہایت تنگ ہے

مانگ لے جو مانگنا ہی تو صلہ اوسکا یہان
نہ خراج روم و مالیت نہ باج زنگ ہے

ہر گل امید سے محروم تیری دوستکا
ہو نہ جبتک گلشن دنیا مین آب و رنگ ہے

لالہ سان ہو غرق الشمین عدو تا سر قدم
پر شرر جسوقت تک دامان کوہ و سنگ ہے

## رضوان

ہے لکھا اس طرح مناقب مین
شہ کے اعجاز اور مراتب مین

کہ یہ تحریر ہیں حضور حسنؑ
تھا وہ احباب اور مصاحب مین

متوکل مرے گا کب یا شاہ
جان کب تک رہی گی قالب مین

آیہ شرزہ غون سبع سنین
لکھا سرور نے اس مجادب مین

اول سال پندرہ جو ہوا
روح باقی رہے نہ قالب مین

ہے لکھتے ہین احمد بن یحیے
مسجد جامع کے جانب مین

اوس جگہ جمع تھے بہت احباب
ذکر کرتے تھے سب مطالب مین

تھے حسن بن سماعہ بھی اوسمین
ذکر شبیر کے تہا مناقب مین

اور زید سے علے کا سب احوال
کرتے تھے سب بیان مصائب مین

اونمین اک شخص تہا غریب وطن
نہ شناسا تہا بل اجانب مین

یہ کہا اسنے لو اے یارو چہ
میرے اک شخص ہے مصاحب مین

اوسکے ساتھ لیون یا کاہن
اوسکی باتین ہین سب غرائب مین

بیٹھے تھے اوسکے پاس ہم سب لوگ
آیا سا [illegible] لگے اک صاحب مین

کہتا تھا سال حشمت بسیار
گذرا اوسکا [illegible] اقارب مین

کی بہت اوسکی عزت و تکریم
[illegible] اقارب مین

جب گیا وہان سے وہ امیر کبیر  
یہہ کیا حکم اوسکے جانب مین

کل کے دن ہوویگا یہ پیش از ظہر  
مبتلا جان ہو معاقب مین

جب سنا اس سخن کو راوی نے  
کہا دخل انکو ہے مغائب مین

تین شخص اوسمین سے ہوئی ہم عہد  
گر نہ سچ ہو یہ قتل ہو شب مین

جب ہوے صبح تو نماز پڑہے  
گئے اطفال جملہ مکتب مین

ذکر تہا یہہ تمام لشکر مین  
بسکہ رکہتا شراب شرب مین

پیا کے نشہ مین بدحواس ہوا  
موت آئی بس اوسکے جانب مین

گرکے مالک کو جان دی اوسنے  
پہنچا جاکر شہاب ثاقب مین

جو ہتا فرمایا شاہدین نے ہوا  
کہ وہ تھے مظہر العجائب مین

ختم اسجا حدیث ہوتے ہی  
عرض کرتا ہے اب مطالب مین

دین و دنیا کا غم نہ آئی پاس  
روؤن شبیر کے مصائب مین

درگہہ کبریا مین کہہ رضوان  
نکرے مبتلا مغائب مین

ہوے حاجت روا میرے یارب  
نہ کبہی دیر ہو مآرب مین

## منقبت جناب امام ثانی عشر فنا الفرمای قضا و قدر جناب امام محمد مہدی آخر الزمان عجل اللہ ظہورہ صلواۃ والسلام علیہ وعلیہم اجمعین مرزا رفیع السودا

جو شکل پیمان نے مجھے بہر عرض حال  
دی سوز بان دہن مین ولیکن سہی محال

ہر گز کسی گرہ کے لئے ہنر خراش دل  
مارا نہ آسمان نے کبہو ناخن ہلال

اجزای کاربند ہی عالمکا اوسکے ہاتھ
چرخ چشم عاشقان کے جاری باتصال

روشن ہے شمع کشتہ کے پھر کر جلانی سے
یعنے کہ بعد مرگ ہی آرام ہے محال

روشن طبیعتوں سے برا ہے یہ تیرہ عقل
کرتا ہی نور عقل کے سایہ کو پائمال

رکھتا ہے پر غرور کو جو نیزہ سر بلند
جو جادہ خاکسار دئی ہی زمین پہ ڈال

اک تن نوالہ خوار نہو اس سے تا ابد
ہی سرنگون ازلسے یہ اب کاسہ سفال

ہر روز نعمتوں سے کرے سفلہ کو غنے
محتاج نان شب ہو سدا صاحب کمال

پارہ کو دی ہی رتبہ اکسیر بعد مرگ
دولت کبھو کسیکو ندی اوسنے بے زوال

گر پا ہی سوختن نہ رہے اوسکے درمیان
ہرگز کرے نہ شمع سے پروانہ کا وصال

سو پردہ میں رکھے یہ بوی گل کو بے تمیز
پھاڑے سے نقاب وہ می حیا کی یہ بدخصال

ڈہانپی ہی جانماز تلے زاہدونکی عیب
دیتا ہی راز عشق کو پردیسے یہ نکال

ہم پر صدا رکھی ہی گلرنگ کو حرام
ہر شب رکھی ہی خاطر بلبل کو پر ملال

بوجہ اوسکے ہاتھ سے دل ہر دشت خار خار
گر بخت سخت ہی جگر کوہ کو خیال

ایدل غرض کسیکو ندی چین آسمان
شکوہ نکر تو اس سے کہ ناحق ہی یہ جدال

حاصل نہو سوای مشقت کی اور کچھ
آہن کو سرد کوٹی گر تا ہزار سال

ہم پست فطرتونپہ چلے کب نہ تیغ چرخ
دوڑی اودہر ہی آب جدہر ہو زمین ڈہال

گر ہو شعور اس سے بچا ہین کشود کار
اس مطلع دوم کو پڑہین جسکے حسب حال

## مطلع

گردونسی کار بستہ کہلے کیونکہ ہی محال
ہرگز نہین ہی عقدہ کشا ناخن ہلال

بس کیا ضرور تہا جو کیا شکوہ سپہر
ایدل تو ہرزہ گو ہی اپنی زبان سنبہال

خواہش ہی دو جہانکی اگر تو زبان سے
جز مدح شاہ مردان مت سخن نکال

مہدی ہادی وہ اگر اوسکا ہوی حفظ
کہل جائین سب نے من کے گرداب مین ابہی
جنکے قدم سے گلشن دنیا نے یہ شرف
شبنم نہین کہ چہرہ گل پر ہر ایک رات
ہمین قدم سے اوسکی جہائین خوشی کے ہاتہ
ممکن نہین کہ رات کو شاخ درخت پر
اوسکا قدم ہندی جہانکی جو درمیان
اس خاکدانکی اوپر ہو اوس کا بار حلم
ہووے زمین زیر و زبر آسمانکی ساتہ
کہینچے خدا انکو وہ طرف آسمانکی سیر
کردی فتیلہ کاہکشان کا وہ مشتعل
ہم نسبتی سی مہکے جو انکو یہ کیطرف
یک آن بیچ خوشہ پروین کے واسطے
جب سے نے اوسکے عہد نے جگکو دیا شرف
اوس آب سے نمط کہ جو کائی کے ہو تلے
بعد از بہار ہووی خزان پر طمانچہ زن
آہو کی دشت مین جو سنی ہو صدا ہی پا
اشجار ہوی ہین سہلی یہانتک ضعیف و خشک
جنجہ کچہہ لکہو نہین اوسکی سخاوتین ہے بجا

ڈر کرکے خاک کے تو قوی ہی یہ احتمال
لے مشرق تا بمغرب جنوب اور تا شمال
پایا نہ وہ سمانہ سکے عرش کا خیال
گرتا ہے عرش سی عرق شرم انفعال
زائل ہوی ہی اسقدر اب صورت ملال
رکہتا ہو مرغ پر کئین اپنی زیر بال
کب چار عنصر ونمین لے ہی حد اعتدال
اہل جہانکی آئی سر اوپر عجب زوال
مانند رنگ شیشہ ساعت بانقال
اوسکا اگرچہ یک شرر آتش جلال
گردون کف ہوا سی یہ اور جای مثل سال
گردونک اغماض کو کرتا ہے احتمال
تاک فلک پہ آمی خدا جانی کیا زوال
ہر خم کے پیچ تب سی تو می پر ہے یہ وبال
چہپتا ہے کہیں پیچہے درد کے دہشت سی یہ لال
گلشن مین اوسکے عدل سے ہر برگ ہے نہال
چہپنی کو بجز ڈہونڈہتی ہین خانہ شغال
کرتے ہین اپنے موہنہ مین سدا موجہ ضلال
یہ مطلع حضور میری بات پر ہی دال

## مطلع

چاہی اگر کوئی دو جہان کا متاع و مال
برسی ترا جو ابر کرامت زمین پر
مرضی مین گر چلے نہ تیری ایک دم سپہر
جون موم تفتہ آہن ہو جائے منفعل
شمشیر گر علم ہو تیرے جن و انس کا
ماری اگر تو ہر کمر آسمان او سے
شاہا تیرے جو نشتر خنجر سے ایکدم
ہی کیا عجب کہ خوف سے ہر عضو کی رگین
تیری سمند کے مین ستایش مین کیا کرون
آئینہ سپہر مین پڑتا ہے اوسکا عکس
سر عقیق اوسکے راہ ہی پیکر کے ہمسرے
جبتک وہ مرد کسی نہ پونہچے فترہ تلک
یک پایہ اسکو تخت سلیمان نسے کم نجان
سب جن و انس و دیو و پری اور وحش و طیر
شاہا تیرا بیان شجاعت مین کیا کرون
دعوای بندگی ہو جسے اوس جناب مین
ستک مین فیل مست کے ماری اگر وہ تیر
سوفار سطر جسے نمودار ہو رہے
بس جسکے ہر غلام مین قدرت ہو سقدر
تیری ثنا و مدح کوئی مجہسے ہو سکے
دریای طبع سے یہ گئی گوہر سخن
تیری گدای درسی کری آگی وہ سوال
پیدا بجاے دانہ گہر ہون ہر ایک سال
دست قضا بہنکو وسی دیکی گوشمال
گر تجہہ فشار پنجہ سے آگاہ ہو جبال
ہو جای خشک خون گیا تو تکی مثال
گاؤ زمین کے تن سے نہ لاگا رہی دوال
دشمن کے دل مین سہو سے گذری اگر خیال
جا مغز استخوانکے چہپین شمع کی مثال
تعریف نقش سمکی ہی اوسکی بہت محال
نادان جانتی ہین کہ نکلا ہی یہ ہلال
ساتہہ اوسکے دوڑے گر نگہ دیدۂ غزال
پونہچے وہ اوس جگہ کہ نہ پونہچے جہان خیال
ہووی جو تو سوار عدو کے پی قتال
حاضر نہون کا ب سعاد تمین کیا مجال
ہیہات اس بانکی تئین کب ہے یہ مجال
اوسکی تئین ہی فن شجاعتمین یہ کمال
گر دشمن استخوانکے کبہو بند ہووی بحال
جو اژدہا پہاڑ سے جہانکی ہی سر نکال
خالق جہت اوسکی مدح ہی مخلوقکو محال
ہی کیا لب و دہن مجہے کیا فضل و کیا کمال
تیری نیاز کے لئی پونہچے مجہے رسال

ای شاہ دین پناہ شتابی سے کر ظہور
تا دوست ہو دین شاد تو دشمن ہون پایمال

اکثر جو اختلاف ہین دین نبی کے بیچ
اس مچہلکے کا تچہپہ ہے موقوف انفصال

سو وا کو آرزو ہی کہ جب تو کرے ظہور
اسکے بھی مشت خاک تہوی صف نعال

تیرے ہر ایک دست کا مانند صبح عید
صفحہ مین روزگار کے روشن رہے جمال

جون شام سلخ ماہ محرم تمام عمر
ظلمت مین وہ بسر کرین اعدای بدخصال

## مرزا کلب حسین خان نادر

حد سے افزون جو ہوی خلقمین خون ناحق
عرش سے فرش زمین سرخ ہی مانند شفق

نہ ضیا ماہ مین باقی ہی نہ خورشید مین نور
بی شفق شام ہے تو رنگ سحر فق ہی فق

غدر اطراف جہانمین ہی خدا خیر کرے
ظلم کا نام کسی جا ہے نہ مذکور فسق

دار پر اوسکو چڑہاتی ہین مثال منصور
لب پہ آجای کسی شخص کے جو کلمہ حق

راست جو کوی کہی کاٹتی ہین اوسکی زبان
شنوا گوش اگر پائین تو پہر دین نہ سبق

ہر طرف خلقمین طوفان ستم اوٹہا ہے
کیا تعجب ہے جو ہو غرق فلک کے زورق

آتش رشک سے جل جلکے مثال چنبر
سیکڑون رنگ بدلتا ہی یہ چرخ ازرق

ظلم یا ظالم ظلما کے صدا آتی ہے
پڑہتے ہین طفل دبستان جہ مکتب مین سبق

منقلب ہے دو قلق کو جو کوئی کرتا ہے
تو بہی حاصل وہی ہوتا ہی جو تہا درد و قلق

نفس گرم کی تاثیر فزون ہی حد سے
جگر سنگ عجب ہے جو نہ ہو جای شق

سبکو ہوتا ہے یہ شک آگ لگی ہی شاید
آہ جان سوز سے جلتا ہی جو چرخ ازرق

گرم طغیان ہے ہر ایک آنکہ سے دریای سرشک
خوف ہی غرق نہو جای فلک کے زورق

داغ دل خونمین ڈوبے جو نظر آتی ہین
شک یہ ہوتا ہی کہ ہی مہر نہان زیر شفق

مطمئن دل نہین ہوتا ہی پریشان جو اس
ٹوٹے شیرازے تو ابتر نظر آتی ہین ورق

ہوتی ہے انکی تب مرو صحبان صرصر
گرمی آتش غم سے اگر آتا ہے عرق

مائل ظلم و ستم خلق مین سب ہین یکسر
نہین امید ترحم کی کسی سے مطلق

قدر کچھ علم و ہنر کے نہین باقی افسوس
بی لیاقت او نہین سب کہتے ہین جو ہین الیق

مسکن زاغ و زغن باغ جہان ہے بالکل
خلقمین اگلی سے زینت ہی نہ ویسی رونق

سامنا دلکو ہی ہر ہفتہ انہین ساتون سے
حسرت و یاس و غم و درد و عنا رنج و قلق

سرخ غصہ سی اگر رنگ کسی کا ہوئے
شک ہر اک کو یہی ہوتا ہی کہ پھولی ہے شفق

راز فتنہ ہوا فاقہ ہے اکثر مہمان
نہین باقی غربا کی لئے اب سد رمق

گرمی رنج سے ہی یون دل مضطر بیتاب
آگ پر جیسے کہ قایم نہین ہوتا ہی زیبق

جو پریشانی ہے ہر فرد بشر کو حاصل
گنجفہ کے بھی نہ ہر طرح سے ابتر ہون ورق

رخ ہین اس عہد مین بھی جنکو شہی کی دیکھو
ہو گئی خلقمین ہمرتبہ فرزین بیدق

سچی یہی فکر کہ آئی جو صدائے غیبی
اہی گرفتار غم و رنج تشاویش و خلق

لکھ کچھ اشعار صفت مین شہ دین پرورکے
لے قلم ہاتھ مین رکھ پیش نظر سادہ ورق

قرۃ العین علے نور نگاہ زہرا
جگر و جان جناب نبوی حجت حق

سہاپی داد دہی جیسے کہ کسری فایق
صاحب الامر عدالت کے لئے ہین الیق

ایسے خوش رو نظر آئی نہین دنیا مین کبھی
لیگئے حسن مین یوسف سے بھی شہ گوی سبق

قد موزونکو جو طوبی کہون تو زیبا ہی یہ
کہی رضوان چمن خلد سے الحق الحق

رخ ہے قرآن تو تفسیر خط نورستہ
ابرو آیت ہی تو ہی خال ہمزہ مطلق

کریں دعوی رخ انور سے صفا کا جو کبھی
مہر کو رعشہ ہو تو ماہ کو عارض ہو بہق

کیمرون جو روی کتابیکی صفت کو تحریر
کم نہ قرآن سے ہون میرے قصیدہ کے ورق

خوش نما خال ہی یون چہرہ نورانی پہ
جیسے ہوتی ہی ستارون سے قمر کو رونق

رخ رنگین جو کبھی عکس فگن ہو جائے
گل سے خوش رنگ نظر آئی چمنمین زنبق

سہین شبنم کے یہ قطرہ نظر آتی ہین تمام
موجزن حسن نہو دیگا یہ پیشانی مین
لیلۃ القدر سے بیقدر اگر زلفو نسے
صفت زلف مسلسل کو کرون جو تحریر
عکس گیسوی سیہ جسم دم گلگشت پڑا
صفت چشم کے نکیون انکہونسے ملحے لکہے
خط نورستہ سی ہی یون رخ رنگین کے بہا
عکس افگن ہو اگر سبزہ خط رخسار
شبنم تر نظر آتے ہین گل گلشن پہ
لب رنگین کے صفت زیر رقم خامہ سے
یون حنا پنجہ رنگین مین نظر آتی ہے
دست رنگین کے مثال ور سر دستہ ہی یہ
چرخ نے شاہ کی شادی مین کئی انجم نثار
گرم رفتار اگر مرکب خاصہ ہوے
واہ رہی سرعت مضبوطی تیزی خرام
تیغ خونریز نظر آئی ہی یون زیر نیام
حکم تزئین مکان کو جو کبہی ہوتا ہے
بیٹہی جو کنگرۂ قصر فلک فرسا پر
چرخ کو اپنے کواکب سی پشیمانے ہو
شاہ کو رتبہ افضل ہے جو ان لفظو نسے
حامد حق ہنو کس طرح زبان دربار

رخ گل ہاد و تم آیا ہی ندامت سی عرق
خوشنما ساحل دریا مین ہو جیسے زورق
کیون ہنو نور جبین دیکہہ کے شرمندہ فلق
پیچ در پیچ ہوں اشعار کے معنی مغلق
ہو گئی سنبل گلزار کو دونی رونق
مردم دیدہ حور اہی سیاہی مین سحق
سبزہ سے ہوتی ہی جسطرح چمن کے رونق
لب رنگین چہو یا ری ہین برنگ فستق
رخ رنگین پر اگر گرمی سے آجای عرق
ہاتہ آئی جو تحریر اگر گل کے ورق
گرین سنجرف مین حل جیسے کہ سونیکی ورق
پنجۂ مہر جہانتاب پہ آئی ہی شفق
نقل در کار ہوی جبکہ برائے ساچق
گرد میر پونہچے نہ سپہر و ہم و گمانکا ابلق
طے کری عرصۂ کونین تو آئی نہ عرق
جلوۂ ابر مین جسطرح سے ہوتی ہی شفق
قصر عالی مین بچہاتی ہین ملک استبرق
طائر قدس سے سرپر ہو یقینًا لق لق
قصر کے دیکہے اگر وقت چراغان رونق
ہے بجا کہئے اگر اعلم و افضل اصدق
مصدر حمد سے ہی نام مبارک مشتق

طلس و کشمیر عطا اوسکو کیا ہی شہ نے
چرخ کو پھر قبا اطلس زنگاری دی
حاصل مصر عطا اوسکو ہوا کرتا ہے
پھر ضیا اوسے فلک اسمین ہی پر لوز زمین
کوئی دنیا مین مقابل نہین ہو سکتا ہے
کم گدا ایسی ہین اوس شاہ کی شاہان جہان
منتظر مقدم عالی کے ہین آقا مین سب
اب خدا کی لئے پاشاہ کرو جلد ظہور
ہو یہ خونریز سے کفار بہنگام جہاد
آپ ہی صاف کرین کفر سے عالم کو تمام
داد مظلوم سے ملے ظالمونکو ہوی سزا
بادشاہی سی کسی کے ہمین کچہ کام نہین
مین یہ جانون کہ ہوی صاف خدا کی سعیت
تہا نہ اوسوقت مین کچہ فکر سخن کا موقع
کہکے لایا ہون قصیدہ جو نیاز دل سے
ہون مخالف میری یون تیغ شہ دین سے ہلاک
فیض تا مدحت شہ سی ہو ہر ایک کو حاصل
جلد جمعیت خاطر ہو نصیب نادر
آپکی لطف و کرم کے جو چلے باد مراد

شال جنکے بدلو نسے ہوی تہی لطف
شال خلعت مین ملے اور ہی پھر اشرف
مانگتا ہی جو کوئی سرور ودیکو ہوئی دق
علم مہر سے کب کم ہے جلوکی بیرق
ذات پاک آپکی ہی فخر رسولان سبق
پدر رحم ہو کوی پاک ہوا بن تعلق
دوری سرور کونین لیی ہتا ہی قلق
تا کہ ہو گلشن عالم مین زیادہ رونق
سرخ ہون غازیونکی پنجہ و دست مرفق
جد امجد نے تو کی فتح حنین و خندق
عدل و انصاف سے ہو جای زیبا رونق
تخت آرا ہون اگر آپ تو ہوی رونق
ہاتہ اوس ابن ید اللہ سی جو ہون ملحق
لی مدحت ہوی پھر ہمت عالی اوفق
لطف کا سرور ذیشانکی ہوا ہون محق
دست قاسم سے ہوا جیسے کہ تقسیم رزق
مینہ رسکے نہین اشعار مین معنی ادق
کبہی مجموعہ کے اجزا ہون پاشاہ ورق
پار ہو جگر الم سے میری شانا نہ ورق

عیش

فصل گل آئی ہی بدلی ہی ہوای گلشن / محو آرایش و زینت ہین عروسان چمن
فتنۂ حشر ہے راشک ہی باد بہار / شکل طاوس جنان مست ہین طاوس چمن
رہجو ہوئین ہین وان صورت انہار جنان / بلبلین شاخ صنوبر پہ ہین سب قہقہ زن
سرو اکڑے ہین کہڑے خلعت خضرا پہنے / وجد مین آکے نوا سنج ہین مرغان چمن
تخت پر خسرو گل بیٹھا ہی صد شوکت سی / سرو آزاد ادب سے ہین جہکای گردن
باغ مین چلتی ہی اسطرح دبی پاؤن نسیم / شرم گین آتی ہو جسطرح کسی گہر مین دولہن
پہرتے ہین مطرب و رقاص چلاجل در دست / بادۂ عیش سے سرمست ہی ہر غنچہ دہن
جام دیتا ہی می عیش کا ساقی بہار / جوش پر مستی سرشار جوانان چمن
جہومتا اوٹہتا ہی مستونکی طرح ابر سیاہ / برق ہی خندۂ ہر گل پہ غضب چشمک زن
سامنے صورت خدام صنوبر ہین کہڑے / مسند سبزہ پہ ہے شاہد گل جلوہ فگن
ٹہنڈی آتی ہین نسیم سحری کی جہونکے / خیمہ ابر بہاری ہے میان گلشن
نکہت سنبل تر سے ہی بہت شرمندہ / منفعل ہی نافہ آہو کے ہوا مشک ختن
قطرۂ شبنم کے نہین سبزۂ گلشن پہ عیان / لوٹتے پہرتے ہین مخمل پہ یہ در عدن
اوس پہولونپہ جو پڑتے ہی تو ہوتا ہی یقین / خسرو گل نے بہرے موتیونسے سبکے دہن
نہر کا عکس شفق سے وہ سنہرا پانے / آسمانپر وہ سر شام دہنک کا جوبن
گود مین جہک کے اوٹہاتی ہی وسی دایہ ابر / لڑکہڑاتے ہین اگر چلنے مین طفلان چمن
دمبدم ابر سیہ مست کی اوٹہتی ہین پہاڑ / یا الٰہی یہ گلستان ہے کہ ہی جنگلے بن
مستادہ رہ کی نہ کسطرح سے تاکین ہربار / خوشہ انگور کے ہین غیرت پروین و پرن
لطف برسات کا دکہلاتی گہٹا اوٹہ اوٹہکے / گا رہی ہین جو حسین باغ کے اندر ساون
سرپہ طفلان چمن کے وہ کلاہ اخضر / جسمین پہولونکی لگی گلنار قبا کی وہ پہبن
پیرہن لالۂ حمرا کا وہ نافرمانے / لب سوسن پہ وہ مسی کی دہڑیکا جوبن

پارہ ہوتی ہے کلیجہ کے ہوا کی سردے
محو نظارہ ہی کس حسن سے چشم بددور
دیکھتا ہوں میں جسے دید کا وہ شایق ہے
اثر نامیہ سے کوپلین اتنے پھوٹین
چارسو بوئے کباب بطمی پھیلے ہی
اسقدر باغمین ساقی نی لونڈہائی ہی شراب
آپکی نامیہ کا باغ جہانمین ہے وفور
دانہ زردجو گرتا ہے ہرا ہوتا ہی
اثر باد بہاریسے ہرا ہو دم مین
پہول ہی پہول پڑے ہین سبد گلچین مین
دیکھکر یہ نزہا دلکو میرے صبر وسکون
کیا سبب ہے کہ جو یون جوش پہ ہی فصل بہار
ساغر گلمین بہری ہی جو شراب شبنم
شاہد گل نظر آتا ہی جو مجلکو ہر نفت
آج ہی عید کوئی یا ہی کسیکی شادی
مغبچہ مجکو نظر آتا ہی شیشہ دردست
باغمین کے ہے جو جاروب کشی مژگانسے
باغ کو ہر توفی بنا رکہا ہی کیون رشک ارم
صافیان آبروان کی ہین جو جام گل پر
ڈالیان پہولونکی ہین نذر کسی کے خاطر
جب کئی بار کہا مینے بمنت آخر

قلزم سبز چمن شاید کہ ہوئی غوطہ زن
ٹکٹکی باندہی ہوئی نرگس شہلا ہی چمن
چشم مشتاق ہین دیدار چمن کے روزن
شاخ گل سے ہی فزون شاخ غزالان ختن
پہول پی پیکی ہوئے مست صبیحان چمن
زاہد خشک بہی آتا ہے نظر تردامن
سبز آتا ہی نظر دشت وجبل کا دامن
سبز ہے رنگ زمرد کیطرح خاک چمن
خشک ہونیکو جو پہیلای کوئی پیراہن
ڈالیان پہولونکی کہین ہین میان گلشن
ایک گلچین سے مین سطرح ہوا گرم سخن
ناچتے وجد مین ہین آنگے طاؤس چمن
قابل اس می کی ہے وہ کونسا شوخ پرفن
کسکو دکہلائیگا اسطرح کا اپنا جوبن
یا کوئی اور ہی تقریب میان گلشن
لڑکہڑاتے چلے آتی ہین جوانان چمن
صاف ہے سبزۂ بیگانہ سے صحن گلشن
کسکی آمد ہے بیان جلد کرای مشفق من
کون ہیکش ہے یہ کسکی لئے ہی سارا ختن
کون سا روح روان آئیگا کجہ کر تو سخن
سنکے یہ مجہ سے وہ اسطرح ہوا گرم سخن

آجتک تجکو خبر اسکی نہین ای نادان
کیا کہون تجہ سے کہ آراستہ کیون ہی یہ چمن

ہی شب نیمہ شعبان معظم غافل
ہی شب قدر یہ شب پیش عقیلان زمن

آسمان لئے ہین اسی شب کو نزول رحمت
قدسی آتی ہین پی تہنیت عید حسن

اسطرح خلد مین حورونے کیا اپنا سنگار
ہو شب عقد مین آراستہ جسطرح دلہن

لولیان جمع ہین آکے بجاتی ہین مدام
بربط و عود و مزامیر و رباب و ارگن

تہنیت مقدم کی حمد اعرش سے دیتا ہی ملک
اسی مین ساعت مسعود و زہی وقت حسن

خلف الصدق حسن ابن علی نور خدا
بطن مادر سی ہوا آجکی شب جلوہ فگن

نور عینین محمد ثمر باغ علی
راحت جان و دل حضرت زہرا و حسن

خاتمت منتظر و قایم و حجت مہدی
اوسی مولود مبارک کے ہین القاب حسن

شعر کہیہ مدح مبارک مین رقم کر جلدی
ہاتہ سی جای فضیلت نہ یہ ہما امکن

سنکے یہ مینے کہا سب ہے بجا پر ای یار
ایک مدت سے نہین مشغلہ شعر و سخن

جو تو نا سمجہا اور بڑی بات ہمی معنی ہین
مین کہان اور کہان مدحت سلطان زمن

شکر کیسے نور خدا کی ہو بہلا کیا مدحت
خامہ مقطوع ہی او میری زبان ہی الکن

کیا کرون فکر کہ مختل ہین مرے ہوش حواس
ہی شب تار مری آنکہ مین ورنہ روشن

مجکو رہتی ہی شب و روز بس فکر معاش
ہون پریشان صفت زلف بت عہد شکن

پاس کچہ بہی نہین جز حسرت و افسوس و ہراس
مجہسا نادار نہین کوئی تہ چرخ کہن

اور یہ بہی تو ہی انصاف تو کر دل مین ذرا
مین کرون وصف امام دو جہان فخر زمن

جب بیان کر چکا مین حال دل غم پرور
پہر کہا اوسنے کہ ای خسرو اقلیم سخن

رفع افلاس کی تدبیر یہی ہی نادان
کہ رقم کر صفت بادشہ سر و علن

پیش کش خدمت سلطان زمن مین کرنا
چل سجہا ورکے لئے ساتہ مرے در سخن

ہی یہ دربار شہنشاہ کریم ابن کریم
نہ رہی گا کبہی پابند غم و رنج و محن

اور پہ دلمین نہ لاتا تو خیال باطل
ہدیۂ مدح ہو مقبول سلیمان زمن

سنکے یہ اوسی لکہے بیٹھے یہ مطلع نور
ضو مین ہین مہر جہانتاب سے افزون روشن

## مطلع اول

مرحبا مہدی ہادی شرف اہل زمن
حبذا ای خلف الصدق شہ قلعہ شکن

## مطلع ثانی

ای امام دو جہان نور خداوند زمن
صلواتی و سلامے لک الفا الفا

قامت راست ہے تیرا الف لفظ اللہ
یا بگل جسکے نظارے سے ہی سرو گلشن

تیری پیشانی روشنکی یہ لکہے توصیف
لوح محفوظ الٰہی ہے جبین روشن

چشم فتان ہے غضب ہوش ربا عقل علے
چوکڑی بہولی جسے دیکہ کے آہوی ختن

تیر وہ ہین تیری مژگان مبارک کے سہام
جنسے پڑ جائین دل کفر مین لاکہون روزن

شب معراج مین ہے ابروی پیوستہ یہی
قاب قوسین سے مقصود خداوند زمن

صدف بحر امامت مین یہ گوش شنوا
ہی یہ بینی مبارک کہ ہی شمع روشن

پہر دکہا دے لئے نہین چہرہ پہ بینی کا مقام
مصحف رخ پہ ہی انگشت خداوند زمن

کیا تیرے عارض تابان سے مقابل ہوگا
زرد ہی چہرۂ خورشید لرزتا ہی بدن

کیون نہ ہونٹونسے ہو یاقوت بہلا خون جگر
ہین لب لعل تیرے رشک وہ لعل یمن

تیرے دانتونکی چمک برق کو تڑپاتی ہے
خاک مین ملگئی ہے آبروی در عدن

سیب فردوس برین غبغب لاثانی ہے
غیرت چشمۂ کوثر ہے تیرا چاہ ذقن

وام لی حسن شب قدر سیاہی اگر
سنبل خلد ہی وہ کاکل پرپیچ شکن

انکہی لہر جلی مرجائے نہ پانی مانگے
جسکو ڈس جائے تیری زلف سیہ کی ناگن

آفتاب فلک نور اگر ہین رخسار
غیرت صبح قیامت ہی بیاض گردن

گرد رخسار ہین ریش مبارک کا مقام
رحل شکلین ہی جو ہی مصحف خلاق زمن

پھر کہا دل نے نہین ریش یہ خط نور اسے
وہ بھوی ہی مہر جہانتاب تو ہے اوسکی کرن

شان ہے شان الٰہی ہی نمایان جس سے
دوش ہمدوش عنایات خداوند زمن

شاخ طوبیٰ ہین اگر ساعد نازک تیرے
عضو ہین ہین بازو ہی پر نور دو شمع روشن

ہاتھ وہ جیسے ہے دست ظہور بخشش
پنجہ ہے پنجۂ اعجاز شہ قلعہ شکن

اونگلیان ہین اگر اعجاز مین انگشت نما
ناخنون مین ہین سوا عقدہ کشائی کی چلن

کس طرح سے نہ کہین مصحف ناطق تجکو
سینہ گنجینۂ اسرار خدا کا مخزن

شکم صاف ہے یا آئینہ نور خدا
واہ رے خوش ہے ہی ناف ہے یا عکس ذقن

کیا لکھے وصف کمر عاشق تو ہی ہیچدان
غیب کا علم ہی مخصوص خداوند زمن

دو نو رانین ہین کہ دو آئینہ نور خدا
دو نو ساقین ہین کہ یکجا ہین دو شمع روشن

غیر ممکن ہے کہ ہو حال سراپا تحریر
ہی ڈھلا نور کے سانچے مین ہر اک عضو بدن

رشتہ عمر مسیحا ہے قبا کا ہر تار
دید کے شوق مین وا رہتی ہی چشم سوزن

اب لکھون وصف سخا و کمین نیا وہ مطلع
مرحبا جسکو کہی سنکے ہر اک اہل سخن

## مطلع

ہی عطا کا ترے مداح خداوند زمن
ہل اتی مین ہی سخاوت کا بیان روشن

حاتم طی ہی تری سامنی اک طفل بخیل
اس سخاوت کی کہان جعفر وافشین مین چلن

شہد کا ہو کوئی طالب تو ملے نہر عسل
شیر کا ہو کوئی سایل تو ملی نہر لبن

سایل شال کو استبرق و جنت ہو نصیب
لعل مانگے تو ملے شہر بدخشان و یمن

خانہ ویران کو ہی مانگی جو زمین ہو مکان
واہ رے جود و سخا اوسکو عطا ہو خور زا

ہند و شیراز و بخارا و حلب کابل و چین
بلخ و ایران و ہرات و یمن مرو و ختن

کوی انگور کا طالب ہو جو تجھ سے اگر
ہی تکلف ہو عطا خوشۂ پروین دہن

سایل گل ہو جو کوی تو ملے باغ جنان
مشک مانگے جو کوی پائے وہ تاتار ختن

آئینہ مانگے جو کوی تو ملے ملک حلب
ایک دانہ کوی مانگے تو عطا ہو خرمن

ایک قطرہ کا جو طالب ہو تو گوہر پائے
ایک موتی کوی مانگے تو ملے ملک عدن

کیمیا سیم کے طالب کو عنایت ہو ابھی
بدرۂ زر کوی مانگے تو عطا ہو معدن

اب پڑھوں وصف شجاعت میں وہ مطلع نادر
طوس ہو دنگ تو حیران ہو سنکر بہمن

## مطلع

برق شمشیر ہو پیدا جو اگر جلوہ فگن
بالیقین ہستی حاسد کا جلا دے خرمن

تیری ہیبت سے نہ لڑیں وہ کبھی اک دم بھاگیں
منچلے بیک کے ہتھیار جھکا کر گردن

تن کافر پہ نہ روکیں تیری تلوار کا وار
زرہ و بکتر و چار آئینہ خود و جوشن

دیکھیں اعدا جو میدان میں لڑائیکا تیرے
پہلوانان عجم سہو کریں جنگ پشن

زور چلتا نہیں کم زور پہ زور آور کا
کاٹ سکتا نہیں صابون کو تار آہن

کیا تعجب ہے ترے عدل سے ای نور خدا
آتش و برق رہیں دوستی روح و بدن

عیش تجھ پہ خیر ہے کرتا ہی رقم کسکی مدح
ہی فرشتوں کی زبان جسکے ثنا میں الکن

انبیا جسکے موصوف ہوں معترف ہو خدا
اوسکے تو مدح میں ہر وقت رہے [illegible]

ایک شمہ کا بھی شمہ نہ رقم ہو تا حشر
جمع و احصاء مدائح میں جو ہوں [illegible]

اس سے انسب ہے یہ کچھ عرض کروں اب پیش حضور
متوجہ ہیں ترے سمت شہنشاہ زمن

جلد ای منتظر منتظران ظاہر ہو
نور مقدم سے ہو تا چشم تمنا روشن

بھر گیا ظلم سے ظلمتکدۂ دہر تمام
مثل شب ہے مری نظروں میں جہان روشن

اب تو ہی کفر ہے اور شرع محمد ہی ضعیف
ذو الفقار اسد اللہ ہو اب برق فگن

پیستا ہے مجھے رو رو کے زمانہ ہر دم
تجھ سے فریادی ہی اے داد رس اہل زمن

آسمان در پئے آزار رہا کرتا ہے
تا کجا صبر ہو اے بادشہ سر و علن

مجکو شادی نہین ہوتی ہی سوا رنج نصیب
دیکھتا ہی نہین جسے پاتا ہون اپنا دشمن

پھر کہان جاؤن اگر پاس نہ آؤن تیری
در دولت ہی ترا اہل جہان کا مامن

جلد عشرت سی مبدل ہو یہ عسرت میری
رزق بی منت عالم ہو عنایت فورا

وسعت رزق بھی اولاد بھی ہو مجکو عطا
یہ عنایت ہو صلہ اے خلف الصدق حسن

آرزومند شفاعت ہی غلام دیرین
حشر کو ہاتھ مین ہو دامن زین کا توسن

سامرہ مین مجھے بلوا سے جلدی سوا
سر مین رای ہین ہو عیش حزین کا مسکن

سایہ نخل تولا مین رہین دوست نہال
ہو جدا تیغ ترا سے عدو کی گردن

## ناسخ

دکھا اوسکو جہان مین غل ہی جسکی آمد آمد کا
الٰہی ہون بہت مشتاق دیدار محمدؐ کا

بہار گلشن دین محمد اب دکھا یا رب
تردد بلبل دلکو ہے فصل گل کے آمد کا

گھسے مثل قلم پای طلب لیکن نہ ہاتھ آیا
بسان سایہ احمد نشان تصویر احمد کا

شجاعت مین کرم مین عدل مین صبر و تحمل مین
امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا

عبور اللہ نے اوسکو دیا ہے علم باطن پر
لیا ہر چند ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا

نفاق اوس ہی عیان پہبی شرک خفی کیونکر
محک ہے اوسکا سنگ آستانہ نیک و بد کا

کریگا جبکہ وہ اتمام اپنی حجت حق کو
زمانہ مین نہ رہیگا نام ملحد کا نہ مرتد کا

مسیحا بہر بیعت آئیگا چرخ چارم سے
نہین موسی سی کم رتبہ تیری جلوے کی ہیبت دا

جو نزدیک اوس سلیمان زمانہ کا دور آئیگا
بیابان تو نہین ہو جائیگا مسکن ام اردد کا

خدا تیرا معرف ہی ملک تیری موصف مین — نہین حد بشر کہنا تیری اوصاف بیحد کا
بنا ای مہر تابان قصر تابوت اپنی جلد سے — سیہ خانہ نظر آتا ہے یہ گنبد زبرجد کا
نہ سوی جاودانی ہو گیا ای شاہ دین تو نی — سر پر سلطنت تکیہ ہی گویا تیرے مسند کا
گرائی رکن دین یاجوج و ماجوج آکے دنیا مین — جو پشتیبان تو ہوتا نہ ذوالقرنین کے سد کا
نمازون مین مسیحا سا پیمبر مقتدی ہوگا — وہی رتبہ ہی تیرا جو کہ رتبہ تہا تیرے جد کا
بہرا انجھین یہ حقنے علم رطب و یابس عالم — سوا اسکے کہ پایا مرتبہ چوب مسند کا
معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ — برای قافیہ رکھا ہی مین نے میم احمد کا

## ناسخ

مولد ہے آج اوس شہ عالی جناب کا — جو گیارھوان پسر ہے رسالت مآب کا
مونھ دیکھین آفتاب پرست آفتاب کا — سرکائے اپنے چہرے سے کونا نقاب کا
قاری ہوی تمام مغنے جہان کے — خمار بیچنے لگے سرکہ شراب کا
انکار کیون وجود امام زمانین ہے — منکر تو شپرہ بہی نہین آفتاب کا
ہی مقطع غزل تیری دیوان صنع کا — قائل ہون ای خدا مین تیری انتخاب کا
آب و ہوا زمانہ کی کیسی بدل گئے — جب سے ہوا ظہور معلے جناب کا
قلقل کے بدلے شیشۂ مے دیتی ہین اذان — ہر ظرف مے ہے ظرف طہارت کے آب کا
شق جسنے چاند اشارہ انگشت سے کیا — یہ ماہتاب بہی ہی اوسی آفتاب کا
کیون عجز ہو بشر کو نہ تیرے سوال سے — یارا فرشتونکو نہین تیرے جواب کا
ہی العزیز حضرت یوسفکے خواب سے — رتبہ زیادہ حضرت نرجس کے خواب کا
تلوار ایک مین ہے خزانہ ہی ایک مین — عالم ہے دو دو ہاتہونمین برق و سحاب کا
کیا کم یہ معجزہ ہے ذرا سوچو مومنو — عمر ہزار سال مین عالم شباب کا

شیرین زبان بارہ کے بارہ ہوی امام　　یہ بھی اثر دہان نبی کے لعاب کا
وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا　　ہی آسمان ایک قرابہ گلاب کا
ہی رحمت خدا سے وہ محبوب مشرقین　　باعث ہوا جو نور خدا کے حجاب کا
گم قرص نان ماہ کرے گا نہ آسمان　　تجلی جلا سکے گی نہ دامن سحاب کا
صوفی جو ہین نماز کرین گے بجای رقص　　ڈالین گے دوڑا سجہ مین تار رباب کا
اے شہسوار مر کے جو ہوجاون خاک بھی　　بوسہ مجھے نصیب ہو تیری رکاب کا
ہین دست رعشہ ابکی موجین شراب کی　　پھرتا نہین شراب مین ساغر حباب کا
ہردم اگر حساب مین بارہ امام ہین　　پھر ڈر حساب کا ہی نہ روز حساب کا
انپر ہزار بار درود و سلام بھیج　　اس زندگی مین کام یہی ہے ثواب کا
تڑپے تیرا عدو تہ تیغ آفتاب　　تیر اعدو نشانہ ہو تیر شہاب کا
پائین گے تیرے سایہ مین آرام جن والانس　　سایہ ہے تو جناب رسالتماب کا
ناسخ کتب خدا کے منسوخ ہو گئے　　اب جابجا ہی درس خدا کی کتاب کا

## رضوان

مژدہ باد اے دل کہ اب صاحب زمان پیدا ہوا　　ثانی احمد امام انس و جان پیدا ہوا
نور سے اوسکے جہان سارا منور ہو گیا　　باعث ابقاء ارض و آسمان پیدا ہوا
گر نہوتی ذات پاک اوسکی نہوتا یہ جہان　　قائم آل نبی صاحب زمان پیدا ہوا
فرش سے تا عرش ہے فیضان جسکی ذات کا　　وہ امام اتقیا عرش آستان پیدا ہوا
ظلم کے ظلمت سے کر دیگا جہانکو پاک صاف　　دافع بدعت امام دو جہان پیدا ہوا
مومنین ہین شاد اور اہل ضلالت مین ملول　　غل ہے قتال گروہ مشرکان پیدا ہوا
مومنین کو دہر مین ہے تہنیت حور و ملک　　وارث تیغ علی صاحب زمان پیدا ہوا

ہو رہی ہیں دین و دنیا میں مبارکبادیاں
قدر دان ضرب تیغ دو زبان پیدا ہوا

کیوں نہ رد گردان ہو در سے ظلم و جفا کے پاو
ماحی کفر و ضلالت کا نشان پیدا ہوا

دین کا ڈنکا بجیگا اب زمین سے تا فلک
رافع اعلام دین صاحب قران پیدا ہوا

ہاتف غیبی کی آتی ہیں صدائیں دمبدم
یہ خوشی کا وقت ہی صاحب نشان پیدا ہوا

دشمنان دین سقر پائیں گے مومن باغ خلد
اب جہا نمیں قاسم نار و جنان پیدا ہوا

رزق پاتی ہیں تمامی خلق جسکے واسطے
آج وہ شاہ زمین و آسمان پیدا ہوا

مومنوں کی گھر میں ہے شکر ہوئی بیحد خوشی
خانۂ کفار سے شور و فغان پیدا ہوا

اسقدر او ٹھا زمین سے فرط شادی میں غبار
اور زیر آسمان ایک آسمان پیدا ہوا

جسم ابلیس لعین سے سنکے یہ شور طرب
گوشت غم سے بہ گیا ہر استخوان پیدا ہوا

پھر زبان اس بین سے رضوان کہ خوف و خطر
حسب شرع مصطفٰے کا حرز جان پیدا ہوا

یا الٰہی ہاتھ میں دامن ہو اوسکا روز حشر
جو پئی قتل گروہ مشرکان پیدا ہوا

# منقبت جناب عباس علیہ الصلوٰۃ والسلام

## از مرزا کلب حسین خان نادر

او ترانہ دل سے وبیان جناب امیر کا
نشہ چیڑہا رہا ہی خم غدیر کا

نشہ چڑہا جو عشق جناب امیر کا
چہوڑا نہ درد تک بھی خم غدیر کا

لکہوں میں وصف اوس شہ گردون سریر کا
مضمون بن رہا ہی قلم کے صریر کا

پہلو میں اقتدا ہو نقوش حصیر کا
تن پروری میں دہیان ہو پہر کیا امیر کا

مطبوع ہے ہلال جو ہیرا ہو شیر کا
ہے نقل کفش پا ہے جناب امیر کا

ذرہ نہ دگر ہے چرخ جناب امیر کا
ہے جام آفتاب پیالہ فقیر کا

کاٹا زمین مین جو پر جبرئیل کو
اللہ رے کاٹ تیغ جناب امیر کا

قسمت علی السویہ در آہنین کیا
اللہ رے زور دست شہ قلعہ گیر کا

سایل کو دی رکوع مین خاتم براہ حق
ایثار تہا یہ ختم رسل کے وزیر کا

کہاتے تہے وقت شام فقط کوفتہ شعیر
افطار صوم تہا یہ جناب امیر کا

بازار مین یہ کہتے تہے رستہ علی کو دو
اللہ رے انکسار جناب امیر کا

رقعہ جو پیراہن مین لب آب جو ملا
تہا اوس مین ثبت نام جناب امیر کا

کعبہ مین رکہے مہر نبوت پہ اپنی پانون
اللہ رے اوج شان جناب امیر کا

مسجد مین سب صحابہ کے در بند ہو گئے
رکہا کہلا سبہی نے مگر در امیر کا

محو نماز کوئی علی سا نہین ہوا
مشہور خلق پانو نے کہنچا ہے تیر کا

ماکان ومایکون سے تہا علم شاہ کو
در تہا وہ شہر علم بشیر و نذیر کا

آدم کے بگڑی بات علی کو بنانی رہتے
کہانا جو اختیار کیا تہا شعیر کا

اسود کے ہاتہ جوڑ دئے جبکہ کٹ گئے
مشہور معجزہ ہے جناب امیر کا

اژدر کو گاہوارہ مین دو ٹکڑے کر دیا
آغاز تہا یہ زور جناب امیر کا

پائی قطار اونٹونکی مانگی جو ایک نان
ہے غلغلہ عطا سے جناب امیر کا

افضل تہے ایک ایک سے اللہ ری شرف
کیا وصف ہو سکے پسران امیر کا

سب بیٹون سے زیادہ پسران شبیر و شبیر
عباس تہا عزیز جناب امیر کا

اس وجہ سے مہ بنی ہاشم لقب ہوا
تہا مثل حسن مین نہ رخ بے نظیر کا

اخلاق تہے حسن کے تو بوتہی حسین کے
تہا زور بازو مین جناب امیر کا

قطعہ

سب بیٹونکو سپرد حسن شاہ نے کیا
پونہچا قریب آنکی جب وقت اخیر کا

تفویض پر حسین کے عباس کو کیا
اللہ رے علم اوس شہ روشن ضمیر کا

آخر کو فدیہ بہائی کے عباس ہو گئے
ٹہرا درست اعلم جناب امیر کا

پیاسا لڑا جو تین شب و روز کا وہ شیر
ام البنین کے طرفہ اثر تہا یہ شیر کا

پڑہتے تھے روی پاک کو سب دیکہکر درود
محبوب تہا وہ لسکہ صغیر و کبیر کا

اہل صفا جو دیکہتے تہی رخکو کہتے تہے
کیا آئینہ ہے صنعت رب قدیر کا

یوسف نکیون چہپای رخ اپنا نقاب مین
شہرہ ہے اوسکے حسن عدیم النظیر کا

جب پر لگے کمانکی گوشہ تو اوڑہ چلے
رتبہ پر لیسے کیون نہ زیادہ ہو تیر کا

گل سے زیادہ باغ شہادت مین ہر عیان
غنچہ ہر ایک غازی کے پیکان تیر کا

اک رشحہ اوسکے دست کرم کا ہر اصلین
شہرہ یہ فیض بخشی مین ابر مطیر کا

دریا سے جب وہ ابر کرم مشک لیچلا
باران لگا برسنے ہر اک سو سے تیر کا

اسحق کہ طاقت بشر لیسے زیادہ ہے
ادراک حد وصف جناب امیر کا

کرتا ہے ختم اس لئے طومار نظم کا
مداح خاندان جناب امیر کا

کلب حسین مین ہون اگر تو میرا پدر
تہا کلب آستان جناب امیر کا

یا شاہ مبتلا ے تردد ہون اندنون
مخفی نہین ہی آپسے حال اس فقیر کا

حاجت نہین ہی عرضکی بیجا ہی التماس
ظاہر ہے حال سب میری رنج کثیر کا

بہر حسن برائے حسین شہید ظلم
صدقہ علو شان جناب امیر کا

نوک علم سے آپکے یا شاہ جلد تر
دل رخنہ دار ہوے عدوی شریر کا

رضوان

وصف عباس جری لا احیطہ تقریر مین
قوت خیبر شکن ہے بازوی شبیر مین

قاسم نا روحنا لنسے خلد لے جا گیر مین
شان حیدر رہتی نمایان شکل اکبر [illegible]

واہ رہی ہمت رہی جرات رہی صولت کہ تہا
الامان کا شور جاری فرقہ بے پیر مین

مارد مردود جب لڑنیکو آیا آپ سے
خوب ماہر تہا وہ فن نیزہ و شمشیر مین

یہ رجز پڑہنے لگا سن ای جوان ہوشیار ہو
موت رہتی ہی ہمارے قبضہ شمشیر مین

نیزہ خطی میرا جسدم علم ہو سوی خصم
اب قضا کو جان لو پونچے ہی وہ تعذیر مین

ناوک دلدوز میرا ہی خطا جسمین نہین
کون ہو سکتا ہی سر بر مجہسے فن تیر مین

سنکے یہ عباس بولی ای لعین بس بس خموش
جرات و ہمت ازل سے ہی میری جاگیر مین

مین جوان ہاشمی ہون مجہسے سن ای خیرہ سر
میرا شہرہ مثل حیدر ہی جوان و پیر مین

مجہسے واقف کون ہوگا در فن جنگ جدل
کاتب قدرت نے یہ لکہا میری تقدیر مین

سنکے یہ غصہ مین اگر دوش سے لیکر کمان
چستی و چالاکی سے ناوک رکہا گیر مین

چہوٹنا اوسکا تہا چٹکی سے کہ برق تیغنے
بال و پر باقی نرکہے اوسکے مرغ تیر مین

پہر لیا کاندہی سی نیزہ اور یہ چیٹا وہ لعین
وار کرتا تہا وہ دست ابن خیبر گیر مین

دی شکا ایسی کہ آیا موہنہ کے بل وہ خیرہ سر
زور باقی تہا نہ ذرہ اوس تن بے پیر مین

چہن گیا نیزہ جو مارد کا تو رنگ رخ اوڑا
سر سے پا تک ہو گیا وہ غرق بحر قیر مین

نیزہ سے اوسکے کیا اک وار جو رہوار پر
بندہ گیا گہوڑا وہ فوڑا موتکی زنجیر مین

گرتے ہی گہوڑیکی مارد ہوگیا بیدست و پا
اوسنے دیکہا ہون پہنسا مین موتکی زنجیر مین

دی ندا یہ شمر کو گہوڑا میرا مارا گیا
اب پیادہ پا ہی آئی ہی میری تقدیر مین

تب غلام اوسکا سوی آقا معہ گہوڑے چلا
تا سوارہ وہ لڑے میدان دار و گیر مین

طاویہ لیکر غلام آیا جو آقا کے قرین
آگیا جوش شجاعت بازوی شبیر مین

مثل شیر نر قریب عبد پونہچا جب جری
راہی دوزخ ہوا اک ضربت شمشیر مین

اپنی گہوڑے سے اوتر کر طاویہ پر ہو سوار
آئی جولان کرکے قرب مارد بی پیر مین

جسگہڑی دیکہا یہ مارد نے کہ آیا شیر نر
جان گہبرانے لگی اوسکی تن بی پیر مین

دست بستہ عرضکی مجہپر جری اب رحم کر ۔۔۔ کوہی درپیچ رہا میری نہین تحقیر مین

دی ندا شاہ شہیدان نی کہ عباس علی ۔۔۔ پچ نجاوے صید آیا ہے تیری نخچیر مین

سنتے ہی اس حکم کے اکفر کو بس دو کر دیا ۔۔۔ غل اوٹہا احسنت کا کل ارض و چرخ پیر مین

کیا لکہون وصف رخ ماہ بنی ہاشم کے مین ۔۔۔ مہر تہا بے نور جس چہرہ کے اب تنویر مین

واسطے عباس غازی کی یہ رضوان عرضکر ۔۔۔ یا خدا حسرت میری آجای اب تسیر مین

## منقبت ہمشکل مصطفے گلگون قبا جناب علی اکبر علیہم آلاف التحیۃ والثنا مرزا کلب حسین خان نادر

نگیرہ کہنچ رہا ہے چمن مین سحاب کا ۔۔۔ ساقی شتاب دور ہو جام شراب کا

دیتا ہی لطف بادہ کشونکو زیادہ تر ۔۔۔ گلشن مین جہوم جہوم کے آنا سحاب کا

درکار قصر ہو جو پئے نازکان باغ ۔۔۔ دی جویبار رہنے کو بنگلہ حباب کا

آمادہ بہر نقل ہون دانہ نجوم کے ۔۔۔ ساغر جو ماہ ہو تو ہو جام آفتاب کا

اللہ ری جوش نامیہ و خوبی بہار ۔۔۔ سرسبز ہو گیا جو کدو ہی شراب کا

زلف پری و حور کو آتا ہی اوسی رشک ۔۔۔ عالم نسیم مین ہے عجب پیچ و تاب کا

زینت کیواسطے روشونپر جو چلتے ہین ۔۔۔ عالم ہر ایک لالہ مین ہے ماہتاب کا

نیند آگئے فصل گلمین کسیکو یہ ذکر کیا ۔۔۔ مضمون جانتی ہین خیال ورخواب کا

غوطے لگا رہی ہین ہر ایک سمت بلبلین ۔۔۔ گلچین نے آج حوض بہرا ہے گلاب کا

سختی نہین ہی نام کو فصل بہار مین ۔۔۔ ہر خار پر گمان ہے مخمل کے خاب کا

اہل شباب پڑہتی ہین سعدیکی گلستان ۔۔۔ ہی سبکو درس عشق و جوانیکی باب کا

ایام گل مین بادہ کشونکا ہی دور دور ۔۔۔ فتوی دیا ہی قاضی نی شرب شراب کا

پیر مغانکی کرتی ہین میخوار خدمتین
تو کر ہر اک ہی سر خط جام شراب کا

بہر بہر کے میکی کشتیان پیتی ہین بادہ خوا
دریا ہر اک طرفکو روان ہی شراب کا

می کا جو برسی ہے تو کچہہ اسکا عجب نہین
بارش سے انقلاب ہی لفظ شراب کا

میخانہ مین نہ کیون بط می تیرتی پہرے
ان روزون موج خیز ہی دریا شراب کا

سیلاب می سے سرخ ہوا ہی جو آسمان
سب کہتی ہین حباب لوٹا ہی شراب کا

فلک فلک جو کشتی بادہ ہی فی المثل
تو آفتاب چرخ ہے کنٹر شراب کا

کیا گل کہلے چمن مین خدا جانی دیکہئے
تختہ قلم ہوا ہے ہر اک سو گلاب کا

سب جانتی ہین جام می سلسبیل اسے
رضوانکی ہاتہہ مین ہی جو ساغر شراب کا

آٹھون پہر ہین نور کے جلوہ جہانمین
شب ماہتابکی ہی تو دن آفتاب کا

پیر مغانکی ہاتہہ جو مہندیسی سرخ ہین
جلوہ ہی ریش قاضی پہ رنگ خضاب کا

مستان باغ پیتی ہین بادہ سبو سبو
کیون حاسدونکین صرف ہو خون ناب کا

فرمان عزل قاضی کو سرکار نے دیا
متروک محتسب سے ہی کام احتساب کا

کرتا ہی امتناع جو شرب شراب سے
قاضی کو جانتی ہین فرشتہ عذاب کا

عہد شباب جوش جوانی ہی ان دنون
می سی ابہی مقام نہین اجتناب کا

لیکن شراب سی می عرفان مراد ہے
جسکا کہ استعمال سبب ہو ثواب کا

بادہ کشونکے کیون نہ معطر دماغ ہون
شیشون مین می کے پہول پڑا ہی گلاب کا

نرگس برشتہ دل ہوا گر رشک چشم سے
تو می کشونکو لطف ہو بوی کباب کا

باطن مین گانیکا ہی حسینونکو جو خیال
دلکا ہر ایک پردہ ہی پردہ رباب کا

بیدار و ہوشیار ہین ایام گلمین سب
کیونکر ہو دخل دیدہ نرگس مین خواب کا

فیض ہوا سے طوطی خوشرنگ بن گیا
نکلا جو بیضہ تو رہے بچہ غراب کا

حیرت ہوی جو دیکہہ کے مجکو وفور لطف
پوچہا سبب زیادہ چمن کے شباب کا

آئی صدائے غیب کہ تجھکو خبر نہین
ہی فیض شاہزادہ عالیجناب کا

فخ عظیم شائین ہے جسکے باپ کی
جد کو ہی رتبہ انفسنا کے خطاب کا

آئینہ جمال پیمبر ہے خلق مین
جرأت مین یادگار ولایت مآب کا

آتا ہی جیمین مطلع ثانی رقم کرون
رہبر و میرا قلم ہو طریق صواب کا

## مطلع

پونچے بہم جو مجکو ورق آفتاب کا
نقشہ کہچے شبیہ رسالتمآب کا

ہی راستی مین قامت موزون جو بیمثال
سب جانتی ہین اوسکو الف انتخاب کا

رخ چاند سا جو پیش نظر ہو تو ہے یقین
منکر ہو آفتاب پرست آفتاب کا

رخسار کے بہار جو پیش نظر ہوئی
بلبل یہ سمجھے پہول کہلا ہی گلاب کا

دیوانین جو روی کتابیکی ہو صفت
مصحف ہر اک ورق ہو نکیونکر کتاب کا

گل ہے جو چہرہ کو کبہی دیکہا تو رشک سے
منہ زرد ہو گیا ہی گل آفتاب کا

اوٹہے نقاب چہرۂ پرنور سے اگر
جلوہ نظر کے سامنے ہو آفتاب کا

یوسف کو حسن وہی مبارک سے تہا حجاب
بیوجہ تہا نہ چہرہ پہ آنا نقاب کا

اٹھارہوان برس ہے مسین بہکیتی ہین اب
آغاز ہی جوانی و عہد شباب کا

مطلع صفت مین ابرو نکی کیون نہ فرد ہو
رخ کے بیاض مین ہے یہ شعر انتخاب کا

تشبیہ تام کب ہے جو نرگس سے دون مثال
آنکھو نمین گہر ہے شرم و حیا و حجاب کا

در پیش وصف گیسوی مشکین جو ہی مجھے
جاہی مداد صرف کرون مشک ناب کا

لہرا رہی ہے زلف رخ نوربار پر
یا آفتاب پر ہے یہ ٹکڑا سحاب کا

کب سنبل چمن مین یہ ہیتین خوبیان کہین
زلفون نے ڈہنگ سیکہہ لیا پیچ تاب کا

سبزہ نہین ہے مصحف رخسار پر عیان
شیرازہ جانتا ہون مین اوسکو کتاب کا

سہر کلام والب جان بخش ہو اگر
یارا نہو مسیح کو ہرگز جواب کا ۰

توصیف خال لب کے کرے کیا کوئی بیان
گویا کہ فی المثل ہے بتا سا حباب کا

یون خال ہین عیان لب شیرین شاہ پر
جیسے ہجوم ہو وے عسل پر ذباب کا

غنچہ ہزار خوش دہنی ہین کری کلام
پر ہو جواب کب دہن لاجواب کا

دندان پر صفا کی جو دیکھین آب و تاب
دل پانی پانی کیون نہو در خوش آب کا

ہین دانت بیمثال تو لب بی نظیر ہین
کب ہے جواب وس دہن لاجواب کا

آب حیات و آب بقا آب زندگے
رکہا ہے نام شہ کے دہن کے لعاب کا

صدرہ سے اوج مین ہی فزون شہ کا قصر
در پر گمان کیون نہو جنت کے باب کا

برپا وہ جبکہ ہو تو ٹہرتی نہین نگاہ
سورج کلس ہے خیمہ زرین طناب کا

طوفان قہر و غیظ تلاطم مین آئے جو
موجین نہ گہر بگاڑ سکین پہر حباب کا

جس ماہی ضعیف کو ایذا نہنگ دی
موجو نسے ہو نشان عیان پیچتاب کا

چادر کو ہی چرا ہی جو پاسے نیکے نہر پر
دوڑلے عدل شاہ کٹورا حباب کا

یہ ہے وفور عدل کہ بجلی اگر گرے
خرمن کبھی جلا نہ سکے ماہتاب کا

تہرائے مثل بید نہ کسطرح آفتاب
گوشہ جو اسطرف کو ہو چشم عتاب کا

قوس فلک کے طرح سے بیمثل ہے کمان
جو تیر ہے جواب ہے تیر شہاب کا

کیا مدح تیر دنکی قدر انداز یونکی ہو
طرہ اوڑاتی ہی جو کلاہ حباب کا

یون ڈہال زیر تیغ خمیدہ ہی جلوہ گر
جیسے پس ہلال ہو لکا سحاب کا

بارش عدو کے خونکی کرتا ہی وقت جنگ
عالم ہے ابر تیغ مین گویا سحاب کا

رہوار بادپا ہی جو خاصہ سوارے کا
شک اوس کے چال پر نہو کیون سیل آب کا

دیکھی جو جست و خیز سواری مین اسپ کے
پارے نے ڈہنگ سیکہہ لیا اضطراب کا

ڈر جو کنار کا ہی تو سائیس وقت زیب
چوٹی مین عطر مل نہین سکتا گلاب کا

بادصبا تو پونہچگی گیا اوسکے گرد کو — بجلی نی مس کیا نہین تسمہ رکاب کا

حلقہ بگوش کیون نہ مہ نو ہو چرخ پر — حلقہ کبھی جو جلوہ نما ہو رکاب کا

اوڑتا ہی جب سوار یہین طاوسکے مثال — سب کہتی ہین پری ہی کہ گھوڑا جناب کا

مانگی جو کوی بہیک تو وہ پای اسقدر — محسود جود شاہ نہین ہے حساب کا

موتی صدف کو شاہ نی انعام مین دئے — دریا کو تاج بخش دیا ہی حباب کا

سب نازکون کو شاہ نی پرمایہ کردیا — خالی فقط ہی بحر مین گنبد حباب کا

فوارہ و نیر و نور عنایت ہی بیشتر — خالی تہ زمین جو خزانہ ہی آب کا

ابر کرم کی طرح برستی ہین وقت جود — کیون کر حساب ہو کرم بیحساب کا

مداحی اہلبیت کی کی ہے جو اختیار — مین جانتا ہون اوسکو طریقہ صواب کا

سیراب کیون نہوی زمین اپنی شعر کے — سیچا ہوا یہ قطعہ ہی موتی کی آب کا

مجہکو چہڑاؤ قید و غم و رنج و فکر سے — ای شاہ دین یہ کام بہت ہی صواب کا

یا شاہ جلد لیجئے مداح کے خبر — پرسان نہین ہی اب کوئی حال خراب کا

بیکاری و فراق عزیزان مسافرت — کیا ہی حساب میرے غم بیحساب کا

جو آشنای بحر عنایات شاہ ہین — دہو کہا نہ کھائین نہر جنان پر سراب کا

کندہ جو نام شاہ ہی دلکی نگینہ پر — اب دغدغہ نہین ہی مجھی التہاب کا

وابستہ ہون مین دامن الطاف شاہ سے — اندیشہ ہی زمانہ کے کیا انقلاب کا

مقبول یہ قصیدہ اگر ہو حضور مین — مطلب حصول ہوی دل کامیاب کا

تا در یہی دعا ہی خدا سے شبانہ روز — گھر ہو خراب دشمن خانہ خراب کا

مداح ہون شبیہ رسالتمآب کا
پیش نظر مرقع ہے ہر دم صواب کا

لوح جبین صفحہ ہے ام الکتاب کا
مطلع یہ خوب ہاتھ لگا آب و تاب کا

رفرف کا اور براق کا پرتو نظر مین ہے
ہمشکل مصطفےٰ ہی سوارہ عقاب کا

گر رخ کو شمس زلف کو واللیل مین کہون
ہی خوف روز و شب کے مجھے انقلاب کا

نسبت نہین ہے چہرۂ اکبر سے شمس کو
نقشہ کھچا ہے روی رسالتمآب کا

جس نور سے خلیل پہ گل نار ہو گئی
وہ نور ایک جلوہ ہی نور جناب کا

جلوہ نمایہ خود نہین فرق پاک پر
سایہ رسول حق کے ہی سر پر سحاب کا

جولان عقاب جبکہ ہوا رزمگاہ کو
بوسہ زمین لیتی تہی اوسکے رکاب کا

پونہچا جو ہاتہ تسمہ پہ اوسکے خیال کا
دل مین رہا خیال کے عالم شراب کا

چڑہتی جوانی اور نمو سبزہ عذار
محبوب کبریا کے نمونہ شباب کا

میدان مین یون رجز کو پڑہا آب و تاب سے
لہجہ تہا جس سے صاف کہا بوتراب کا

مین ہون رسول پاک کا ہمشکل دیکھ لو
فرزند ہون حسین سے عالیجناب کا

دادا کو جسکے چرخ سے تلوار آئی ہے
قبضہ ہے جسکا موتکا پہل ہے عذاب کا

جس نے چکہا وہ نار جہنم مین مل گیا
وہان جا کے اوسکا ہو گیا عالم کباب کا

لڑنیکو آیا جب بن غانم جناب سے
نشہ بہرا تہا سر مین جو اُسکے شراب کا

تہا پہلوان قوی و تناور زبون خصال
رستم تہا اور سام تہا جسکے جواب کا

دیکہا امام نے کہ مقابل ہی وہ لعین
کیا حال آپکی مین کہون اضطراب کا

سیراب وہ لعین تہا یہان تین دنکی پیاس
لب تک نہ آیا تہا یہان ایک قطرہ آب کا

درگاہ کبریا مین یہ کی عرض اے کریم
لڑکا یہ ہے شبیہ رسالتمآب کا

کر فتحیاب اسکو کہ بندہ ہے یہ تیرا
جسم غنیم طعمہ ہو زاغ و غراب کا

نکلی لبون سے شاہ شہید اسکے جو دعا
بہر قبولیت ہوا وان فتح باب کا

آیا بن عنم جو مقابل میں آپ کے — رد و بدل کا لطف سوال و جواب کا
اک وار کارگر نہ لعین کا ہوا کبھی — تھا حال میں خراب ہی خانہ خراب کا
تھی سانس اوسکی چڑھ گئی اور دم اولٹ گیا — نشہ بھرن تمام ہوا تھا شراب کا
شہزادۂ جری نے اوسی ضرب تیغ سے — رشتہ دکھا دیا تھا خدا کے عذاب کا
دو ہوگئے برا ہوا رسی روی زمین گرا — شایان ہوگیا وہ عذاب عقاب کا
میرے شفیع روز جزا آپ ہو جئے — رضوان کو آسرا ہے تمہاری جناب کا

## منقبت قاسم ابن الحسن علیہم الصلواۃ والسلام

## مرزا کلب حسین خان نادر

سنتا نہین نغمہ کوئی مرغان چمن کا — اک شور ہی عالم مین مرے لطف سخن کا
پردہ جو اوٹھی روی معانی کی دولہن کا — کچھ اور ہی ہو جلوہ نما حسن سخن کا
یکتا ہون فصاحت مین بلاغت مین ہون بیمثل — زیبندہ لقب ہے مجھے سحبان زمن کا
تابع ہین مضامین و معانی میرے بالکل — خسرو مجھے کہتے ہین مضامین سخن کا
معنی ہین نئی لفظونکی بندش مین ہے جدت — کرتا ہون مین کب صرف مضامین کہن کا
کیون مشک ختن کے نہ سیاہی مین ہو رنگت — نافہ ہی دوات آہوی چالاک ختن کا
چالاکی رہوار سخن حد سے فزون ہے — دیکھی تو ہرن ہو نہ کیون ہوش ہرن کا
جوہر کے شناسا ہین جو ہین صاحب جوہر — نقاد جو ہین کہتے ہین نقاد سخن کا
ہمسر نہین آفاق مین ہرگز کوئی میرا — کیونکر نہ صدف کو ہو حسد میری دہن کا
آئینہ کے مانند طبیعت ہے مصفا — کیا خوب نہ مضمون بندھی صبح وطن کا
دیکھی جو لنائی مضامین کی صفائے — دل پانی ہوا شرم سے دریاے عدن کا

مشغوف سے کرتا ہون کوئی شعر جو تحریر
شمشاد کے ہی شاخ ہر اک مصرع موزون
آئینا تمین ہون موجد مضمون و معانے
مفتاح جو ہے فکر رسا فضل خدا سے
کیا مجہہ سے ہو روپوش کوئی شاہد مضمون
لکہتا ہون مین اکثر صفت حضرت قاسم
انعام مین ملتی ہین اوسے لعل و زمرد
شمشاد قد رست کے اوصاف لکہون جو
اوٹہی جو نقاب رخ پر نور کسی دن
ہو پیش نظر جو رخ صافی کی صباحت
ابروی کمانکے مقابل ہو کسی دن
جیسا کہ نقاب رخ شفاف مین ہے نور
خال سیہ رخ سے اگر دیجیے تشبیہ
زلفین رخ پر نور پہ آجاتی ہین جسوقت
گرد رخ پر نور ہین یہ گیسوے پرپیچ
کیا شام مین غربت کی کہون زلف سیہ کو
بو گیسوے مشکین کے جو پہیلے تو یقینا
نسبت نہین کچہہ مشک سے گیسوے سیہ کو
موزون جو کرے گیسوے مشکین کے صفت کو
گلبرگ لب و غنچہ دہن سنبل تر زلف
ہو سیب بہشتی سی دل حور ہی کہٹا

ہوتا ہی وہین خون دل لعل یمن کا
سرسبز ہین عالم ہے عجب سیر سخن کا
ہر ایک مقلد ہے مرے طرز سخن کا
کیون مدحین وا ہو نہ میرا قفل دہن کا
دولہا سی کبہی موںہ نہین چہپتا ہی دولہن کا
سب فیض ہے مداحی فرزند حسن کا
مداح جو ہوتا ہے حسین ابن حسن کا
پاؤن جو قلم تہا تہچہ سرو چمن کا
یوسف بہی ہو بس شیفتہ بیساختہ پن کا
رنگ آئی نہ خوشبو ہے گل نسرین سمن کا
مقدور نہین ہے یہ کسی تیر فگن کا
جلوہ نہین ہوتا ہی وہ سورج کی کرن کا
بازار مین ہو نرخ گران مشک ختن کا
سب اہل زمین کرتے ہین شک چاند گہن کا
یا گرد ان خورشید مین حلقہ ہی رسن کا
ہان نور رخ صاف مین ہے صبح وطن کا
لی نام خطا سے تو کوئی مشک ختن کا
تحصیل ختن ہو دل ہی ایک ایک شکن کا
ہوتا ہی عطا باج ادسی چین و ختن کا
وہ چہرۂ رنگین کوئی تختہ ہی چمن کا
عالم نظر آجائے اگر سیب ذقن کا

اعجاز نمایہ ہین دہ از قسم جمادات
وصف لب شیرین مین جو پایا ہے گویا
خال لب شیرین کے جو نظارہ ہون منظور
غنچے کے جو تعریف سے گلزار جہان مین
وا ہو در دندان جو تبسم مین کسیوقت
تعریف صفا ہو نہین سکتی ہی قلم بند
پڑ جای ابھی چاندنی تو ہو ابھی میلا
اوس دست نگارین مین جو مہندی ہوی کا
دیکھا نہین ہرگز گل گلزار مین وہ لطف
تیور دہین اگر قہر کے چتون ہی غضب کے
جو روشنی ساق کو دیکھے تو یقینا
پامال ہی وہ دیکھیے کیا نسبت پاپوش
گل کیون نہ قبا پیرہن اپنا کرے غم سے
شہر و اردِ صحرا ہون پی سیر جو گاہی
سب کہتے ہین ہی خود جو زیب سر انور
ہو فتح رکابون مین جلو ریز جو نصرت
اعدا سے جو شہ ہوئین کبہی معرکہ آرا
تلوار کی دہشت سے یہ اعدا کے دلون مین
گو مرد میون سیدا تکی چلتا نہین جو ہر
جب معرکہ رزم مین شہ ہوتے ہین داخل
نیزے دہا گر جیسہ ارقم سے مشابہ

رتبہ نہین اون ہونٹون سے کچہ لعل یمن کا
شکر سے مخالف نے بہرا جوت دہن کا
جو صاف حباب ای نظر نہر لبن کا
خاکا ہے مگر شاہ کی تصویر دہن کا
جلوہ ہو عیان موجہ دریاے عدن کا
ہر دانت ہی موتی سی سوا درج دہن کا
عالم ہی نزاکت مین یہ اوس صاف بدن کا
شک پنجہ خورشید مین ایل ہی کہن کا
پوشاک سے جو جسم مین عالم ہی پہبن کا
شہ آنکہہ جو دکہلائین اوڑی ہوش ہرن کا
پروانہ کو ہو عشق نہ پہر شمع لگن کا
دعوی نکری کبک کبہی اپنی چلن کا
خوشبو مین عجب حال ہی ملبوس بدن کا
ہو رشک و حسد گلشن فردوس کہن کا
لو نام خدا وقت ہی یہ چاند گہن کا
لڑنیکے لئے شاہ کرین عزم جو رن کا
اک شور بپا ہوئی بگیر اور بزن کا
ملبوس کیا زیب بدن مردون نے رن کا
یکسان ہی یہان مرتبہ اب پیرہن و زن کا
کرتے ہین عدو پہلے سے سامان کفن کا
پہل پر نہو کسطرح سے شک سانپکی پہن کا

جو خوبی ایوان کو کبھی دیکھ لے حاسد
کیون رشک سے ساکن نہو دو بیت حزن کا

چالاک ہو رہوار فلک سیر جو دیکھے
پیدا ہوا اثر مرکب خامہ مین ہرن کا

راکب کے بلا حکم وہ جنبش نہین کرتا
اسواسطے کرتے نہین پابند رسن کا

جو پیری کا ہے تو طاؤس کی گردن
اوبلی ہوی آنکھو مین ہی انداز ہرن کا

قطبین کا جو فاصلہ ہو دم مین وہ طی ہو
اوترسے کرے قصد جو رہوار دکھن کا

تقلید اگر جست کی کرتا ہی وہ گاہی
بس ہو نہ سکے کلیجہ نکل آتا ہے ہرن کا

ہو گرد لو پھر گر نہ رہا اوسکے سیاہر
انداز ادا سے جو ہو بادو سلے پیلن کا

بخشا ہی اوسے شاہ نے ملبوس مبارک
ہی پیرہن تا چرخ جو انجم کے چمکن کا

الہام شہ دین سے ہوئی شاہ کے غربت
در پر جو گذر ہو کسی وارد وطن کا

پھر ہاں نہ جسے کبھی پایا ہو کسی سے
انعام مین ملتا ہی اوسی لعل یمن کا

ہے عرض بچہ بزرگ سے مادہ
ہی شیر نگہبان نیستان مین ہرن کا

لکھا یہ قصیدہ مدد غیب سے ورنہ
یارا نہین ہوتا ہی تردد مین سخن کا

پابند غم و رنج و تردد ہون مین ایسا
سر کے نہ خبر ہے نہ مجھی ہوش بدن کا

دوری وطن فرقت احباب عزیزان
ڈھونڈھا سہی بہی رستہ نہین ملتا ہی وطن کا

مداح کو یا شاہ بچا لیجیو اپنے
تا در کو نہ غم ہو ہی زمانہ کے فتن کا

ہو شاہ بر مقصود تو آغوش بہت جلد
ہرگز مین سزاوار نہین رنج و محن کا

مشکل مری آسان کرو وقت مدد ہے
مین واسطہ دیتا ہون حسین اور حسن کا

ملجائین مجھے تخت تلک مرے سلامت
ہو رنج نہ دوری عزیزان وطن کا

## منقبت جناب قاسم گلگون قبا علیہ آلاف التحیۃ والثنا

رضوان

دل سے عاشق قاسم گلگون قبا کا ہو گیا
اور رخ سے دل میں مطلع ضیا کا ہو گیا
شان حمزہ رعب جعفر قوت شیر خدا
رعب تہا وہ رعب تو شیر خدا کا وقت جنگ
صبر و تسلیم و رضا حاصل کیا شبیر سے
آیا لڑنے ازرق مردود جب نوشاد سے
دیکھکر قاسم کو اوس مردود بزدل نے کہا
قتل گر اسکی گردن تو سب کہین کیا لطف ہے
چار بیٹے تھے مشتاق رزم اوس مردود کے
جب مقابل آنکر قاسم سے وہ بزدل ہوا
دیکھکر بہائی کو خونمین لوٹتا بسمل صفت
دی ندا قاسم کو اب لڑنیمین مت تاخیر کر
سنتے ہی اس باتکے نوشاہ پونچا شیر سا
دیکھکر بہائی کو خونمین لوٹتا بسمل صفت
ہو گیا ثانی جو ضرب تیغسے رنمین دوچار
دونو بہائی جبکہ دیکھے خونمین لوہولوہان
کہینچکر تلوار کو میدانمین قاسم سے کہا
قاسم شیرین سخن بولے یہ تیرے شانے کیا ضرور
کانپتا غصے سے ہونٹونکو چباتا وہ شریر
شاہزادی نے کیا اک اراوہ سپر تیغ کا
جب ثلاثہ نار مین پہنچے تو ہاتف نے کہا

واہ وشیدامین ابن مجتبےٰ کا ہو گیا
نور یہ چمکا گمان بدر الدجےٰ کا ہو گیا
جرأت و صولت جلالت کا سراپا ہو گیا
خلق مین ثانی جناب مجتبےٰ کا ہو گیا
خاتمہ تو شاہ پر جود و سخا کا ہو گیا
سامنا قاسم کا کیا گویا قضا کا ہو گیا
لڑنا اس لڑکے سے باعث اب حیا کا ہو گیا
ایسے گردنا مور سے قتل بچا ہو گیا
ایک کا اونمین سے لڑنے کا ارادہ ہو گیا
ایک ضرب تیغ سے سر سے دوپارہ ہو گیا
دوسرا بہی آنکر رنمین صف آرا ہو گیا
سامنا تجہ طفل کم سن سے ہمارا ہو گیا
صید وہ پنجہ مین اوسکے پہر دوپارا ہو گیا
دوسرا بہی آنکر رنمین صف آرا ہو گیا
موت کے دریا سے اوسکا بہر اوتارا ہو گیا
تیسرا بیتاب آتش کا شرارا ہو گیا
ہوش بر جا رکھ کہ سر تیرا دوپارا ہو گیا
جنگ گر اب امتحان تیرا ہمارا ہو گیا
متصل قاسم کے جسد دم وہ قضا را ہو گیا
کٹ کے دو ٹکڑے برابر جسم سارا ہو گیا
بدعت و ظلم و ستم کا یہ کفارہ ہو گیا

تین بھائی کشتہ دیکھے چار مینے جسگھڑی — خیمہ بیہوش و حواس اوس سے کنارہ ہو گیا
شش جہت مین سطرح بیتاب تہا تیرہ درون — اضطراب تاب سے آتش پہ پارہ ہو گیا
غصہ سے مار سیہ کیطرح بل کہاتا ہوا — تیزی رفتار مین گویا شرارہ ہو گیا
جب قریب شاہزادہ پوہنچا وہ تیرہ درون — ثانی دست خدا کا اک اشارہ ہو گیا
تیغ تہی وہ برق دم نوشاہ کا دست قوی — گرمائے اوسکا ہوشکا اوسکے کنارہ ہو گیا
چارون بیٹے اپنے ازرق نے جو دیکہے خون مین تر — خون دل اوس جوشمین اوسکا ہزارہ ہو گیا
غیظ سے مہمیز گہوڑیکو کیا میدان مین آ — قاسم نوشاہ سے وہ رزم آرا ہو گیا
دیکھتے ہی اوسکو قاسم نے کہا کھو بیٹھی ہین ہوش — تنگ ڈھیلا گھوڑیکا تیرن ہی سارا ہو گیا
سنکے جہلنا سو سے تنگ اوسکا کہ آ پوہنچی قضا — تیغ کا قاسم کے اوسپر اک اشارا ہو گیا
جب پڑی شمشیر فرق نجس پر اوس دیو کے — راکب و مرکب برابر چار پارا ہو گیا
غل اوٹہا حسنت کا فوج ملایک سے تمام — غالب کفار شہزادہ ہمارا ہو گیا
ختم کر رضوان دعا پر منقبت و عرض کر — آپکی مدحکو پورا ابھارا ہو گیا
دین و دنیا کے مطالب جلد اب ہونگی حصول — ایسا آقا معین جسدم ہمارا ہو گیا
جملہ مطلب میرے بر آوینگی از فضل خدا — چشم سے تیرے کرم کے گر اشارہ ہو گیا
ہو زیارت چاردہ معصوم کی یارب نصیب — پنجگانہ یہہ وظیفہ اب ہمارا ہو گیا

## منقبت ہفتاد و دو تن شہدای دشت کربلا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین مادامت السموات والارضین

من الرضوان

سلام اوسپر جو ہی آدم کا وارث سید سرور
سلام اوسپر جو وارث نوح کا ہی کشتۂ خنجر
سلام اوسپر جو ہی موسیٰ کلیم اللہ کا وارث
سلام اوسپر ہی وارث خلیلی جسکو خالق ہے
سلام اوسپر جو وارث ہی مسیح اللہ کا یارو
سلام اوسپر جو اولاد ذبیح اللہ کا افسر ہے
سلام اوسپر جو ہی ختم الرسل کا والی وارث
سلام اوسپر جو ہی ابن امیر المومنین حیدر
سلام اوسپر حسن کا جو کہ وارث اور برادر ہے
سلام اوس شاہ پر جو تابع احکام باری ہے
سلام اوسپر کہ روضہ مین دعا مقبول ہی جسکے
سلام اوسپر کہ نو فرزند جسکے مقتدا ہین
سلام اوسپر جو ہی کرب و بلا کا ساکن تنہا
سلام اوس شاہ پر روی ملایک جسکو گھر در
سلام اوس شاہ تشنہ لب پہ جو پانیکو ترسا ہے
سلام اوس شاہ پر جو صابر و شاکر رہا ہر دم
سلام اوس ابن سدرۃ المنتہیٰ پر روز و شب میرا
سلام اوس ابن جنات العدنکو جسکے غمسے تھا
سلام اوس شاہ پر خونی قبا تھی جسکے زیب تن
سلام اوس شاہ پر ظلم و ستمکو جو اوٹھاتا تھا
سلام اوسپر رہا غربت مین جو تشنہ جگر یارو

سلام اوسپر حسینی ورثہ ملا ہی علم پیغمبر
محبونکو نہین اوس شاد کی کچھہ خطرۂ محشر
جو دیکھا طور پر موسیٰ او سنی بس شتہ خنجر
فدیناہ مرجع ہوگیا و سید اطہر
جلا یا دین احمد کو بشید و مدبکر و فر
کیا شکر خدا اور کہدیا خنجر تہ خنجر
بچایا نار سے امت کو دیکر نذر انیاسر
سلام اوسپر جو ہی ابن جناب فاطمہ اطہر
سلام اوسپر خدیجہ کا پسر ہے جو شہ صفدر
علانیہ جفا ئین اور باطن صاف تھا اظہر
لپٹی خاک سے اوسکی مریضونکو شفا ہو کر
وہ بیشک دین و دنیا کے ہین ہادی پیشوا رہبر
جو ہی شاہ شہیدان خامس آل عبا اشہر
کئے سب قتل ناصر جسکے بیدینون نے جن چنکر
نہ پونہچا ایکقطرہ آب کا جس حلقکی اندر
کہ جسکا غم ہوا واجب جن و انس و ملایک پر
سلام اوس ابن زمزم کو صفا رو یا جسکی اکثر
جنا ئین زلزلہ قصر و مکان تھی کانپتی تھر تھر
سلام اوس شاہ پر پوشاک جسکی لیگئی کافر
لقب شاہ شہید انکا ملا جور و جفا سہکر
سلام اوسپر کہ صابر جو رہا پوشیدہ و اظہر

سلام اوس نجح روشن ضمیر و پاک طینت پر
فدا روح و تن جان کر دیا ال پیمبر پر

سلام اوس پر جو مسلم بچہ تہا شیغم ہیجا
وہ نامی شیر تہا از بیشہ سلطان دین پرور

سلام اوس شیر پیر سعد عبداللہ نامی ہی
بچھوڑا دامن شبیر کو اوس شیر نے مر کر

سلام اوس نامور پر جو شیر عمر الخضرمی ہی وہ
رہا تہا شاکر و صابر جری حکم قضا اوپر

سلام اوس نوجوان پر ابن ہمدان حصین ہی جو
وہ قاری تہا یزید اوسکا لقب تہا در جہان اشہر

سلام عمران و کعب خوشخصال و پاک طینت پر
چلی تلوار جنکی معرکہ مین صورت صرصر

سلام اوسپر جو ہی صفدر رعالی گہر بیشک
زہیر ہے لقا حافظ کتاب طیب و اطہر

سلام اوس باوفا پر جو عمر قرطہ دلاور ہے
لگاتا یا وانسے کفار ونکی سر پہ تہا وہ ٹھوکر

سلام اوس پیر پر تہا جوش پر زور جوان جسکا
محب خاص حضرت کا حبیب اوسکا لقب اشہر

سلام اوسپر جو حر شاہ شہید انکا حر اول ہے
کیا تیغ و سنانسے جسنے درہم شام کا لشکر

سلام اوسپر جو عبداللہ ہی ابن عمر مشہور
گراتا خاک ذلت کی سر اعدا پر دین پرور

سلام اوسپر کہ جو ابن الہلالی ماہ پیکر تہا
وہ چمکا اوج افلاک شہادت پر فخر ہو کر

سلام اوسپر جو مصعب نام ہی اوس شیر سید انکا
پونہچی دشمنوں پر تیغ تہی جس کی قضا بنکر

سلام اوسپر جو عروہ تہا غلام حر ذی شوکت
مجسم تہا وفا مین مثل آقا کے بکر و فر

سلام اوسپر جو مالک بن انس تہا خاتمین طاہر
سلام اوس عبد رحمان پہ جو تہا شبیر کا یاور

سلام اوس قیس مسہر پر کہ جو تہا شیر سید انکا
سلام عبداللہ کامل و لاپر اتدن توکر

سلام ادن دو نو پر جو جون رحمن غفاری ہین
حیات و موت مین ہمراہ تہی باال پیغمبر

سلام اوپر جو حجاج و شبیب نامور ہین وہ
نہ اوٹھا پاؤں مقتل سے کبھی کوہ گران ہو کر

سلام اوسپر جو قاسط اور کرش شیر دل ہین وہ
لگائی تیغ کفار ونکے سر پر یکدین وہ برکر

سلام اوسپر کنانہ نام تہا جس شیر غازی کا
لڑا تہا شامیو نسے نیزہ و تیغ و تبر لیکر

سلام اوپر جوانان ضبعی تہی وہ دین پرور
وہ مالک اور جو خوش سیر ادر عمر خوش منظر

## تاریخ ختم کتاب از مولف

از عنایات خالق اکرم | جلد سوم ز روضہ رضوان
شد مرتب ز فیض چاردہ تن | منقبت ہاے شاعران زبان
سال تاریخ جستم از ہاتف | از دل سر و شد ریاض جنان

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

## تاریخ ختم کتاب از جناب منشی سید عباس علیصاحب عالی

تیسری جلد روضہ رضوان | ختم ترتیب سی ہوی جسدم
تب ہوی فکر سال عالی کو | رکھا کاغذ دوات اور قلم
لکھدیا مہملات مین فورًا | ابر مدرار رحمت بار کرم

تقریظ جناب منشی میر عباس علی صاحب متخلص بعالی معہ قطعہ

## تاریخ طبع

لائق حمد ذات باری ہے | کنہ مین جسکی عقل ہاری ہے
خالق اک کن سے دو جہان کو کیا | بے ستون قایم اسمان کو کیا
دی ہے زینت زمین کو مردم سے | اسمان کو فروغ انجم سے
ضو کواکب کو ماہتاب کو دی | افسری انکی آفتاب کو دی
منتخب کر کے نوع انسان سے | لائق منصب رسالت کے
سب کی احمد کو افسری بخشی | تاج سر پر رکھی شفاعت کا
ہی انہین سے یہ خلقت افلاک | شان مین انکی آیا ہے لولاک
ہاتف لقب ختم مرسلین انکا | تا قیامت رہیگا دین انکا

اور بارہ ہین جانشین انکے
اول انکا علے والا ہے
خویش بہی ہی اور ابن عم بہی ہے
ہی خلیفہ بہی اور وصی بہی ہے
اسکے رتبہ کو کیا کوئی جانے
لا فتے مظہر شجاعت ہے
اور فرزند او سکے گیارہ ہین
مرتبی مین یہ سب مساوی ہین
فاطمہ دختر رسول کبیر
بس یہی ہین چہاردہ معصوم
بہیجنا چاہئے درود و سلام
جن کو انسے نہین محبت ہے
باغ جنت محبت انکے ہے
دل سے جو دوستدار حیدر ہین
کوئی بہاتی نہین جہانکی شی
قلب جنکے ولا مین ہین جوشان
ہین اونہین مین محمد اصغر بہی
لب پہ رہتے ہی مدح آل رسول
خود بہی گو فضل حق سے شاعر ہین
پر جو سنتی ہین مدح کے اشعار
زود گوئی مین زیر چرخ برین
جو قرابت مین ہین قرین انکے
جس کو خود مصطفے نے پالا ہے
غمگسار نہان شہ بہی ہے
جانشین بہی ہے اور اخی بہی ہے
یا حسن اجانی یا بنی جانے
بل اتی مخبر سخاوت ہے
اسکو مل کر گنو تو بارہ ہین
امت مصطفے کے ہادی ہین
جس پہ نازل ہی آیۂ تطہیر
جن کا مادح ہے خالق قیوم
انپہ ہر ایک کو تا بروز قیام
اوس لعین پر خدا کی لعنت ہے
نار دوزخ عداوت انکی ہے
منقبت گوی ال اطہر ہین
کام اونکی زبان کو مدح سے ہے
رکہتے ہین منقبت کو ورد زبان
وردر کہتے ہین نعت و مدح علی
جانتے ہین غزل کو لغو و فضول
نظم کے فن سے خوب ماہر ہین
غیر اکے بہی بلند و معنی دار
انکا اسوقت کوئی مثل نہین